ماہنامہ
دیوبند

طلسماتی دُنیا

مئی ۲۰۱۸ء MAY 2018



اسرارِ غیبی

پھر ایک نیا شوشہ

صرف ایک ہی راستہ

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

RS.30/=

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جلد نمبر ۲۵

شمارہ ۵

مئی ۲۰۱۸

سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے

۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپئے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سوروپئے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

محمد اجمل مفتاحی

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر

فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپواکر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

بقلم خاص

پھر ایک نیا شوشہ

’’طلاق ثلاثہ‘‘ کے بعد فرقہ پرستوں نے تعددِ ازواج اور حلالہ کا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور میڈیا چوں کہ ان فرقہ پرستوں کا غلام ہے اور باطل طاقتیں میڈیا کو خرید چکی ہیں، اس لئے وہ اس طرح کے نازیبا قسم کے مسائل کو ہوا دیتا ہے اور ان میں اپنی طرف سے نمک مرچ ملا کر ان کو بار بار نشر کرتا ہے اور انداز یہ ہوتا ہے کہ جیسے وہ خود دودھ کے دھلے ہوئے ہوں اور جیسے انہوں نے سماج کو سدھارنے کا ٹھیکہ لے لیا ہو۔ ان کی اپنی ذاتی زندگی غلاظتوں اور خباثتوں سے بھری ہوتی ہے۔ کوئی ایسا گناہ نہیں ہوتا جس میں یہ خود ملوث نہ ہوں لیکن جب مسلمانوں کے مسائل پر تبرّے بازیاں کرتے ہیں تو ان کا اندازِ پرچار اس انداز کا ہوتا ہے جیسے غلاظتوں اور گندگیوں سے انہیں نفرت ہے اور جیسے دنیا میں تقدس اور پاکیزگی کو پھیلانا ان کی خداداد ذمہ داری ہے۔ جھوٹ اور فریب کو پھیلانا ہی ان کی فطرت ہوتا ہے لیکن شور اس طرح مچاتے ہیں کہ جیسے سچ کو اجاگر کر رہے ہیں اور جیسے صداقت پسندی ہی ان کا شیوہ ہے اور سچ کو عام کرنا ہی ان کی ذمہ داری ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ اسلام میں طلاق کا طریقہ اس قدر معتدل ہے کہ اس سے زیادہ اس کو معتدل بنانا ممکن ہی نہیں ہے۔ اسلام نے بڑے واضح انداز میں پہلے تو یہ فرمایا کہ حلال چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کو طلاق ہی سب سے زیادہ ناپسند ہے اور بہت ہی ناگزیر قسم کے حالات میں طلاق دینے کی اجازت دی گئی ہے، وہ بھی نہایت عزت و احترام کے ساتھ، مثلاً اگر میاں بیوی میں کسی بھی طرح نباہ نہیں ہو رہا ہو اور روز کے جھگڑوں سے دونوں ہی کا ناک میں دم ہو چکا ہو اور دونوں طرف کے خاندانی ذمہ داروں کا مشورہ بھی یہ ہو کہ بس اب دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی جائے، ایسے حالات میں ایک ناپسندیدہ فعل سمجھ کر مرد تین طہروں میں ایک ایک کر کے تین طلاق دے۔ مثلاً حیض سے فارغ ہونے کے بعد جب پاکی کا زمانہ شروع ہو تو مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے سکتا ہے لیکن بیوی کو اپنے گھر میں ہی روکے۔ دورانِ عدت اگر بیوی پر محبت آجائے تو مرد بیوی سے رجوع بھی کر سکتا ہے۔ اگر اس دوران وہ اپنی بیوی سے خلوت اختیار کر لیتا ہے تو سمجھئے اس نے رجوع کر لیا، لیکن اگلے ماہ اگر زمانہ طہر میں یعنی دوسری مرتبہ حیض آنے کے بعد جب بیوی سر دھولے تو پھر وہ دوسری طلاق دے سکتا ہے، بشرطیکہ اس کا رجوع کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ اسی طرح تیسرے مہینے میں وہ تیسری طلاق بھی دے سکتا ہے، اس کو بحیثیت شوہر کے تین طلاقوں کا جو اجازت نامہ ملا ہوا تھا ان کا استعمال شوہر کو اسی طرح کرنا چاہے، یہی اسلام میں طلاق کا صحیح طریقہ ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوسری طلاق کے بعد بیوی کو شوہر کا گھر چھوڑ دینا چاہئے کیوں کہ طلاق بائن کے بعد بغیر نکاح کے میاں بیوی ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکتے۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جو طریقے بتائے تھے مسائل سے نابلد ہونے کی وجہ سے مسلمان ان طریقوں سے ناواقف ہیں اور غلط طریقوں سے طلاق دیتے ہیں، اس طرح وہ خود بھی بدنام ہوتے ہیں اور ان کے مخالفین ان کے مذہب کے خلاف بھی ناجائز قسم کے ہنگامے کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی جی کو وہ ایک درجن عورتیں تو مظلوم نظر آتی ہیں جن کا مسلمان ہونا بھی کسی طرح ثابت نہیں ہے لیکن وہ لاکھوں عورتیں جو دین و شریعت کے ہر طریقے پر اظہار اعتماد کرنے کے لئے سڑکوں پر اتر آتی ہیں وہ مودی جی کو نظر ہی نہیں آتیں اور عدل و انصاف کے ٹھیکیدار بھی اس طرح کے مناظر سے اپنی آنکھیں موند لیتے ہیں اور دانستہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بن جاتے ہیں۔

اب تعدد ازواج اور حلالہ کے خلاف شور مچ رہا ہے حالاں کہ ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کا اسلام حکم نہیں دیتا، وہ صرف اجازت دیتا ہے،

وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ تم اپنی بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کو ملحوظ رکھو۔اس دنیا میں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ مرد دولت مند ہے، وہ دوسری بیوی کا خرچ بہ آسانی برداشت کرسکتا ہے تو اس کو از روئے اسلام دوسری شادی کرنے کی اجازت ہے۔کبھی کبھی یہ دوسری شادی ناگزیر بھی بن جاتی ہے۔اگر پہلی بیوی مریضہ ہو اور وہ شوہر کے جسمانی حقوق ادا نہ کر پا رہی ہو تو ایسی صورت میں شوہر کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ بے راہ راوی سے محفوظ رہنے کے لئے دوسری شادی کرلے لیکن ہر حالت میں اور ہر صورت میں اس کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین انصاف کرے اور ان کے حقوق یکساں طور پر ادا کرے۔آج کی دنیا میں جو لوگ تعدد ازدواج کے خلاف شور وغل کر رہے ہیں ان میں کی اکثریت ایسے بے کردار لوگوں پر مشتمل ہے کہ جن کے یہاں عورت کو ''رکھیل'' تو بنایا جاسکتا ہے جو فی زمانہ ایک فیشن بھی ہے لیکن اس کو بیوی نہیں بنایا جاسکتا۔جب کوئی شخص جائز طریقے سے پہلی بیوی کے بعد دوسری عورت کو اپنی بیوی بنانے کا ارادہ کرتا ہے تو بے کردار لوگوں کے پیٹ میں مروڑ ہونے لگتا ہے اور وہ حسب مزاج سڑکوں پر اتر آتے ہیں اور میڈیا کے اُس خونخوار جانور پر سوار ہو جاتے ہیں جو صرف اسلام اور مسلمانوں کے خلاف واویلا کرنے ہی کو اپنا فرض سمجھتا ہے اور اس کی زبان عام انسانوں سے ہٹ کر ہوتی ہے۔

حلالہ کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دیتا ہے تو وہ اس کے نکاح سے ہمیشہ کے لئے خارج ہو جاتی ہے۔عدت گذرنے کے بعد اگر وہ دوسری شادی کرلیتی ہے اور سوئے اتفاق سے دوسرا شوہر بھی اس کو طلاق دیدیتا ہے تو عدت کے بعد یہ پھر پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے، لیکن ہمارے مسلم سماج میں یہ فتنہ بھی موجود ہے کہ تین طلاق دینے کے بعد بھی دنیا کی شرم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ ہی رہتے ہیں اور طلاق کے بعد بھی ایک دوسرے کو نہیں چھوڑتے۔ایسی صورت میں عمر بھر زنا کاری ہوتی ہے، اس زنا کاری سے بچنے کے لئے بعض محتاط قسم کے علماء نے برائے حیلہ حلالہ کی ایک شکل نکالی تھی، لیکن اہل سنت والجماعت کے نزدیک نکاح موقت یعنی وہ نکاح جو چند دنوں، چند ہفتوں یا چند مہینوں کے لئے ہو وہ مطلقاً ناجائز ہے لیکن یہ فرقہ پرست اور یہ میڈیا میں کھلنڈر کے قسم کے لوگ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کچھ بھی نہ جانتے ہوئے اس طرح شور مچاتے ہیں جیسے ان سب باتوں کا حکم مسلمانوں کو اسلام دیتا ہے حالاں کہ اس وقت دنیا میں اسلام سے زیادہ سچا اور پاکیزہ مذہب دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔اسلام نے ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کی اجازت مردوں کو اس لئے دی ہے تاکہ مرد بے راہ روی کا شکار نہ ہو اور بیوہ اور مطلقہ عورتیں بیوی بن کر کسی گھر میں پہنچ جائیں اور ''رکھیل'' اور داشتاؤں کا سلسلہ پنپنے نہ پائے، جو غیر مسلمین میں اس وقت بہت تیزی کے ساتھ پروش پا رہا ہے لیکن اس پر کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ جہاں ایک سے زیادہ بیوی رکھنے پر پابندی ہے وہاں زنا کاری عام ہے۔

کسی عورت کو بیوی بنانا ایک طرح کی عزت دینا ہے اور کسی عورت کو رکھیل بنانا ایک طرح کی تذلیل ہے لیکن عورت کی اس تذلیل پر میڈیا اس لئے نہیں چیختا کیوں کہ میڈیا کے ٹھیکیدار اس طرح کی مروجہ مراعات سے خود بھی کہیں نہ کہیں مستفیض ہو رہے ہیں۔

اسلام میں ''طلاق'' برے شوہروں سے نجات کا ایک ذریعہ بھی ہے۔غیر مسلمین میں طلاق بہت مشکل ہے اور خلع کا بھی کوئی تصور موجود نہیں ہے، اسی لئے ہزاروں ہندو عورتیں ہمارے وزیر اعظم کی بیوی کی طرح کسمپرسی کی زندگی گذار رہی ہیں۔ان کی صورت حال یہ ہے کہ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن۔ان عورتوں پر کوئی رحم بھی کھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔غیر مسلمین میں رکھیل رکھنے کا مزاج ہے اور بیویوں کو پیر کی جوتی سمجھنا ایک طرح کا چلن ہے۔ان عورتوں کی ہمدردی میں کوئی زبان نہیں کھول سکتا کیوں کہ فرقہ پرستی کی وجہ سے زبان صرف مسلمانوں کے خلاف ہی کھولی جاسکتی ہے کیوں کہ مسلمانوں کے اور اسلام کے خلاف بکواس کرنا ہی اس دور کی سیاست ہے۔

قسط نمبر: ۱۴

اسم اعظم

حسن الہاشمی

بعض مشائخ اور صوفیاء کے نزدیک "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" اسم اعظم ہے۔ اگر کوئی بندہ خلوص دل اور یقین کامل کے ساتھ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہے گا اور اس کے بعد اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجات رکھے گا یا کوئی بھی دعا کرے گا تو یقیناً اس کو مقبولیت کا شرف عطا ہوگا، اس کی دعائیں قبول ہوں گی اور اس کی حاجتیں پوری ہوں گی۔ اگر کوئی شخص "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کو ہمیشہ اپنے ورد میں رکھے گا تو وہ انشاء اللہ ہمیشہ سرفراز بھی ہوگا اور سرخرو بھی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی صدق دل سے "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کردیتے ہیں اور اگر کسی بھی دن بندہ ۳ بار "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ تیرا رب تیری طرف متوجہ ہے تو جو چاہے اس سے مانگ لے وہ تیری دعا قبول کرے گا اور تجھے تیری ضرورت کے مطابق عطا کرے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے اور وہ شخص "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہہ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا، تو اللہ سے سوال کر کیوں کہ اللہ تیری طرف متوجہ ہے وہ تیری فریاد سنے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی طالب علم "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" چالیس مرتبہ پڑھ کر اللہ سے امتحان میں کامیابی کی عطا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ اچھے نمبروں سے پاس ہوجاتا ہے لیکن پڑھنا اور امتحان کے لئے محنت کرنا وہ اپنی جگہ ضروری ہے کیوں کہ اللہ دعائیں ان ہی کی سنتا ہے جو تمام اسباب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا کریں۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص پر کوئی بڑی مصیبت آگئی ہو اور کسی بھی طرح اس مصیبت سے نجات نہ مل پارہی ہو تو اس کو چاہئے تین ہزار مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد مصیبتوں سے نجات کی دعا مانگے، انشاء اللہ بہت جلد اس کو مصیبتوں سے خواہ وہ مصیبتیں کتنی بھی بڑی ہوں نجات مل جائے گی۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد جو صرف تین بار "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" پڑھتا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ کے رحم و کرم کا حق دار بنتا ہے اور اس کی جائز خواہش اور ضرورتیں خود بخود پوری ہوتی رہتی ہیں اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی امان میں رہتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ نے طائف جانے کی غرض سے مکہ مکرمہ سے ایک خچر کرائے پر لیا، خچر کا مالک ڈاکو تھا اور ڈکیتی ڈالنا اور رہزنی کرنا اس کا پیشہ تھا وہ اور حضرت زید ابن حارثہؓ جس وقت ایک بیابان جنگل سے گزرے تو حضرت زیدؓ نے دیکھا کہ ایک جگہ بہت سی لاشیں پڑی ہوئی تھیں، وہاں پہنچ کر ڈاکو حضرت زیدؓ کی طرف بڑھا، تاکہ انہیں بھی وہ قتل کردے۔ حضرت زیدؓ نے ڈاکو سے کہا کہ تم مجھے دو نفلیں پڑھنے کی مہلت دو، ڈاکو نے کہا کہ یہ لوگ جو مرے پڑے ہیں یہ بھی نمازی تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی میرے وار سے نہ بچ سکا، ڈاکو نے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی۔ حضرت زید ابن حارثہؓ نے دو رکعت نماز پڑھ کر تین مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہا اچانک غیب سے ایک گھوڑے پر سوار ایک شخص نمودار ہوا اور اس نے ڈاکو کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور حضرت زید ابن حارثہ بچ گئے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو لوگ صبح شام گیارہ مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" پڑھنے کا معمول رکھتے ہیں وہ کامیاب زندگی گزارتے ہیں بقدم قدم پر ان کی مدد ہوتی ہے، وہ کبھی فقر و فاقہ کا شکار نہیں ہوتے اور دنیا میں انہیں زبردست مقبولیت اور محبوبیت عطا ہوتی ہے اور دشمنوں پر ان کا رعب اور دبدبہ قائم رہتا ہے اور وہ ناگہانی موت اور حادثوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اکثر اکابرین کے نزدیک "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" اسم اعظم ہے اس لئے اس کے ذریعہ ہمیں اللہ سے فریاد کرنی چاہئے اور اس کے ذریعہ ہمیں اپنی خاص دعائیں کرنی چاہئیں ایمان و یقین کے ساتھ، انشاء اللہ وہ سب کچھ ملے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

مختلف پھول

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا۔ ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔'' یہ سن کر ایک شخص جو پراگندہ حال تھا اٹھ کر کہنے لگا۔ ''ارے ابوموسیٰ کیا تو نے فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سنا ہے۔؟''

ابوموسیٰؓ نے کہا۔ ''بے شک۔'' اس کے بعد وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور ان سے کہا۔ ''ساتھیو! السلام علیکم'' پھر اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور خوب ضرب وحرب کی داد دی، یہاں تک کہ خود بھی شہید ہوگیا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟'' ارشاد فرمایا۔ ''وقت پر نماز پڑھنا'' میں نے عرض کیا۔ ''اس کے بعد کونسا عمل؟'' فرمایا۔ ''والدین سے حسن سلوک'' عرض کیا۔ ''اس کے بعد کونسا عمل؟'' زبان رسالت سے ارشاد ہوا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری ومسلم)

اقوال زرّیں

☆ خاموشی عالم کے لئے زیور اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔

☆ دوست کو اس کی صورت سے نہیں سیرت سے پہچانو۔

☆ فتح خرگوش کے پیروں، مرد کے دماغ اور عورت کی زبان میں ہوتی ہے۔

☆ بعض عورتیں شکست کو مان لیتی ہیں فتح حاصل کرنے کیلئے۔

☆ پھول خوشبو سے، چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ شرم میں کشش حسن سے زیادہ ہوتی ہے۔

مولانا رومؒ کے ارشادات

☆ اللہ کے پاک بندوں کو اپنے جیسا مت سمجھو۔

☆ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور یہ مقررہ جگہ پر آ کر رہتی ہے۔

☆ اگر شیر کی گردن میں زنجیر پڑی ہو تو بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تمام جانوروں کا سردار ہوتا ہے۔

☆ موسم بہار آتا ہے تو خاک سے سبزہ اور پھول پھوٹ پڑتے ہیں لیکن پتھر اس وقت بھی سرسبز نہیں ہوتا، اگر سر بلندی چاہتے ہو تو خاک بنو، پتھر نہ بنو۔

☆ دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جانا ایسے ہے جیسے آٹے کی چکی پر گیہوں کے بغیر جانا۔

☆ علم کی تلوار، لوہے کی تلوار سے زیادہ تیز بلکہ فتح وکامرانی میں ۱۰۰ لشکروں سے بڑھ کر ہے۔

☆ عشق کا مذہب تمام دینوں سے جدا ہے، عاشقوں کا مذہب وملت صرف خدا ہے۔

☆ اہل حق کی برکت سے بیابان بھی گلزار بن جاتے ہیں۔

☆ باطن کی دولت دنیا کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

انمول موتی

☆ مسلسل محنت کا دوسرا نام کامیابی ہے۔

گل چیں کی خوشبو

نازیہ مریم ہاشمی

☆دولت کی حرص انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے۔
☆دنیا کی عزت مال سے اور آخرت کی عزت اعمال سے ہوتی ہے۔
☆جو چیز حاصل نہیں ہو سکتی اس کی خواہش فضول ہے۔

رہنما باتیں

☆لوگوں سے بے رخی اور لاپرواہی نہ کرنا ایسا آدمی مصیبت میں اکیلا رہ جاتا ہے۔
☆محبت سے خالی دل اس غار کی مانند ہے جس میں جانور بھی داخل ہونے سے گھبراتے ہیں۔
☆ہر شخص سچا دوست تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ خود اچھا دوست بننے کی کوشش نہیں کرتا۔
☆اگر روزی عقل سے حاصل کی جاتی تو دنیا کے بے وقوف بھوکے مر جاتے۔
☆سخاوت کا درس ان بارشوں سے سیکھو جو پھولوں کے ساتھ کانٹوں پر بھی برستی ہیں۔
☆جب تمہارے سپرد کوئی امانت کی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔
☆ہمیشہ بروں کی صحبت سے بچو اور نیکوں میں بیٹھو۔

شمع فروزاں

☆انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہو جائے۔
☆رشتے خون کے ہوں یا خلوص کے باہمی رویئے انہیں اہم بناتے ہیں۔
☆تمہارے ایمان کی نشانی سادگی ہے۔
☆محبت کا ایک لمحہ نفرتوں کے سو برس پر بھاری ہے۔
☆وقت ایک اجنبی پرندہ ہے اگر ایک بار ہاتھ سے نکل جائے تو کبھی واپس نہیں آتا۔
☆مت چنو ایسا پھول جو آپ کی زندگی کو ویران کر دے۔
☆گناہ کے بعد ندامت بھی توجہ کی شاخ ہے۔
☆دوست سب کو رکھو مگر اعتبار کسی پر نہ کرو۔
☆خوش مزاجی محبت کی کشش کا باعث ہے۔
☆جھوٹ ایک خیانت ہے۔
☆سچا شخص ہمیشہ عزت دار اور جلیل رہتا ہے۔
☆مصیبت کی جڑ انسان کی گفتگو کا انداز ہے۔

قیمتی باتیں

☆اگر تم ایک پنسل بن کر کسی کی خوشیاں نہیں لکھ سکتے تو کوشش کرو کہ ایک ربڑ بن کر اس کے غم مٹا دو۔
☆خدا جاننے سے نہیں ماننے سے ملتا ہے۔
☆غم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو صرف نیند سے پہلے تک ہے۔
☆بدی کی طرف مائل ہو کر بھی بدی نہ کرنا نیکی ہے۔
☆ایسے شخص کو دوست نہ بناؤ جو ہر کسی کا دوست ہو۔
☆بھول کر بھی کامیابی کو دماغ میں اور ناکامی کو دل میں جگہ نہ دو، بلکہ یہ یاد رکھو کہ کامیابی دماغ میں جگہ پالے تو تکبر اور ناکامی دل میں جگہ بنالے تو مایوسی بڑھ جاتی ہے۔

☆حرص اور لالچ دو بدبودار لاشیں ہیں کبھی بھولے سے بھی انہیں دل کی مقدس زمین میں دفن نہ ہونے دو۔

☆مثبت رویئے اور مثبت فکر کے ساتھ ہی انسان کی شخصیت نکھر کر سامنے آتی ہے۔

اقوال

☆کسی انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ تلاش رزق کی بجائے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے اللہ مجھے رزق دے، تمہیں معلوم ہے کہ آسمان سے سونا اور چاندی نہیں برستا۔

☆لوگ بیماری کے خوف سے غذا چھوڑ دیتے ہیں مگر عذاب کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

☆چار ہزار اقوال میں سے میں نے چار کلمے منتخب کئے ہیں، ان میں سے دو یاد رکھنے کے اور دو بھول جانے کے قابل ہیں۔

☆اللہ اور موت کو یاد رکھو۔

☆اپنی نیکی اور دوسرے کی بدی کو بھول جاؤ۔

یاد رکھنے کی باتیں

☆چھوٹے چھوٹے نوالے بنائیں اور غذا (جیسے سینڈوچز) کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرلیں۔

☆غذا آہستگی سے اور چبا کر کھائیں، اس سے معدے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆اپنی پلیٹ کو بھرنے کی بجائے تھوڑا تھوڑا حصہ لے کر کھائیں تاکہ پلیٹ میں کھانا نہ بچے۔

☆برتنوں کو ٹکرانے سے بچائیں، ان کی آوازیں بدتہذیبی میں شمار ہوتی ہیں۔

☆اول یہ کہ کھاتے وقت باتیں نہ کریں (خاص کر جب نوالہ آپ کے منہ میں ہو) اور کھاتے وقت منہ سے آوازیں نہ نکالیں، دوسرا ہلکے پھلکے موضوعات کا انتخاب کریں۔

☆چباتے وقت ہونٹوں کو ملا کر رکھئے اور منہ بند کرکے چبایئے سامنے کے دانتوں سے صرف کاٹنے کا کام کیجئے اور اطراف کے دانتوں سے غذا چبایئے۔

☆کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد اپنے ہاتھ اور منہ اچھی طرح دھو اور صاف کرلیجئے، اگر ہاتھ دھونے کا پیالہ سامنے رکھا ہے تو آہستگی سے انگلیاں ڈبو کر ہاتھ نیپکن سے صاف کرلیجئے۔

جب دولت آتی ہے

☆بخل آتا ہے، سخاوت جاتی ہے۔

☆سنگ دلی آتی ہے، رحم دلی جاتی ہے۔

☆حرص آتی ہے، قناعت جاتی ہے۔

☆نفرت آتی ہے، محبت جاتی ہے۔

☆فرعونیت آتی ہے، انسانیت جاتی ہے۔

☆جھوٹ آتا ہے، راست گوئی جاتی ہے۔

☆غم آتا ہے، خوشی جاتی ہے۔

☆بیماری آتی ہے، صحت جاتی ہے۔

مہکتی کلیاں

☆لمبی دوستی کے لئے دو چیزوں پر عمل کرو، ایک دوست سے غصہ میں بات نہ کرو، دوسرے دوست کی بات کو غصہ میں کہی بات دل پر مت لو۔

☆اگر ہارنے والے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہو تو جیتنے والے کے لئے جیت کا مزہ جاتا رہتا ہے۔

☆اپنے دل میں ایسے انسان کی محبت پیدا کرو جو تمہیں اپنے رب کے بے حد قریب کردے۔

☆لوگ تمہیں بچھڑنے کے بعد بھی بھول نہ پائیں یہی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

☆اپنے آپ کو کسی کی نظروں میں مت گراؤ کیوں کہ لوگ تو گرے ہوئے مکان کی اینٹیں تک لے جاتے ہیں۔

☆شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔

☆وقت کو پیچھے سے مت پکڑو، اس کو آگے سے روک کر قابو کرنے کی ہمت کرو۔

☆ ماضی کی تلافی مستقبل سے کرو اور پچھلے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹادو۔

☆ ناامیدی موت کے قریب لے جاتی ہے۔

☆ زندگی کے حساب کتاب میں دوستوں کو جمع، دشمنوں کو نفی، خوشیوں کو ضرب دو۔

☆ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔

انمول موتی

☆ مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے اور گناہگار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔ (امام ابوحنیفہ)

☆ دنیا میں ان ہی لوگوں کو عزت اور عظمت حاصل ہوتی ہے جنہوں نے اپنے استادوں کا احترام کیا ہوتا ہے۔ (سرسید احمد خاں)

☆ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کررہے ہو۔ (فارابی)

☆ مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ (البیرونی)

رنگ اور خواتین

☆ جو خواتین سبز رنگ پسند کرتی ہیں وہ ہر حال میں خوش رہتی ہیں۔

☆ جن خواتین کی پسند سرخ رنگ ہوتا ہے وہ ہمیشہ غصہ میں رہتی ہیں۔

☆ سفید رنگ پسند کرنے والی خواتین امن پسند ہوتی ہیں۔

☆ وہ خواتین جو رونا دھونا مچائے رکھتی ہیں وہ کالا رنگ پسند کرتی ہیں۔

☆ گلابی رنگ کو چاہنے والی خواتین قناعت پسند ہوتی ہیں۔

☆ پیلا رنگ پسند کرنے والی خواتین نرم خو ہوتی ہیں۔

☆ جو خواتین بلندی کی جستجو رکھتی ہیں وہ نیلا رنگ پسند کرتی ہیں۔

☆ نارنجی رنگ پسند کرنے والی خواتین نخرے باز ہوتی ہیں۔

☆ جامنی رنگ چاہنے والی خواتین سچائی پسند ہوتی ہیں۔

☆ بھورا رنگ پسند کرنے والی خواتین محنتی اور سخت جان ہوتی ہیں۔

منتخب اشعار

وہ کبھی نہ بن سکی ہے وہ کبھی نہ بن سکے گی
کسی دل کی جو عمارت تری بے رخی نے ڈھادی

☆

اہم سوال ہے لیکن جواب رہنے دو
ہے مصلحت کا تقاضا حجاب رہنے دو

☆

ابھی تو صرف سنائی ہے داستاں تم نے
ابھی جو ہم کو سنانا ہے حال باقی ہے

☆

روٹھنا تم کو ہر ایک بات پہ گر آتا ہے
سن لو ہم کو بھی منانے کا ہنر آتا ہے

☆

مر بھی جاؤں تو کہاں لوگ بھلا ہی دیں گے
لفظ مرے میرے ہونے کی گواہی دیں گے

☆

جاگے ہوئے ہوئی تھی تبسم کو کچھ ہی دیر
آنسو یہ بول اٹھے کہ بیدار ہم بھی ہیں

☆

پہلو میں رہ کے دل بھی ہمارا نہیں ہوا
اس سے بڑا تو کوئی خسارہ نہیں ہوا

☆☆

☆ اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ۔

☆ اپنے کام کی تکمیل میں رازداری سے کام لو۔

☆ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

☆ سب سے اچھا شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی اور اعمال نیک ہوں اور سب سے برا شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی اور اعمال برے ہوں۔

☆☆☆

قسط نمبر:۱۸

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

اللہ کا ذکر سیکھنے کی چیز

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلاً ○ اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو، اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیسے کریں؟ یہ چیز سیکھنے سے آتی ہے، دنیا کا ہر چھوٹا بڑا کام انسان سیکھتا ہے تو کرنا آتا ہے، ایک بچی گھر کے اندر کھانا پکانا سیکھتی ہے تو پھر اچھا کھانا پکانے والی بن جاتی ہے، کپڑے سینا سیکھتی ہے پھر وہ اس فن کو جان لیتی ہے، ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کو سیکھنا پڑتا ہے، مشائخ نے فرمایا۔

ہرآں کارے کہ بے استاد باشد
یقیں دانی کہ بے بنیاد باشد

(ہر وہ بندہ جو بے استاد ہوتا ہے جان لو کہ وہ بے بنیاد ہوتا ہے)

جسمانی علاج کے لئے طبیب کی ضرورت

جس طرح کوئی بچی بیمار ہو تو وہ اپنی من مرضی سے گولیاں استعمال نہیں کرتی، ٹیبلیٹ استعمال نہیں کرتی، بلکہ کسی ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتی ہے جو اس کی بیماریوں کے بارے میں اس کی تشخیص کرکے دوا تجویز کرسکے پھر جب وہ دوا استعمال کرتی ہے تو تھوڑے دنوں میں اس کی بیماری دور ہوجاتی ہے، اسی طرح انسان کے اندر باطنی بیماریاں ہیں، حسد، کینہ، بغض، غضب، شہوت، بخل، حرص، یہ سب کی سب باطنی بیماریاں ہیں، ان کے علاج کے لئے بھی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔"ذِکْرُ اللّٰهِ شِفَآءُ الْقُلُوْبِ" اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کے لئے شفا ہے، اب اس ذکر کو کیسے کریں؟ اس کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے، تشخیص کی ضرورت ہے۔

بن استادی کا نقصان؟

ہر انسان کی طبیعت کے مطابق بیماری کی دوا مختلف ہوتی ہے، اسی طرح ہر انسان کی شخصیت کے مطابق اس کا ذکر بھی مختلف ہوتا ہے، اگر کوئی خود ہی ذکر کرنا شروع کردے تو کئی مرتبہ باطنی بیماریاں گھٹنے کے بجائے الٹا بڑھ جاتی ہیں۔ جیسے انسان اپنی بیماری کا علاج خود شروع کردے تو اس کا مرنا آسان ہوجاتا ہے، ایسے ہی جو انسان بنا سیکھے ذکر کرلے، تو روحانی موت مرنا آسان ہوتا ہے، شیطان انسان کو بہکا دیتا ہے، ہم نے تو یہاں تک دیکھا کہ کوئی ڈاکٹر بیمار ہوتا ہے تو اپنی دوا خود استعمال نہیں کرتا بلکہ دوسرے ڈاکٹر کو چیک اپ کرواکے پھر (Third opinion) لینے کے بعد تب اپنی دوائیاں استعمال کرتا ہے۔

باطنی بیماری کی علامات

ہم باطنی بیمار ہیں یا نہیں، اس کی ایک آسان سی علامت یہ ہے کہ اگر ہم لوگوں کے سامنے اور ہیں اور تنہائی میں کچھ اور ہیں، ظاہر میں کچھ اور ہیں، اندر خانہ کچھ اور ہیں اپنے گناہوں کو چھپائے پھرتے ہیں تو یہ دوغلا پن بیماری کی علامت ہے۔

ایک دوسری علامت قرآن میں ہے۔ نبی علیہ السلام کی بیویو! "فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ" ایسا نہ ہو کہ طمع کرے وہ بندہ جس کے دل میں مرض ہے تو قرآن پاک کی اس آیت سے پتہ چلا کہ جب کسی غیر محرم کو دیکھ کر دل میں طمع پیدا ہو، لالچ پیدا ہو، گناہ کی طرف دھیان جائے تو یہ انسان کے دل میں مرض ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ جب کوئی انسان دوغلی زندگی گزارے تو یہ دوغلا پن مرض ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا"

شیخ کسے کہتے ہیں؟

دنیا میں جسمانی ڈاکٹر کو طبیب کہتے ہیں اور روحانی بیماریوں کے ڈاکٹر کو مرشد اور پیر کہتے ہیں، اس کی کچھ نشانیاں ہیں جیسے ڈاکٹر وہی ہوتا ہے کہ جس نے علم حاصل کیا ہو (House Job) کی ہو، ڈاکٹروں کے زیر نگرانی رہ کر اس نے اس کام کو سیکھا ہو اور پھر اسے دوسروں کی

بیماریوں کا علاج کرنے کی اجازت مل گئی ہو۔ اسی طرح شیخ بھی ہوتا ہے کہ جس نے کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ کر اپنی بیماریوں کا علاج کروایا ہو، جس کے پاس شریعت وسنت کا علم ہو، زندگی اس کے مطابق ہو اور اس کو شیخ نے دوسروں کو اللہ اللہ سکھانے کی اجازت دی ہو تو ایسے شخص کو شیخ کہتے ہیں، ایسے شیخ سے جو تعلق اختیار کیا جاتا ہے اس کو بیعت کہتے ہیں، اگر کوئی آدمی خود ساختہ بن جائے تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی آدمی (ہاؤس جاب) کیے بغیر ڈاکٹر بن جائے۔

جیسے لوگوں کے فیملی ڈاکٹر (گھریلو ڈاکٹر) ہوتے ہیں ہر بیماری میں اسی سے رجوع کرتے ہیں اور یہی بہتر ہوتا ہے کہ ایک ہی ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے، کیوں کہ وہ بندے کی (Physical History) سے واقف ہوتا ہے، اسی طرح شیخ کے ساتھ جو تعلق رکھا جاتا ہے وہ روحانی بیماریوں کے علاج کیلئے جب آپ کسی ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لئے جائیں تو آپ کی رجسٹریشن کرتے ہیں، ایک فارم بھرواتے ہیں، اس فارم پر آپ کی (Brief History) بھی لکھتے ہیں، کوائف بھی لکھتے ہیں اور پھر آپ کی (Diagnoses) بھی اسی پر لکھتے ہیں، یہ رجسٹریشن ہوجاتی ہے (tPatient) (مریض) کی کسی ڈاکٹر کے پاس، اسی طرح شیخ کی خدمت میں بیٹھ کر چند کلمات توبہ کے پڑھ لینا یہ حقیقت میں اس بندے کی (Registeration) ہوجاتی ہے اس کے شیخ کے پاس، یہ ایک باضابطہ طریقہ شریعت نے بنادیا کہ اس طرح انسان اپنا روحانی تعلق اپنے شیخ کے ساتھ جوڑ سکتا ہے۔

بیعت کے وقت کی توبہ

یوں تو توبہ انسان گھر کے کونہ میں بیٹھ کر بھی کرسکتا ہے مگر اس توبہ کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے گارنٹی نہیں ہے، وعدہ نہیں ہے، وہ چاہے تو قبول کرے اور چاہے قبول نہ کرے، لیکن ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس طریقہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے گارنٹی ہے کہ اگر تم میرے محبوب کے اس سنت طریقے پر توبہ کروگے تو میں یقیناً تمہاری توبہ قبول کرلوں گا۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ دو آدمی آپس میں کچھ بات طے کرتے ہیں، سادہ کاغذ پر لکھ لیتے ہیں اور کسی اختلاف کے موقع پر کورٹ میں جاتے ہیں تو کورٹ والے اس سادہ کاغذ کی تحریر کو کوئی ویلو (اہمیت) نہیں دیتے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو اسٹامپ پیپر (سرکاری کاغذ) لائیے یہ ایک خاص کاغذ ہوتا ہے، چھپا ہوا، ٹکٹ اس پر لگتے ہیں، اس پر اگر کوئی آدمی کسی کو کوئی (Comment) لکھ کر دیدے تو پھر قانون اس کی حیثیت کو (Accept) کرتا ہے، اسی طرح گھر میں توبہ کرنا سادہ کاغذ پر لکھنے کے مانند ہے اور کسی شیخ کی موجودگی میں توبہ کرنا اسٹامپ پیپر پر توبہ کرنے کے مانند ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسی توبہ جلدی قبول ہوتی ہے۔

بیعت کی قسمیں

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرامؓ سے کئی طرح کی بیعت لی، پوری شریعت پر عمل کرنے کے لئے یا شریعت کے کسی ایک جزو پر عمل کرنے کے لئے کسی کے پاس عہد کرنا، اس کو بیعت کہتے ہیں تو صحابہ کرام سے مختلف طریقوں کی بیعت لی، ان میں۔

(۱) بیعت اسلام تھی، یعنی جب وہ کفر سے توبہ کرکے اسلام میں آئے تھے تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر بیعت کرتے تھے، اس کو بیعت اسلام کہا جاتا تھا، جیسے بیعت عقبہ اولیٰ، بیعت عقبہ ثانی ہے، نبی علیہ السلام نے ہجرت نہیں کی، مکہ مکرمہ میں ہیں، مدینہ کے لوگ حج پر آتے تھے اور منیٰ پر نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرتے تھے، اسے بیعت اسلام کہا جاتا تھا۔

(۲) ایک بیعت جہاد ہوتی ہے کہ جب جہاد میں کوئی آدمی اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کا عہد کرنا چاہے تو وہ بیعت کرے، صحابہ کرامؓ نے نبی علیہ السلام سے یہ بیعت بھی کی، اس کا تذکرہ قرآن مجید میں سورۃ فتح میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ)

"تحقیق کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا ان ایمان والوں سے جنہوں نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔" اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں، صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ بیعت ہوئی، صحابہ کرامؓ کو اس پر بڑا ناز تھا، بڑی دل میں خوشی تھی اور اس وجہ سے وہ خوشی میں شعر پڑھا کرتے تھے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

(۳) ایک تیسری بیعت ہے جس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔ صحابہ

کرامؓ یہ بیعت کرتے تھے، نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر مرد بھی کرتے تھے، عورتیں بھی کرتی تھیں۔

مردوں کی بیعت کا ثبوت

مردوں کی بیعت کا تذکرہ بخاری شریف میں ہے۔ عبادہ بن صامتؓ ایک صحابی جن کے بارے میں بخاری شریف کے الفاظ ہیں۔ "وَکَانَ شَھِدَ بَدْرًا" بدر کے دن بھی یہ حاضر تھے، یعنی بدری صحابہ ہیں، اتنے جلیل القدر نقباء میں سے ہیں، ہجرت سے پہلے انہوں نے نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر منیٰ میں اسلام قبول کیا ہوا تھا اور جب قرآن کریم کو جمع کرنے کی کمیٹی بنی زید بن ثابتؓ کی امارت میں تو اس کمیٹی کے بھی رکن تھے، اتنے جلیل القدر صحابی، وہ کہتے ہیں کہ ہم بہت سے صحابہ کرامؓ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا تم مجھ سے بیعت کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے نبیؐ! کس بات پر بیعت کریں، فرمایا تم شرک نہیں کروگے، فلاں گناہ نہیں کروگے، فلاں گناہ نہیں کروگے، کچھ گناہ گنوا دیئے، ہم نے کہا ہم حاضر ہیں، چنانچہ سب لوگوں نے ان گناہوں سے بچنے کے لئے نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر بیعت کی، اس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔

عورتوں کی بیعت کا ثبوت

عورتوں کی بیعت توبہ کا تذکرہ قرآن مجید میں سورۃ الممتحنہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ) جب آئیں آپ کے پاس ایمان والی عورتیں، اب دیکھیں یہاں یہ نہیں کہا (اِذَا جَآءَکَ الْکَافِرَاتُ، اِذَا جَآءَکَ الْمُشْرِکَاتُ، اِذَا جَآءَکَ الْمُنَافِقَاتُ) نہ یہ مشرکہ ہیں، نہ کافرہ ہیں، نہ منافقہ ہیں، کون ہیں؟ (اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ) یہ مؤمنات ہیں، صحابیات ہیں، بیعت اسلام کرکے دین اسلام میں داخل ہو چکی ہیں وہ کس لئے آئی ہیں؟ (یُبَایِعْنَکَ) آپ سے بیعت کرنے کے لئے اب قرآن مجید کا یہ لفظ بتا رہا ہے کہ اسلام لانے کے بعد بھی کوئی بیعت ہوتی ہے جو کی جاتی ہے۔ اس بیعت کا آخر کوئی مقصد ہوگا، قرآن مجید نے اس کو بھی واضح کر دیا (عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی، چوری نہیں کروگی (وَلَا یَزْنِیْنَ) اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کروگی (وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ) کسی پر بہتان نہیں باندھوگی (وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ) اے محبوب کسی بھی معروف کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، یعنی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کریں گی۔ یہاں کے آنے کا مقصد ہے اور اس مقصد کے لئے یہ بیعت کرنا چاہتی ہیں (فَبَایِعْھُنَّ) آپ انہیں بیعت کر لیجئے (وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ) یہ ہے اصل راز بیعت کا کہ یہ عورتیں توبہ کریں گی ہی، آئی جو اس نیت سے ہیں۔ اے محبوب آپ بھی ان کے لئے توبہ کیجئے (اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ) بے شک اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ مفسرین نے لکھا، اللہ تعالیٰ نے اِنَّ کی تاکید کی مہر لگا کر ایسے طریقہ کار میں توبہ کی قبولیت کا وعدہ فرما دیا، لہٰذا جو بندہ اس سنت طریقہ کے اوپر توبہ کرے گا اِنَّ کی مہر ہے اللہ کی طرف سے گارنٹی ہے کہ میرے بندو! اس طرح سے کی ہوئی توبہ کو میں پروردگار ضرور قبول کروں گا تو آدمی خود بھی توبہ کرتا ہے اور شیخ بھی توبہ کراتے ہیں، چونکہ وہ نائب رسول ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام امت کے علماء صلحاء کے کندھوں پر رکھ دیا لہٰذا وہ نائب بن کر وکیل بن کر کام کرتے ہیں، اپنی طرف سے نہیں کرتے، ان کو مشائخ کی طرف سے حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام کا کام سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے سنبھالا ان کا کام آگے چلتے چلتے ہم تک پہنچا، ہمارے پاس باقاعدہ مشائخ کے نام موجود ہیں، جنہوں نے یہ دین کا کام کیا اور اس عاجز کے شیخ نے اس عاجز کو باقاعدہ اس کام کے لئے حکم فرمایا اسی لئے اس کام کی خاطر اور بزرگوں کی اس نسبت کا نور پھیلانے کی خاطر یہ عاجز ہر وقت سفر میں ہوتا ہے اور اپنے بڑوں کے ڈالے ہوئے اس بوجھ سے سبکدوش ہونے کے لئے کوششیں تیز کرتا ہے، ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن مشائخ کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑے، اس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے اب بتایئے! اگر صحابیات نے نبی علیہ السلام کے پاس آکر بیعت کی تو اگر آج کی کوئی عورت یہ توبہ کی بیعت کرنا چاہے تو کیا وہ اس عمل سے محروم ہوگی؟ نہیں، جس طرح نبی علیہ السلام کی یہ سنت اس زمانہ میں تھی یہ سنت آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی، چنانچہ اس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔ ☆☆

اعمال سلطانی

تحریر: محمد الیاس

ظالم سے نجات

ایک کاغذ پر لکھ کر پاس رکھیں اور ذیل کی آیت کا لاتعداد ورد کرتے رہیں۔ اس آیت کی برکت سے ظالم جابر کے ظلم سے محفوظ رہے گا۔

"لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ" (پارہ ۶ کی پہلی آیت)

جان ومال کی حفاظت

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف ۳۶۰ رمرتبہ نماز عشاء کے بعد، جان ومال کی حفاظت ہو۔ دشمن وچور عاجز ہوگا۔

خاتمہ آنکھوں کی بیماری

الحمد شریف ۳۳ ربار فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآئَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۱۵۰ ۲رردود شریف اول وآخر تین بار ہر نماز کے بعد پڑھ کر ہاتھ کی انگلیوں پر دم کریں اور آنکھوں پر پھیرلیں، انشاء اللہ آنکھ کی ہر قسم کی بیماری دفع ہوگی۔

خاتمہ مرگی اور آسیبیت

پانی پر سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی اور پانچ آیت اول سورۃ جن پڑھ کر دم کرے۔ اور اس کے منہ پر چھینٹا مارے۔ ان شاء اللہ اچھا ہوگا۔ اور آسیب زدہ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ آلٓمٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ كٓهٰيٰعٓصٓ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ دم کرے۔ فوراً اچھا ہوجائے گا۔

حاجت برآوری کے واسطے

اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو اس اسم کو شب جمعہ بارہ ہزار بار پڑھے۔ اول وآخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے، تین یا سات گیارہ مرتبہ، مجرب ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِيِّ الْكَافِيْ.

خاتمہ دل کی گھبراہٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ ان شاء اللہ نجات ہوگی۔

دل کی دھڑکن درست کرنا

سورۃ الم نشرح پاک برتن میں لکھ کر آب زمزم یا بارش کے پانی سے دھو کر پلائیں۔ اس طرح سورۃ القریش بھی لکھ کر پی لے، خفقان اور دل کی دھڑکن درست ہوجائے گی۔ ان شاء اللہ۔

چیونٹیوں سے نجات

يٰاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ پ ۱۹، سورۃ النمل۔ اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف اور ۱۰ رمرتبہ آیت سوجی یا چینی پر دم کرکے جہاں چیونٹیاں ہوں ڈال دیں۔ ان شاء اللہ چونٹیا وہاں سے چلی جائیں گی۔

خاتمہ آشوب چشم

يٰنَاظِرِيْ بِيَعْقُوْبَ اَعِيْذُ كَمَا اسْتَعَاذَ بِهٖ اِذَا مَسَّهُ الضُّرُّ قَمِيْصَ يُوْسُفَ اَلْقٰهُ عَلٰى بَصَرِيْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ اَيُّهَا الْبَشِيْرُ. تین دفعہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور کاغذ پر لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

۱۰۰ قرآنی نصیحتیں

ا۔ بدزبانی سے بچو(۱۵۹:۳) ۲غصے کو پی جاؤ (۱۳۴:۳) ۳۔ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو(۳۶:۴) ۴۔تکبر سے بچو(۱۳:۷) ۵۔ دوسروں کی غلطیاں معاف کرو(۱۹۹:۷)۶۔لوگوں سے نرمی سے بات کرو(۴۴:۲۰) ۷۔اپنی آواز پست رکھو(۱۹:۳۱) ۸۔دوسروں کا مذاق نہ آڑاؤ(۱۱:۴۹) ۹۔ والدین کا احترام اور ان کی فرماں برداری کرو (۲۳:۱۷) ۱۰۔والدین کی بے ادبی سے بچواوران کے سامنے اُف تک نہ کہو(۲۳:۱۷) ۱۱۔اجازت کے بغیر کسی کی خلوت (پرائیویٹ کمرہ) گاہ میں داخل نہ ہو(۵۸:۲۴) ۱۲۔آپس میں قرض کے معاملات تحریر کرلیا کرو(۲۸۲:۲) ۱۳۔کسی کی اندھی تقلید مت کرو(۱۷۰:۲) ۱۴۔ اگرکوئی تنگی میں ہے تو اسے قرضہ اتارنے میں مہلت دو (۲۸۰:۲) ۱۵۔سود مت کھاؤ(۲۷۵:۲) ۱۶۔رشوت مت اختیار کرو(۱۸۸:۲) ۱۷۔ وعدوں کو پورا کرو(۱۷۷:۲) ۱۸۔ آپس میں اعتماد قائم رکھو (۲۸۳:۲) ۱۹۔سچ اور جھوٹ کو آپس میں خلط ملط نہ کرو(۴۲:۲) ۲۰۔ لوگوں کے درمیان انصاف کا فیصلہ کرو(۵۸:۴) ۲۱۔عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جاؤ(۱۳۵:۴) ۲۲۔ مرنے کے بعد ہر شخص کی دولت قریبی عزیزوں میں تقسیم کردو(۷:۴) ۲۳۔عورتوں کا بھی وراثت میں حق ہے(۷:۴) ۲۴۔ یتیموں کا مال ناحق مت کھاؤ (۱۰:۴) ۲۵۔ یتیموں کا خیال رکھو(۲۲۰:۲) ۲۶۔ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ(۲۹:۴) ۲۷۔کسی جھگڑے کی صورت میں لوگوں کے درمیان صلح کراؤ(۹:۴۹) ۲۸۔بدگمانیوں سے بچو(۱۲:۴۹) ۲۹۔گواہی کو مت چھپاؤ(۲۸۳:۲) ۳۰۔ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولا کرو اور کسی کی غیبت مت کرو(۷:۴۹) ۳۱۔اپنے مال سے خیرات کرو(۵۷:۷) ۳۲۔مسکین غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب دو (۱۰۷:۳) ۳۳۔ ضرورت مندوں کو تلاش کرو کے ان کی مدد کرو(۲۷۳:۲) ۳۴۔کنجوسی اور فضول خرچی سے اجتناب کرو(۲۹:۱۷) ۳۵۔اپنی خیرات لوگوں کو دکھانے کے لئے اور احسان جتا کر ضائع مت کرو(۲۶۴:۲) ۳۶۔ مہمانوں کا احترام کرو(۲۶:۵۱) ۳۷۔بھلائی پر خود عمل کرنے کے بعد دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دو (۴۴:۲) ۳۸۔زمین پر فساد مت کرو (۶۰:۲) ۳۹۔لوگوں کو مسجدوں میں اللہ کے ذکر سے مت روکو (۱۱۴:۲) ۴۰۔صرف ان سے لڑو جو تم سے لڑیں (۱۹۰:۲) ۴۱۔جنگ کے آداب کا خیال رکھو(۱۹۱:۲) ۴۲۔ جنگ کے دوران پشت مت پھیرنا(۱۵:۸) ۴۳۔دین میں کوئی زبردستی نہیں(۲۵۶:۲) ۴۴۔تمام پیغمبروں پر ایمان لاؤ(۲۵۶:۲) ۴۵۔حالت حیض میں عورتوں سے جماع نہ کرو(۲۲۲:۲) ۴۶۔مائیں بچوں کو دوسال تک دودھ پلائیں (۲۳۳:۲) ۴۷۔خبردار زنا کے قریب کسی صورت میں نہیں جانا (۳۲:۱۷) ۴۸۔حکمرانوں کو اہلیت کی بنیاد پر منتخب کرو(۲۴۷:۲) ۴۹۔ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ مت ڈالو(۲۸۶:۲) ۵۰۔آپس میں تفرقہ مت ڈالو (۱۰۳:۳) ۵۱۔کائنات کی تخلیق اور عجائبات پر گہری غور وفکر کرو(۱۹۱:۳) ۵۲۔مرد اور عورت کو اعمال کا صلہ برابر ملے گا(۱۹۵:۳) ۵۳۔خون کے رشتوں میں شادی مت کرو(۲۳:۴) ۵۴۔مرد خاندان کا حکمراں ہے(۳۴:۴) ۵۵۔بخیلی و کنجوسی مت کرو (۳۷:۴) ۵۶۔ حسد مت کرو(۵۴:۴) ۵۷۔ایک دوسرے کا قتل مت کرو(۹۲:۴) ۵۸۔خیانت کرے والوں کے حمایتی مت بنو (۱۰۵:۴) ۵۹۔گناہ اور ظلم اور زیادتی میں تعاون مت کرو(۲:۵) ۶۰۔ نیکی اور بھلائی میں تعاون کرو(۲:۵) ۶۱۔جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کیجئے (۹۸:۱۶) ۶۲۔عدل وانصاف پر قائم رہو(۸:۵) ۶۳۔جرائم کی سزا مثالی طور پر دو (۳۸:۵) ۶۴۔گناہ اور بداعمالیوں کے خلاف بھرپور جدوجہد کرو (۶۳:۵) ۶۵۔مردہ جانور، خون سور کا گوشت ممنوع ہیں (۳:۵) ۶۶۔ شراب اور منشیات سے بچو (۹۰:۵) ۶۷۔جوا مت کھیلو (۹۰:۵) ۶۸۔دوسروں کے معبودوں کو برامت کہو(۱۰۸:۶) ۶۹۔لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر ناپ تول میں کمی مت کرو(۱۵۲:۶) ۷۰۔خوب

کھاؤ پیو مگر حد سے تجاوز نہ کرو (۳۱:۷) ۷۱۔ مسجدوں میں عبادت کے وقت اچھے کپڑے پہنوں (۳۱:۷) ۷۲۔ جو تم سے مدد اور حفاظت و پناہ کا طلب گار ہو اس کی مدد اور حفاظت کرو (۶:۹) ۷۳۔ پاکیزگی اختیار کرو (۶:۹) ۷۴۔ اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید مت ہو (۸۷:۱۲) ۷۵۔ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے کئے گئے برے کام و گناہ اللہ معاف فرمادے گا (۱۱۹:۱۶) ۷۶۔ لوگوں کو اللہ کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلاؤ (۱۲۵:۱۶) ۷۷۔ کوئی کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۱۵:۱۷) ۷۸۔ مفلسی و غربت کے خوف سے اولاد کا قتل مت کرو (۳۱:۱۷) ۷۹۔ جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو (۳۶:۱۷) ۸۰۔ بے بنیاد اور لغو کاموں سے پرہیز کرو (۳:۲۳) ۸۱۔ دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت مت داخل ہو (۲۷:۲۴) ۸۲۔ جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں، اللہ ان کی حفاظت فرمائے گا (۵۵۲۴) ۸۳۔ زمین پر عاجزی و انکساری سے چلو (۶۳:۲۵) ۸۴۔ اپنی دنیاوی زندگی کو نظر انداز مت کرو (۷۷:۲۸) ۸۵۔ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکارو (۸۸:۲۸) ۸۶۔ ہم جنس پرستی سے اجتناب کرو (۲۹:۲۹) ۸۷۔ اچھے کاموں کی نصیحت اور برے کاموں کی ممانعت کرو (۱۷:۳۱) ۸۸۔ زمین پر شیخی اور تکبر سے اترا کر مت چلو (۱۸:۳۱) ۸۹۔ عورتیں اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش مت کریں (۳۳:۳۳) ۹۰۔ اللہ تمام گناہ معاف کردے گا (۵۳:۳۹) ۹۱۔ اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو (۵۳:۳۹) ۹۲۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو (۳۴:۴۱) ۹۳۔ مشورے سے اپنے کام سرانجام دو (۳۸:۴۲) ۹۴۔ تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جس نے سچائی و بھلائی کو اختیار کیا ہو (۱۳:۴۹) ۹۵۔ دین میں رہبانیت کا کوئی وجود نہیں (۲۷:۵۷) ۹۶۔ اللہ کے ہاں علم والے کے درجات بلند ہیں (۱۱:۵۸) ۹۷۔ غیر مسلموں کے ساتھ منصفانہ سلوک و احسان اور اچھا برتاؤ کرو (۸:۶۰) ۹۸۔ اپنے آپ کو نفس کی حرص سے پاک رکھو (۱۶:۶۴) ۹۹۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو، وہ معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے (۲۰:۷۳) ۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کسی کی برائی اعلانیہ زبان پر لائی جائے، الا یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (۱۴۸:۴)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

بچے ذہین ہوجائیں

عابدہ حسینی

اگر آپ کے بچے تعلیمی میدان میں کمزور ہیں یا آپ چاہتے ہیں کہ وہ ذہین و فطین ہوجائیں تعلیم میں دلچسپی لیں اور ان کے مقابلے میں کوئی دوسرا بچہ بہترین کارکردگی نہ پیش کرسکے۔ یا ایسے بچے جو کہ کند ذہن ہوں ایک سبق بار بار پڑھنے پر یاد نہ ہوتا ہو یا بچے کی دلچسپی تعلیم میں نہ ہو تو ایسے تمام بچوں کے لئے ذیل کی دعا تیر بہدف ہے مگر شرط یہ ہے کہ سب کچھ اللہ پر نہ چھوڑیں خود بھی خیال کریں اور ذاتی طور پر توجہ دیں یہ توجہ دنیاوی لحاظ سے ہے۔ کہ آج کل کمپیوٹر پر گیم کھیلنا یا ٹیب اور موبائل پر فیس بک، وٹس ایپ کا زیادہ استعمال یا ہر وقت انٹرنیٹ سے چپکے رہنا بھی کند ذہنی کا سبب ہے۔ فضول دوستوں اور فضول کھیل کود سے بچوں کو دور رکھیں گھر میں دوستانہ ماحول دیں تو بچہ باہر کے دوستوں کو خود بخود بھول جائے گا۔ اب بھی اگر بچہ تعلیم پر توجہ نہ دے تو ذیل کی دعا اپنا کراماتی اثر ظاہر کرتی ہے۔ ۵۰۰ بار صبح نماز کے بعد چینی دودھ پانی یا بادام کوئی بھی شے ملے دم کرکے بچوں کو کھلادیں۔ یہ معمول رکھیں یقیناً بچے قابل ہوجائیں گے زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوں گے جو لوگ نقش بنا سکتے ہیں وہ اس نقش کو بھی تحریر کرکے بچے کے گلے میں ڈال سکتے ہیں اور جن کو نقش نہ بنانا آتا ہو اگر وہ صرف پڑھ کر کھلائیں تو بھی اتنا ہی اثر ہوگا۔

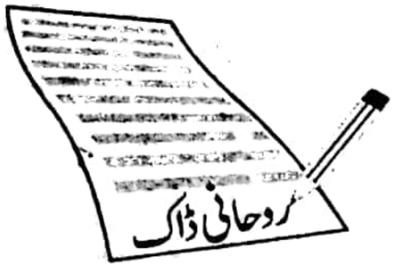
دعا مبارکہ:۔ قُل رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

قُل	رَّبِّ	زِدْنِیْ	عِلْماً
۷۲	۱۴۰	۱۳۱	۲۰۱
۱۳۹	۶۹	۲۰۴	۱۳۲
۲۰۳	۱۳۳	۱۳۸	۷۰

اس نقش کو اگر بدھ کے دن پہلی ساعت میں جو عطارد کی ساعت ہوگی۔ لیکن پہلی ساعت سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے تک ہوتی ہے۔ اور ہر ستارے کی پہلی ساعت ہی سب سے زیادہ قوی اور موثر ہوتی ہے اس لئے ہر معاملے میں پہلی ساعت کو ترجیح دیں۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

دل کی باتیں

سوال از: ایم اے آمانی مجیبی ــــــــــ رانچی

میں برسوں پرانا طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، ہر ماہ اس کے تازہ شمارے کا انتظار رہتا ہے اور آپ کے قلم سے نکلے ہوئے جملوں کو بہت انہماک کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں، میرے بہت سارے مسائل جن کے لئے میں خط لکھتا رہا ہوں جناب کے جواب سے حل ہوتے رہے ہیں، مگر کچھ عرصہ سے اپنے خطوں کا جواب نہ پا کر مایوسی ہوئی، بلکہ صدمہ ہوا، چونکہ میں پہلے یہ سمجھتا رہا کہ عین ممکن ہے کہ عدیم الفرصتی کی وجہ سے جواب نہیں ملا مگر تقریباً تین چار خطوط لکھنے کے بعد بھی جواب نہیں ملا تو ایسا لگا کہ بے توجہی برتی جاتی ہے اور انتظامی ڈھانچے میں گڑبڑی ہے۔ اس شمارے میں (جولائی، اگست ۲۰۱۶ء) جو آپ نے تشویش ظاہر کی ہے کہ طلسماتی دنیا بھی آہستہ آہستہ عوام کی بے اعتنائی کا شکار ہو رہا ہے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قارئین نے بھی طلسماتی دنیا کے انتظامیہ کے ہاتھوں بے اعتنائی کے شکار ہو کر اس پر اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔ اس کی ایک مثال میں اپنے ہی مطالعہ کا دے رہا ہوں جس پر جناب سے توجہ چاہوں گا۔

ستمبر ۲۰۱۵ء کا طلسماتی دنیا کا شمارہ مجھے اسٹال پر دستیاب نہیں ہوا۔ لہٰذا میں نے ایک سو (۱۰۰) روپے فوری طور پر بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ستمبر ۲۰۱۵ء کے شمارے کی ایک کاپی بھیجنے کی گزارش کیا، رسالے کی قیمت کے بعد جو پیسے بچیں ان کی دوسری کتابیں بھیج دینے کو لکھا تھا اس کے علاوہ کچھ اپنے مسئلوں کے متعلق جواب کی بھی استدعا کیا تھا، جواب نہ آنے پر تقریباً چار خطوط جناب کی خدمت میں بھیجا مگر جواب سے محروم رہا، غالباً دو مرتبہ اپنا پتہ لکھا ہوا مع اسماء لفافہ بھی بھیجا مگر جواب نہیں ملا، بات تو چھوٹی ہے مگر اس سے کیا تاثر پیدا ہوتا ہے۔

میں ایک بار پھر جناب سے مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ اپنے ماتحتوں سے خطوط کے فائل ریکارڈ منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور یہ بھی پتہ کریں کہ میرے منی آرڈر کا کیا ہوا۔

میں نے اپنے پچھلے خطوط میں یہ بھی لکھا تھا کہ میرے خط کا جواب جو جون ۲۰۱۵ء کے طلسماتی دنیا میں چھپا تھا اس میں جو روزانہ گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرنے کا حکم فرمایا تھا اس میں کاتب کی غلطی سے آیت کریمہ جس کا ورد کرنا تھا چھپی ہی نہیں وہ آیت کریمہ تحریر فرمادی جائے۔

دوسری بات جس کے لئے میں نے گزارش کی تھی وہ یہ کہ میری پوتی من تشاء ناز عرف فرح دیبا جس کے بارے میں جناب نے لکھا تھا کہ مفرد عدد اور عرفیت کے اعداد میں زبردست ٹکراؤ ہے اس لئے زندگی میں نشیب فراز بہت آئیں گے، لہٰذا میں نے جناب سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی دوسرا نام رکھ دیا جائے یا عرفیت ہٹادی جائے یا پھر من تشاء ناز میں کچھ اضافہ کردیا جائے۔

طلسماتی دنیا ماشاءاللہ علم وحکمت کا بے بہا خزانہ ہے اس کو ہر حال میں زندہ رکھنا ہے انشاءاللہ میں ذاتی طور پر خود کوشاں رہوں گا کہ اس کے قارئین میں اضافہ ہو، اس سلسلہ میں ایک اور گزارش ہے کہ زیادہ سرکولیشن نہ ہونے کے سبب سرکاری اشتہارات نہ ملے تو کم از کم مسلم

تجارتی تنظیموں سے اپیل کی جائے میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا کی اپیل مؤثر ثابت ہوگی۔

معذرت کے ساتھ ایک گزارش اور ہے کہ اوراد واعمال جو ایک مرتبہ شائع ہو چکے وہ بار بار شائع نہ کئے جائیں جو اکثر دیکھنے میں آیا ہے، تکنیکی ڈھانچے میں تبدیلی کے ساتھ جو عملے ہیں ان کو بھی فعال کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری کما حقہ دیانت داری اور چستی وسرعت کے ساتھ پوری کریں۔

اہلیہ رخسانہ بیگم سلام عرض کرتی ہیں اور اپنی صحت کے لئے دعاؤں کی ملتجی ہیں، تنفس کی مریض ہیں، گرنے کی وجہ سے کمر میں چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے اور پھر سانس پھولنے کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہے، کوئی چھوٹی ہلکی دعا وبتادی جائے تاکہ ان امراض سے صحت ورستگاری ہو۔

ایک بار پھر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ پورا خط شائع نہ کیا جائے بلکہ انہیں باتوں کا جواب تحریر فرمائیں جو ہمارے ذاتی معاملے سے متعلق ہو۔

اس خط کی کسی بات سے جناب والا کو تکلیف پہنچی ہو تو حقیر معافی کا خواستگار ہے۔ نازیہ مریم کی کتاب بہ مسمّیٰ ''مختلف پھولوں کی خوشبو'' کی ایک کاپی مجھے چاہئے اگر بذریعہ ڈاک وی پی سے بھیج دی جائے تو میں قیمت چکادوں گا، پیشگی رقم بھیجنے سے ڈرتا ہوں کہ پھر لٹک کر نہ رہ جائے اور کتاب بھی نہ ملے۔

جواب

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا نے جس روحانی تحریک کا بیڑہ اٹھایا تھا وہ پوری طرح کامیاب رہی اور دنیا کے چپے چپے پر ہماری آواز پہنچ گئی، ہندوپاک سے گزر کر خلیج کے تمام علاقوں کے علاوہ انڈونیشیا ساؤتھ افریقہ، ماریشش، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، سوئزرلینڈ وغیرہ شاید دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں طلسماتی دنیا نے دستک نہ دی ہو اور جہاں ہماری روحانی تحریک کی صدائیں بلند نہ ہوئی ہوں، یہودی لوگ روحانی عملیات کے بہت مخالف ہیں دراصل وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب وہ اسلام کی اہم شخصیات پر ساحرانہ کارروائیاں کریں تو کوئی اس کا دفاع کرنے والا نہ ہو۔

بدنصیبی ہے بعض اہل اسلام بھی ازراہ نادانی اور ازراہ ناواقفیت تعویذوں کی مخالفت کرتے ہیں اور اس مخالفت کو زبردستی توحید وسنت سے جوڑتے ہیں جو مسلمان اپنی ضرورتوں کی خاطر غیر مسلمین کی چوکھٹوں پر جاتے ہیں اور سادھوؤں اور پنڈتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اپنے عقیدوں کو خراب کرتے ہیں اس پر مخالفین کو اتنی تشویش نہیں ہوتی جتنی تشویش انہیں اس بات پر ہوتی ہے کہ لوگوں نے اپنے گلے میں سورۂ فاتحہ کا نقش ڈال رکھا ہے۔ درحقیقت تعویذوں کی اصل مخالفت یہودیوں ہی کی طرف سے چلائی جارہی ہے اور بدنصیبی سے اس تحریک سے وہ مسلمان بھی جڑ جاتے ہیں جو علم وعقل سے کورے ہوتے ہیں یا پھر اپنی اس عقل کو اپنا امام مان کر زندگی گزارتے ہیں جو صرف برائے بیت ہی کارآمد ہوتی ہے لیکن ہم اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے امید سے کہیں زیادہ ہمیں کامیابی عطا کی اور قدم قدم پر ہمارے چاہنے والے پیدا ہوئے۔ اگر ہم یہ کہیں تو غلط نہیں ہوگا۔

ہم اکیلے ہی چلے تھے جانب منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آج فاضلین دارالعلوم دیوبند کی ایک کثیر تعداد ہماری آواز پر لبیک کہہ کر ہمارے بزرگوں کے علمی اثاثہ سے مستفیض ہورہی ہے اور جگہ جگہ روحانی مرکز قائم ہورہے ہیں اور اللہ کے بندوں کی روحانی خدمت میں مصروف ہیں اور آپ جیسے قدرداں بھی اسی سلسلۃ الذہب سے جڑے ہوئے ہیں۔ روحانی عملیات کا سلسلہ ہمارے علماء اور اکابرین سے وابستہ رہا ہے، ہمارے بے شمار علماء اور اکابرین نے روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی زبردست خدمت کی ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، محدث کبیر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، عارف باللہ حضرت مولانا سید اصغر حسین میاںؒ وغیرہ ان حضرات نے اللہ کے بندوں کی زبردست خدمت بھی کی اور اس موضوع پر قابل قدر کتابیں بھی لکھیں۔

فاضلین دیوبند کی اکثریت روحانی عملیات کا ذوق رکھتی ہے لیکن اس فن کو سیکھنے سکھانے کا سلسلہ مفقود تھا، طلسماتی دنیا کی کوششوں کے بعد اب اس فن کو سیکھنے سکھانے کے لئے ایک بڑی جماعت تیار ہوگئی ہے اور شہر شہر اور قریہ قریہ فاضلین دیوبند اس فن سے خود بھی مستفیض ہورہے ہیں

اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ طلسماتی دنیا تقریباً ۲۵ سالوں سے نہایت آب وتاب کے ساتھ پابندی وقت کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ ادارہ طلسماتی دنیا نے بیسیوں خاص نمبر اہم موضوعات پر کتب خانوں میں پیش کیے اور جن کو اہل علم کی پذیرائی توقع سے زیادہ نصیب ہوئی ہے۔ جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر، ہمزاد نمبر، موکلات نمبر، استخارہ نمبر، عملیات نمبر، روحانی ڈاک، روحانی مسائل نمبر، اعمال شر نمبر، علم جفر نمبر، دست غیب نمبر، عملیات اکابرین نمبر، مجرب عملیات نمبر، خاص نمبر وغیرہ جیسے وقیع نمبرات چھاپ کر ادارہ طلسماتی دنیا نے روحانی عملیات کا حق ادا کیا ہے لیکن ہمیں ابھی تک اس بات کا احساس ہے کہ اس لائن پر جتنا کام ہونا چاہئے اتنا کام کرنے کے ہم اہل ثابت نہ ہوسکے۔ ان ۲۵ سالوں میں طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کی ایک بڑی تعداد جہان فانی سے رخصت ہوگئی، گھروں میں اردو زبان پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا پھر موبائل، انٹرنیٹ اور واٹس اپ جیسے سلسلوں کی بنا پر مطالعہ کا ذوق بھی بتدریج ختم سا ہوگیا، دن بھر کی مصروفیات کے بعد لوگوں کو رسائل اور کتب پڑھنے کا موقع رات کو ہاتھ آتا تھا اور اب راتوں کو دوسری مشغولیات نے کتب رسائل کو نظر انداز کردیا ہے اس لئے آہستہ آہستہ وہ چراغ گل ہورہے ہیں جو علم ومعرفت کے اجالے دنیا بھر میں بکھیر رہے تھے۔ طلسماتی دنیا کی اشاعت بھی متاثر ہورہی ہے، کئی بار ہم نے اپنے چاہنے والوں کو اشارے بھی دیئے ہیں کہ اگر صاحب خیر لوگ چاہیں تو ایجنٹ حضرات سے زیادہ تعداد میں رسالے خرید کر عوام میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ اس درخواست کا کچھ اثر تو ہوا لیکن امید کے مطابق نہیں ہوا، ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ ہر کمالے را زوالے۔ جس چیز کو عروج نصیب ہوتا ہے وہ چیز ایک دن زوال پذیر بھی ہوتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کبھی آپ کو یہ اطلاع ملے کہ طلسماتی دنیا بند ہوگیا ہے یا طلسماتی دنیا کی تحریک خدانخواستہ منجمد ہوگئی ہے تو بس یہ سمجھ لیجئے کہ

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دوکان اپنی بڑھا گئے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ستمبر ۲۰۱۵ء کے شمارے کے لئے دفتر کو آگاہ کردیا گیا ہے، انشاء اللہ جلد ہی رجسٹرڈ ڈاک سے وہ آپ کو روانہ کردیا جائے گا۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے کئی خطوط ہمیں روانہ کئے تھے جن کے جواب آپ کو نہیں ملے۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک خط کا جواب ہم نے دیا تھا جو شاید آپ تک نہیں پہنچ سکا، بہرحال اس سلسلہ میں آپ کو انتظار کی جو بھی زحمت اٹھانی پڑی ہے اس کے لئے ہم معذرت چاہتے ہیں اور اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کے ہر خط کا جواب بذریعہ طلسماتی دنیا یا بذریعہ ڈاک بروقت آپ کو ملتا رہے گا۔

قرآن حکیم کی ہر آیت باعث تکریم ہے لیکن جب محض آیت کریمہ کہا جائے تو اس سے مراد دعاء یونس ہوا کرتی ہے جو مشہور عام ہے یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

من تشاء ناز اور فرح دیبا کے مفرد عدد میں بے شک ٹکراؤ ہے اور دونوں ناموں میں من تشاء ناز نام ٹھیک ہے، عام طور پر لوگ ناز ہی پکاریں گے تو پھر عرفیت کی ضرورت ہی کیا ہے، دہرے نام زیادہ تر ضرر رساں ہی ہوتے ہیں اور شخصیت کا چوں چوں کا مربہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ من تشاء ناز بھی اچھا خاصا بڑا نام ہے، پھر عرفیت کی ضرورت ہی کیا ہے۔ فرح دیبا کو ختم کردیجئے، من تشاء ناز کاغذات میں رکھئے اور ناز کہہ کر پکاریں تو آسان رہے گا۔

طلسماتی دنیا کو قائم ودائم رکھنے کے لئے آپ تعاون کیجئے اور اس کے لئے اشتہار وغیرہ فراہم کیجئے اور اس کا حلقہ اشاعت بڑھانے میں ادارے کی مدد کیجئے، ہم تو ہر ممکن طور پر اس کو جاری رکھنے کی کوشش کریںگے لیکن فی الوقت یہ نقصانات سے دوچار ہے، موجودہ حالات میں پروفٹ تو دور کی بات ہے ہمیں اصل رقم بھی واپس نہیں مل رہی ہے۔

روحانی عملیات کی لائن تکرار عمل سے بچنا بہت مشکل ہے کیوں کہ اوراد وظائف دوسرے انداز سے بھی لوگ بھیجتے ہیں اس لئے وہ دوبارہ شائع کردیئے جاتے ہیں تاہم آپ کے مشورہ کو ذہن میں رکھیں گے اور خواہ مخواہ کی تکرار سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں گے۔

ہمیں آپ کی کسی بات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی، کوئی غلطی اگر ہوجائے گی تو لوگ شکایت تو کریں گے ہی اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے شکایت بھی اگر منجملہ اعتراض نہ ہو تو محبت کی دلیل ہوتی ہے۔ آپ نے اس خط میں جو بھی گلے شکوے کئے ہیں ان سب سے محبت کی مہک آرہی ہے اور انہیں پڑھ کر یہ اندازہ ہورہا ہے کہ آپ ہم سے کتنی محبت کرتے ہیں اور ہمارے خطوں کا کس بے تابی کے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاک کے نظم کو بھی درست رکھے اور ہمیں بھی اس بات کی

توفیق دے کہ ہم آپ جیسے چاہنے والوں کے خطوط کا جواب بروقت دیدیا کریں۔ اس جواب کے آخر میں ایک بار پھر آپ سے یہ گزارش کرینگے کہ طلسماتی دنیا حق وصداقت کا ایک چراغ ہے جو دنیا بھر میں اجالے پھیلانے کا فریضہ انجام دے رہا ہے، اس کو روشن رکھنے کے لئے آپ جیسے مخلصین سے ہمدردی اور تعاون کی ضرورت ہے، یقین کیجئے کہ اس چھوٹے سے چراغ نے جہالت کے بڑے بڑے اندھیروں کا تن تنہا مقابلہ کیا ہے اور اس نے ان تاریکیوں سے بھی آمنے سامنے کی جنگ لڑی ہے جو ان مرکزوں سے نکل رہی تھیں جو قابل بھروسہ سمجھے جاتے ہیں اور جن پر انگلی اٹھانا بھی ایک طرح کا جرم خیال کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ مخالفت از راہ ناواقفیت ہے۔ عظیم فتنوں کے اس دور میں اس چراغ کا روشن رہنا نہایت ضروری ہے، انشاء اللہ ہم تو اس کو جلاتے جلاتے مرجائیں گے لیکن روشنی سے محبت کرنے والوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حق وصداقت کے کسی بھی چراغ کو بجھنے نہ دیں۔

ہمزاد کے بارے میں

سوال از: (ایضاً)

عرض یہ ہے میں طلسماتی دنیا کا بہت پرانا قاری ہوں بلکہ اپنے بیشتر ذاتی مسائل کے متعلق آپ سے خط وکتابت کرتا رہا ہوں اور آپ کے گرانقدر مشورے اور بتائے ہوئے ورد ووظائف سے استفادہ کرتا رہا ہوں بلکہ آپ نے ازراہ کرم ''پنجاہ قاف'' کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے جو میرے معمول میں ہے گرچہ بظاہر کوئی خاص بات کا احساس اب تک نہیں ہوا ہے، بہر حال میں اس کے لئے بے حد شکر گزار ہوں، جب سے آپ سے اجازت ملی ہے یہ میرے معمول میں ہے۔

اِدھر حال ہی میں بتاریخ ۲۶ رنومبر ۲۰۱۷ء کو میری اہلیہ انتقال کرگئیں، عرصہ سے تنفس کے مرض میں مبتلا تھیں، آپ نے بھی میری درخواست پر کچھ تراکیب اور وظائف بتلائے تھے وہ بھی ان کے معمول میں تھے مگر موت مقدر ہوچکی تھی جس کا کوئی مداوا نہیں ہے، دعا فرمادیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔

دوران تعزیت ایک عامل جو میرے ملاقاتی ہیں وہ آئے تھے اور انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ نے مرحومہ کو خواب میں دیکھا یا نہیں میں نے ان کو نفی میں جواباً دیا، سچی بات یہ ہے کہ بہت خواہش ہونے کے باوجود آج تک نہ اپنے والدین مرشدؒ یا کسی مرحومہ عزیزہ کو خواب میں دیکھا ہے، وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی۔ انہوں نے کچھ توقف کے بعد فرمایا کہ اس معاملے میں آپ کا ہمزاد رکاوٹ بنتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میرا ہمزاد میرے ہی کاموں میں رکاوٹ کیوں کھڑی کرتا ہے، طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے مجھے ہمزاد کے وجود سے واقفیت ہوئی مگر اس کی کارکردگی وغیرہ سے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں ہے، میں پوری معلومات جاننا چاہتا ہوں، مذکورہ عامل بھی زیادہ معلومات فراہم نہ کرسکے، میری نظر آپ جناب مدظلہ پر ٹک گئی، وسعت علم اور ان معاملوں کی جانکاری کے معاملے میں مجھے کسی اور پر بھروسہ ہے نہ اس کا مجھے علم ہے۔ لہٰذا زحمت دہی کے لئے معذرت خواہی کے ساتھ گزارش ہے کہ ہمزاد پر تفصیلی روشنی ڈال کر نہ صرف مجھے بلکہ طلسماتی دنیا کے قارئین اور اپنے شاگردان کو مستفید فرمائیں، علاوہ ازیں اگر ہمزاد ایسی حرکت یعنی رکاوٹ بن رہا ہو تو کس طرح اس کے رکاوٹوں کو دور کیا جاسکتا ہے اور کون سے ترکیب یا وظیفہ اس معاملے کے لئے سریع الاثر ہوں گے، تحریر فرمائیں۔

اہلیہ بالکل صحت مند تھیں مگر تین چار دنوں کے اندر شدید علالت کے دوران ہسپتال کے (ICU) میں انتقال کرگئیں، موت کے وقت اپنے نہ رہنے کا مجھے بہت قلق ہے۔

پانچ دہائی کی رفاقت، بے پناہ محبت اور تمام کاموں میں مع نماز روزہ، وظائف وتہجد میں مفاہمت اور پھر یک بیک ختم ہوجانا عجیب سا لگتا ہے۔ اہلیہ کی موت کے بعد تقریباً دوڈھائی ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے مگر ایک لمحہ کے لئے بھی بھول نہیں پاتا ہوں۔

ہر گھڑی ان کے خیالوں میں گھرا رہتا ہوں
ملنا چاہوں تو ملوں ان سے میں تنہا کیسے

بہر حال میری دلی خواہش ہے کہ کم از کم خواب میں ہی ان کو دیکھ لوں آپ اس معاملہ میں میری مدد فرمائیں تاکہ میری روح کو سکون مل جائے۔ بقیہ سب آپ کی دعاؤں کی برکت سے بخیر ہے، خط قدرے طویل ہوگیا ہے جس کے لئے حقیر پھر ایک بار معذرت خواہ ہے۔ بذریعہ طلسماتی دنیا جلد از جلد جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

جواب

سب سے پہلے ہم آپ کی شریک حیات کے گزر جانے پر آپ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں، اگر چہ انہیں گزرے ہوئے کافی دن گزر گئے ہیں لیکن چونکہ ابھی تک آپ کو صبر نہیں آ رہا ہے اس لئے ہم اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ لاریب میاں بیوی کا رشتہ دنیا کا سب سے زیادہ خوبصورت رشتہ ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث میں اس رشتے کی اہمیت کوئی کئی جگہ کئی طریقوں سے واضح کیا گیا ہے، یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے بمنزلہٗ لباس کے ہوتے ہیں، جس طرح لباس انسان کے جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اسی طرح میاں بیوی بھی ایک دوسرے کے عیوب پر پردہ ڈالتے ہیں اور ایک دوسرے کی خامیوں کو چھپاتے ہیں، بے شمار کمیاں اور خوبیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن سے دوسرے لوگ واقف نہیں ہوتے لیکن میاں بیوی ان کمیوں اور خوبیوں سے بھی بہت اچھی طرح آگاہ ہوجاتے ہیں اور کس خوبی کو ظاہر کرنا ہے اور کس خامی کو مخفی رکھنا ہے یہ میاں بیوی کی ذاتی ذمہ داری ہوتی ہے جس کو وہ بحسن وخوبی نبھاتے ہیں اور اچھے شریک حیات ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ بیوی کے گزر جانے کے بعد اگر اولاد فرمانبردار اور خدمت گزار ہو تو زندگی میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی تاہم شریک حیات کے گزر جانے کے بعد پھر بھی ایک کمی ہمیشہ محسوس ہوتی ہے کیوں کہ کچھ باتیں اولاد سے اور دوسرے رشتے داروں سے شیئر نہیں کی جاتیں بلاشبہ کچھ باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انسان صرف اپنی بیوی ہی کو بتا سکتا ہے اور کچھ زخم ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان پر مرہم صرف بیوی ہی لگا سکتی ہے۔ اس لئے بیوی کو فراموش کرنا آسان نہیں ہوتا مدتوں اس کی یاد آتی ہے اور مدتوں اس کی جدائی کے زخم تازہ رہتے ہیں، لیکن ہمارا مذہب ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ہمیں مرنے والے کو بھلا دینا چاہئے یا کم سے کم صبر جمیل کرنا چاہئے کیوں کہ جو اس دنیا میں آتا ہے وہ ایک دن اس دنیا سے رخصت بھی ہوتا ہے، عمر بھر کسی کے غم میں تڑپنا اور اپنی ذمہ داریوں میں خلل ڈالنا اچھا نہیں ہے۔ ہمیں اندازہ ہے کہ آپ اپنی بیوی سے بہت محبت کرتے تھے اور ایک اچھا مسلمان جو واقعتاً اللہ سے ڈرتا ہو وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہی ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سب سے زیادہ اچھا وہی مسلمان ہے جو اپنی بیوی بچوں سے محبت کرتا ہو اور ان کے حق میں بہتر ہو۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو حقیقی صبر کی دولتوں سے سرفراز کرے اور مرنے کے بعد جنت میں آپ کی ملاقات آپ کی بیوی سے کرائے۔

آپ سے جن عامل صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا ہمزاد آپ کے کاموں میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے وہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی اور یہ بات تفصیل کے ساتھ ان ہی عامل صاحب کو سمجھانی چاہئے تھی، اگر آپ ان سے رابطہ کریں تو بہتر ہوگا۔ اگر آپ کو اس سلسلہ میں جانکاری حاصل کرنی ہے اور وہ عامل صاحب ہمزاد کے بارے میں کچھ بھی روشنی ڈالنے سے گریز کر رہے ہیں تو پھر آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ہمزاد نمبر پڑھیں، اس میں ہمزاد کے بارے میں کافی مواد آپ کو مل جائے گا اور آپ کو تشفی ہوجائے گی لیکن ہم عامل صاحب کی بات سمجھنے سے خود بھی قاصر ہیں۔

کسی بھی طرح رکاوٹوں سے نمٹنے کے لئے آپ روزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم سو مرتبہ پڑھ لیا کریں، اول وآخر تین بار درود شریف پڑھ لیا کریں، اس وظیفے کو کم سے کم ایک سو بیس دن تک جاری رکھیں اور اگر آپ یہ تعویذ اپنے گلے میں ڈال لیں تو اور بھی بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

ہم دعا کریں گے کہ خواب میں آپ کی اہلیہ آپ کو نظر آجائیں لیکن اگر وہ خدانخواستہ خواب میں نہ آئیں تو اس کا مطلب یہ مت سمجھئے کہ وہ آپ سے ناراض ہیں۔ خواب میں آنا اختیاری نہیں ہوتا، اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں اور یہ اللہ کی طرف سے ایک بشارت ہوتی ہے۔ خواب میں آنے والے کا اختیار نہیں ہوتا۔ آپ کسی رات عشاء کے بعد دو نفلیں پڑھ کر سورۂ اخلاص سو بار پڑھیں اور دعا کریں کہ آپ کو خواب میں اہلیہ نظر آجائیں تو ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی خواہش پوری ہوجائے گی۔

اللہ آپ کو صبر دے اور آپ اپنی زندگی کی دوسری ذمہ داریاں ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائے، پابندی کے ساتھ اپنی اہلیہ کو ایصال ثواب کرتے رہیں ان کو شاید اس کا یعنی آپ کے پڑھ کر بخشنے کا انتظار رہے گا، وہ خواب میں آئیں نہ آئیں آپ اپنا فریضہ عمر بھر ادا کرتے رہیں۔

شاگرد بننے کی خواہش

سوال از: محمد شریف ——— رتن پور

امید ہے کہ آنجناب محترم بخیر وعافیت ہوں گے، بندے کا مختصر تعارف نام محمد شریف، ولدیت ولی محمد، والدہ محترمہ کا اسم گرامی امینہ، مقام رتن پور، تحصیل داننا، ضلع بناس کانٹھا، صوبہ گجرات۔

تعلیم ابتدا سے عربی پنجم تک اپنے ہی وطن کے ایک بڑے جامعہ میں حاصل کی اور ۲۰۰۵ء کے اوائل میں دار العلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، بعدہٗ دو سال تک دار العلوم چھاپی میں افتاء کیا، تعلیمی فراغت کے بعد چند سالوں تک مختلف اداروں میں تدریسی خدمت انجام دیتا رہا، فی الحال اپنے وطن میں مکتب میں پڑھاتا ہوں اور امامت بھی کرواتا ہوں اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ تادم حیات اخلاص اور عزت کے ساتھ اسی مکتب میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور بندے کا اصلاحی تعلق رہبر قوم وملت حضرت شیخ مفتی عبدالرحمٰن صاحب سے قائم ہے اور الحمدللہ دوازدہ تسبیحات معمولات میں ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ذکر لسانی کو ذکر قلبی تک پہنچائے اور اخلاص نصیب فرمائے۔

الحمدللہ بندے کو زمانہ طالب علمی سے فن عملیات کو سیکھنے کا خوب شوق رہا ہے، جہاں تک یاد ہے بندے نے عملیات کی سب سے پہلی کتاب نقش سلیمانی عربی اول کے زمانہ میں خریدی تھی، جب کہ ابھی اردو بھی روانی سے نہیں آتی تھی اس کے بعد آج تک عملیات کی بہت سی کتابیں جمع کرلی، ان کتابوں میں سے بہت سے عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی جب ان کو آزمایا تو اس میں کامیابی نا کہ برابر ہوئی پھر اس کو سیکھنے کے لئے کسی ماہر کی تلاش میں سرگرداں رہا، لیکن اکثر عاملین نے بخل سے کام لیتے ہوئے بجائے سکھانے کے مشوروں پر اکتفا کیا، کچھ عاملین کو دیکھا کہ جو دین کے اہم فرائض سے ہی غافل اور لاپرواہی برت رہے ہیں تو اس کے سیکھنے سے ہی بندے نے اعراض کرلیا، لیکن اللہ تعالیٰ سچے طالب کو محروم نہیں رکھتا، حضرت کی سرپرستی میں شائع ہونے والا ماہنامہ طلسماتی دنیا کسی ساتھی نے موبائل پہ اپلوڈ کیا تھا اس کا مطالعہ کیا، آخر میں ایک سرخی پر نظر پڑی ایک بار پڑھا یقین نہیں آیا بار بار پڑھا اور دیئے گئے نمبر پر فون کرکے اس کی تصدیق بھی کرلی، بجھتی ہوئی امید کو آفتاب روشن نظر آیا، ڈوبتے کو تنکا نہیں تنے کا سہارا مل گیا اور پہلی ہی فرصت میں جذبات میں بکھرے ہوئے الفاظ کو ایک سادے سے کاغذ پہ ڈھالنا شروع کیا، اس لئے اس میں بے ادبی اور کوتاہی بھی یقیناً ہوئی ہوگی حضرت سے معافی کا امیدوار ہوں۔

آخر میں حضرت سے عاجزانہ اور مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ حضرت اس گنہ گار عاجز کو اپنی شاگردی کے لئے قبول فرمالیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کا جذبہ قابل قدر ہے، ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو اس فن عملیات کی مہارت عطا کرے، آپ اس لائن میں سنجیدگی کے ساتھ قدم رکھ کر حسب قاعدہ اپنا سفر جاری رکھیں۔ اس دور میں روحانی عملیات کا علم حاصل کرنا ایک ضرورت بن گیا ہے کیوں کہ غلط قسم کے لوگ اس لائن کو تباہ وبرباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں، مسلم عورتیں اپنی ضرورتوں کی خاطر پنڈتوں اور سادھوؤں کے پاس جارہی ہیں یا پھر ان مسلمانوں کے گھروں کے چکر لگارہی ہیں جو صرف نام کے مسلمان ہیں، ان کا اپنا ایمان بھی محفوظ نہیں ہے وہ دوسروں کے ایمان کی کیا حفاظت کرسکیں گے، سفلی عاملوں نے وہ وہ تباہ کاریاں مچا رکھی ہیں بس الامان والحفیظ، ایسے پرفتن دور میں دینی مدرسوں کے فارغین کو یہ فن سیکھنا ضروری ہوگیا ہے تاکہ وہ صحیح معنوں میں لوگوں کے عقائد کی حفاظت کرتے ہوئے ان کی روحانی ضرورتیں پوری کرسکیں۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ نے شاگردی کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیا۔

شاگردی میں آنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا مکمل نام، اپنے والدین کا نام، اپنا آدھار کارڈ یا پہچان پتر، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر، اپنے چار فوٹو اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنواکر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند کے پتے پر روانہ کریں۔ آپ کو شاگرد بنا کر ایک کتابچہ بھیجا جائے گا اس میں کچھ

ریاضتیں ہوں گی، ان ریاضتوں کو حسب قاعدہ ادا کرنا آپ کے لئے ضروری ہوگا۔ایک اچھا اور معتبر عامل بننے کے لئے یہ ریاضتیں ضروری ہیں، ان کو صحیح معنوں میں ادا کرنے میں تقریباً دو سال لگیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ آپ اس لائن میں سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ داخل ہوں اور معتبر عامل بننے کے لئے ان ریاضتوں کو کر گزریں انشاء اللہ آپ خود ہی محسوس کریں گے آپ کے اندر خدمت خلق کی اہلیت پیدا ہو رہی ہے، اللہ آپ کو اس لائن کا علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رزق کی فراوانی کی چاہت

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ رزق، روزی میں برکت ہو، روزی کے دروازہ کھل جائیں، باری تعالیٰ رزق کی موسلا دھار بارش کرے اس کے لئے کوئی خاص عمل، وظیفہ، دعا، اسم باری تعالیٰ عطا فرمادیں مع تعداد اور طریقہ کے جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، تمام قاری فائدہ اٹھاسکیں۔

جواب

پانچوں وقت کی نماز بروقت پابندی کے ساتھ ادا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین بار سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں، جمعہ کے دن سورۂ کہف اور سو مرتبہ درود شریف پڑھا کریں اور اگر ممکن ہو تو روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور ایک مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں۔رزق میں وسعت پیدا کرنے کے لئے یہ بھی بزرگوں کی ایک رائے ہے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم سے کم جمعہ کے دن کسی غریب کی حتی الوسعت مدد کریں، انشاء اللہ آپ کے گھر میں رزق حلال کے لئے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔اس بات کی بھی کوشش کریں کہ سونے سے پہلے اور کاروبار کے لئے گھر سے نکلنے سے پہلے وضو کرلیا کریں، جو لوگ باوضو رہنے کی عادت ڈال لیتے ہیں وہ کبھی پریشان نہیں رہتے، غیب سے ان کی مدد ہوتی ہے اور رحمت کے فرشتے انہیں نقصانات سے باذن اللہ بچاتے ہیں اور دولت دین و دنیا ان کو توقع سے کہیں زیادہ نصیب ہوتی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو دین و دنیا کی دولتوں سے سرفراز کرے آمین۔

عمل مؤکل کی اجازت

سوال از: عبداللہ جی ــــــــــ ٹمکور

اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں سے بخیر و عافیت ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی اللہ کے فضل و کرم سے بخیر ہوں گے۔ حضرت آپ سے ایک دنیا فیض حاصل کر رہی ہے کیوں کہ آپ کتاب و سنت اور بزرگان دین کی تعلیمات کی روشنی میں صحیح رہنمائی فرما رہے ہیں۔

استاد محترم! میں نے طلبائے روحانیت کے پورے اعمال کرلئے ہیں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کر رہا ہوں اور اب میں سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اس سلسلہ میں آپ ہماری روحانی رہنمائی فرمائیں، یہ عمل میں ۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز اتوار ۴۲-۱۱قمر عطارد کی تثلیث کو کرنے کا تمنائی ہوں۔میں نے روحانی تقویم سے بھی مدد لی، میرا استارہ عطارد ہے۔یہ وقت اگر صحیح ہے تو عمل کرنے کی اجازت عطا فرمائیں، اگر ٹھیک نہیں ہے تو استاد محترم آپ سے التجا ہے کہ صحیح وقت کی تعین اور رہنمائی فرمائیں تاکہ میں اس مبارک روحانی سفر میں منزل مقصود تک پہنچ سکوں، حضرت ضرور بالضرور وقت صحیح کی تعین فرمائیں گے، میں آپ کا احسان زندگی بھر نہ بھولوں گا، آپ کی بہت مہربانی ہوگی، آپ سے دعاؤں کی التجا ہے۔

جواب

اس سے پہلے بھی آپ کو اس عمل کی اجازت دیدی گئی تھی، شاید ہمارا جواب آپ کی نظروں سے نہیں گزرا، آپ اس عمل کو قمر و عطارد کی تثلیث کے وقت کرنا چاہتے ہیں تو یہ بات نوٹ کرلیں۔قمر و عطارد کی تثلیث ۳۰؍اگست میں صبح ۱۰ بج کر ۳۱ منٹ پر ہوگی، جمعرات کا دن ہوگا۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کے عمل کو ۱۰؍اکتوبر بروز اتوار کو کرنا چاہتے ہیں۔آپ نے کس تقویم میں دیکھ کر یہ بات لکھی ہے کیوں کہ قمر و عطارد کی تثلیث ۱۰؍اکتوبر کو نہیں ہے اور ۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو اتوار بھی نہیں ہے۔۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو بدھ پڑ رہا ہے، آپ سے تاریخ اور نظرات کا حساب دیکھنے میں مغالطہ ہوگیا ہے، بہر حال قمر و عطارد کی تثلیث ۳۰؍اگست بروز جمعرات کو صبح ۱۰ بج کر ۳۱

منٹ پر ہوگی، اِس کا انتہائی مکمل وقت ۳۰ راگست کو شام ۶ بج کر ۵۰ منٹ پر ہوگا، یہ عمل نہایت قیمتی ہے اب اس کو شروع کرنے میں تاخیر نہ کریں۔

ہمارے خیال میں اس عمل کو قمر وعطارد کی تثلیث میں کرنا ضروری نہیں ہے، آپ اس عمل کو کسی بھی ثابت مہینہ میں نوچندی اتوار سے شروع کریں اور دن میں روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔ رات کو عشاء کے بعد عمل پر بیٹھیں، مکمل تنہائی ضروری ہے، جگہ ایسی ہو کہ باہر سے کوئی شور وغل اندر نہ آتا ہو اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عمل جس کمرے میں کریں اس میں آپ کے سوا کوئی داخل نہ ہو، دن میں بھی اس کمرے میں مقفل رکھیں، مبادا کوئی ناپاک مرد یا عورت اس کمرے میں داخل نہ ہوجائے اور آپ کی محنت ضائع ہوجائے۔ ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ آپ کو اس عمل میں کامیابی عطا کرے اور آپ مؤکل تابع کرنے میں سرخرو ہیں، لیکن آپ کے اس خط سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اس عمل کی طرف ذمہ داری سے متوجہ نہیں ہیں کیوں کہ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ہم اس سے پہلے بھی خط کے ذریعہ یا روحانی ڈاک کے ذریعہ آپ کو اس عمل کی اجازت دے چکے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ آپ نے ہمارے جواب کو ابھی تک پڑھا ہی نہیں اور آپ ابھی تک عمل شروع نہ کرسکے، بہرکیف اب اس عمل کو کسی بھی ثابت مہینہ میں شروع کریں اور کوشش کریں کہ عمل کی شروعات نوچندی اتوار سے ہو ورنہ عروج ماہ میں کسی بھی اتوار سے ہو، اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے روحانی عملیات کے قانون کے اعتبار سے ہجری مہینہ تین طرح کے ہوتے ہیں، ثابت، منقلب، اور ذوجسدین، مؤکل والے عملیات کی شروعات ثابت مہینہ سے ہونی چاہئے۔ اگر جلدی ہو اور ثابت مہینہ آنے میں دیر ہو تو پھر ذوجسدین میں بھی عمل کرسکتے ہیں لیکن منقلب مہینے میں مؤکل والے عمل کو شروع نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ منقلب مہینے میں شروع ہونے والا عمل اکثر ناکامی سے دوچار ہوجاتا ہے۔

جادو ٹونے سے پریشان

سوال از: (نام مخفی)

آسیہ آفریں جس پر آپ نے سحر بتایا تھا اور علاج بھی دیا تھا یہ میری بیٹی ہے اور میرا بیٹا امریکہ سے آیا ہوا تھا اپنی بہن کے علاج کے سلسلہ میں دیوبند دوبار آیا، آپ نے علاج دیا تھا، علاج کے طور پر سحر کو ختم کرنے کے لئے آپ نے تین ماہ پانی میں کھولا کر، پینے کے لئے نقش دیا تھا، باندھنے کے لئے تعویذ دیئے تھے اور ایک ماہ کے لئے ۲۷۹k دیئے تھے مگر ہم نے چار ماہ استعمال کئے۔ پہلے طلسماتی صابن سے چھ جمعرات نہانے کیلئے دیئے تھے، ہم دس جمعرات تک استعمال کئے، پہلے تعویذ جو ہر ماہ سات دن تک مل کر جلانے کے لئے تھے وہ بھی استعمال کرلئے، پینے کا پانی جو تھا وہ دو ماہ تک پلائے، اس کے علاوہ آب شفا دیئے تھے وہ بھی دو ماہ اضافہ کے ساتھ دیئے۔

علاج کے بعد کیفیت یہ ہے کہ مغرب سے پہلے اذکار و نماز پڑھنے پر ان کی طبیعت خراب ہونے لگتی ہے، سر چکرانے لگتا ہے اور پیٹ پھولنا شروع ہوجاتا ہے اور اتنا بڑا ہوتا ہے کہ نو ماہ کے حمل سے بھی زیادہ۔ ایسا لگتا ہے کہ پیٹ پھٹ جائے گا، چکر کھا کر بھی گرجاتے ہیں۔ ان کے علاج کے ساتھ آپ نے ان کی بچیوں کا بھی علاج دیا تھا، دو لڑکیوں کو آپ نے سحر ہے کہا تھا، ایک لڑکی کی طبیعت تو ماں کی طبیعت خراب ہو تو اس کی بھی خراب ہوجاتی ہے۔

جواب

یاد پڑتا ہے کہ حیدرآباد کے قیام کے دوران ہم علاج دے چکے ہیں، اس علاج سے انشاء اللہ مریضہ روبہ صحت ہوگی اور سحر کے اثرات سے نجات پالے گی، علاج پورا ہونے کے بعد روزانہ سَلامٌ قَولاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریضہ کو پلاتی رہیں اور گلے میں ہمارے تعویذ ہی پڑے رہنے دیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین مریضہ کو مکمل صحت عطا کرے اور بدخواہوں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ آئندہ اس پر سحر کی کارروائی نہ کریں اور اگر وہ باز نہ آئیں تو مریضہ پر ان کی کسی بری کارروائی کا اثر نہ ہو۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب مریضہ ٹھیک ہوجائے گی تو اس کی بیٹیاں بھی انشاء اللہ ٹھیک رہیں گی۔

☆☆

روحانی ڈاک کے کالم میں شریک ہونے کیلئے خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں اور صبر وضبط کے ساتھ جواب کا انتظار کریں۔

منیجر

قسط نمبر: ۱۹

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

بچوں کو کچھ نظر نہ آنا

بعض بچوں کو کچھ نظر آتا ہے اور وہ ان چیزوں کو دیکھ کر ڈرتے ہیں اور روتے ہیں، بعض بچے بتاتے بھی ہیں کہ انہیں کوئی بڑی شئے نظر آرہی ہے اور ان بچوں کے چہرے پر اس وقت کچھ خوف بھی ہوتا ہے، ایسی چیزوں سے بچانے کے لئے یہ نقش بچوں کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا حافظ یا حافظ یا حافظ یا حافظ

۱۳۳۳۷	۱۳۳۴۰	۱۳۳۴۴	۱۳۳۳۰
۱۳۳۴۳	۱۳۳۳۱	۱۳۳۳۶	۱۳۳۴۱
۱۳۳۳۲	۱۳۳۴۶	۱۳۳۳۸	۱۳۳۳۵
۱۳۳۳۹	۱۳۳۳۴	۱۳۳۳۳	۱۳۳۴۵

یا حافظ یا حافظ یا حافظ یا حافظ

نام۔ والدہ کا نام

عورتوں کی صحت کی بحالی کے لئے

اگر عورتوں کی صحت اور تندرستی کی بحالی مقصود ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ صحت اور تندرستی برقرار رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

شفاء و رحمۃ للمؤمنین

۸	۳	۶	۱
۵	۲	۷	۴
۳	۸	۱	۶
۲	۵	۴	۷

و ننزل من القرآن ما هو

نام۔ والدہ کا نام

قرض سے نجات کے لئے

اگر قرض زیادہ ہو اور قرض ادا ہو جانے کی کوئی صورت نظر نہ آرہی ہو تو اس نقش کو ہری روشنائی سے نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیں۔

انشاء اللہ بہت جلد قرض کی ادائیگی کی راہیں کھلیں گی۔ نقش یہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ان شاء ان اللہ علیم حکیم

۶۵۴	۶۵۸	۶۶۱	۶۴۷
۶۶۰	۶۴۸	۶۵۳	۶۵۹
۶۴۹	۶۶۳	۶۵۶	۶۵۲
۶۵۷	۶۵۱	۶۵۰	۶۶۲

و ان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ

من فضلہ

نام۔ والدہ کا نام

لکنت سے نجات کے لئے

اگر کسی بچے یا بڑے کو لکنت کی شکایت ہے اور بات چیت روانی کے ساتھ کرنے پر وہ قادر نہ ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور یہی نقش چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر پلیٹ کو تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں، اس طرح ۲۱ دن تک ۲۱ پلیٹیں پلادیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یامقیت یامقیت یامقیت یامقیت

۳۵۱۶۳	۳۵۱۶۶	۳۵۱۷۰	۳۵۱۵۶
۳۵۱۶۹	۳۵۱۵۷	۳۵۱۶۲	۳۵۱۶۷
۳۵۱۵۸	۳۵۱۷۲	۳۵۱۶۴	۳۵۱۶۱
۳۵۱۶۵	۳۵۱۶۰	۳۵۱۵۹	۳۵۱۷۱

یامقیت یامقیت یامقیت یامقیت

گمشدہ چیز کا مل جانا

اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور تلاش کرنے سے بھی نہیں مل رہی ہو تو اس نقش کو گھر میں لٹکائیں یا اس کے گلے میں ڈال دیں، جس کی چیز گم ہوئی ہے اور اس گھر کا کوئی بھی فرد صبح شام تین دن تک ''یارقیب'' سو مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر درود شریف تین بار پڑھے، انشاء اللہ

چیز اگر گھر سے باہر نہیں گئی ہے تو مل جائے گی اور اگر گھر سے باہر چلی گئی تو پھر خواب میں رہنمائی ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ

۲۵۷۲۲	۲۵۷۲۶	۲۵۷۲۹	۲۵۷۱۵
۲۵۷۲۸	۲۵۷۱۶	۲۵۷۲۱	۲۵۷۲۷
۲۵۷۱۷	۲۵۷۳۱	۲۵۷۲۴	۲۵۷۲۰
۲۵۷۲۵	۲۵۷۱۹	۲۵۷۱۸	۲۵۷۳۰

یا رقیب یا رقیب یا رقیب

نام۔ والدہ کا نام

قید سے رہائی

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو اور ناکردہ گناہوں کی سزا پارہا ہو تو ایسے شخص کی رہائی کے لئے یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ جلد اس کی رہائی ہوجائے گی اور بہت جلد وہ سرخ رو ہو کر ہر سزا سے نجات پائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

د	م	ح	م
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

تنگدستی دور کرنے کے لئے

غربت وافلاس اور تنگ دستی دور کرنے کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار کی پہلی ساعت میں گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاءاللہ زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ تنگ دستی سے نجات ملے گی اور خوش حالی قدم چومے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا فتاح یا فتاح یا فتاح

۱۳۳۱۳	۱۳۳۱۷	۱۳۳۲۰	۱۳۳۰۶
۱۱۳۱۹	۱۳۳۰۷	۱۳۳۱۲	۱۳۳۱۸
۱۳۳۰۸	۱۳۳۲۲	۱۳۳۱۵	۱۳۳۱۱
۱۳۳۱۶	۱۳۳۱۰	۱۳۳۰۹	۱۳۳۲۱

یا جامع یا جامع یا جامع یا جامع

نام۔ والدہ کا نام

بندش کا توڑ

کاروباری بندش ختم کرنے کے لئے اس نقش کو ہری روشنائی سے دو عدد لکھیں، ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش اپنی دوکان یا آفس وغیرہ میں لٹکا دیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ یہ نقش چلتے ہوئے کاروبار کی حفاظت کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے، اس نقش کی برکت سے کاروبار، بندشوں سے کرنی کرتوت کی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

انھم یکیدون کیدا

یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ
یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ
یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ
یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ

انھم یکیدون کیدا و اکید کیدا

نام۔ والدہ کا نام

نظرِ بد سے نجات کے لئے

اگر کسی غیر کی یا اپنے کی نظر لگ جائے تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ نظرِ بد سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۶۶	۴۴۶۹	۴۴۷۲	۴۴۵۹
۴۴۷۱	۴۴۶۰	۴۴۶۵	۴۴۷۰
۴۴۶۱	۴۴۷۴	۴۴۶۷	۴۴۶۴
۴۴۶۸	۴۴۶۳	۴۴۶۲	۴۴۷۳

حاضری کا توڑ

اگر کسی مریض پر بار بار کوئی بری شئے جن، بھوت یا کوئی برا سایہ بار بار حاضر ہوتا ہو اور مریض اس حاضری کی وجہ سے پریشان ہو تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ایک بوتل پانی میں ڈال کر اس پانی کو ۳ دن تک دن میں ۳ بار پلائیں، صبح شام اور رات کو سوتے وقت۔ انشاء اللہ حاضری سے چھٹکارا ملے گا۔ اس طرح مریض کو ۷ بوتلیں ۲۱ دن تک پلائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۱۶	۱۷۱۱۹	۷۷۱۲۲	۱۷۱۰۹
۱۷۱۲۱	۱۷۱۱۰	۱۷۱۱۵	۱۷۱۲۰
۱۷۱۱۱	۱۷۱۲۴	۱۷۱۱۷	۱۷۱۱۴
۱۷۱۱۸	۱۷۱۱۳	۱۷۱۱۲	۱۷۱۲۳

ڈائن یا چڑیل کو بھگانے کے لئے

اگر کسی گھر میں بدروحوں کا اثر ہو یا کوئی ڈائن یا چڑیل گھر والوں کو پریشان کرتی ہو تو اس نقش کو لکھ کر چار شیشیوں میں رکھ کر گھر کے چاروں کونوں میں لٹکا دیں، کسی بھی کمرے میں یہ عمل کریں۔

انشاءاللہ پورا گھر برے اثرات سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۸۹۸	۲۴۹۰۱	۲۴۹۰۴	۲۴۸۹۱
۲۴۹۰۳	۲۴۸۹۲	۲۴۸۹۷	۲۴۹۰۲
۲۴۸۹۳	۲۴۹۰۵	۲۴۸۹۹	۲۴۸۹۶
۲۴۹۰۰	۲۴۸۹۵	۲۴۸۹۴	۲۴۹۰۵

رشتوں کی نااتفاقی دور کرنے کے لئے

اگر رشتوں میں نااتفاقی پیدا ہوگئی ہو اور اہل خاندان ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی زد پر ہوں یا غلط فہمیاں ایک دوسرے سے دور کرا رہی ہوں یا منافقین اور حاسدین ایک دوسرے کے قریب نہ آنے دے رہے ہوں وغیرہ ایسی تمام صورتوں میں یہ نقش دوریاں ختم کرتا ہے اور ایک دوسرے کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ نقش گھر کا جو بھی ذمہ دار ہو عورت ہو یا مرد اپنے گلے میں ڈالے اور ایک نقش گھر میں لٹکا دے، نقش کے نیچے تمام اہل خانہ کے اور ان لوگوں کے نام لکھ دیں جن کے دلوں میں نفاق پیدا ہوگیا ہو۔ پہلے ان لوگوں کے نام لکھیں جن کی محبت درکار ہو، پھر ان کے نام لکھیں جو محبت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ انشاءاللہ اس نقش کی برکت سے دوریاں ختم ہوں گی اور رشتے داریاں بحال ہوں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۲۸۶	۱۴۲۸۹	۱۴۲۹۳	۱۴۲۷۹
۱۴۲۹۲	۱۴۲۸۰	۱۴۲۸۵	۱۴۲۹۰
۱۴۲۸۱	۱۴۲۹۵	۱۴۲۸۷	۱۴۲۸۴
۱۴۲۸۸	۱۴۲۸۳	۱۴۲۸۲	۱۴۲۹۴

سحر وجادو سے نجات کے لئے

۴۱ راگربتیاں لیں اور ہر ایک اگربتی پر گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں: وَاِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُم جَبَّارِیْنَ اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، صبح شام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں۔ اگربتی جس جگہ جل رہی ہو وہاں ایک مٹی کا برتن، کونڈا وغیرہ رکھ دیں تاکہ اگربتی کی راکھ اس میں گرتی رہے۔ مذکورہ آیت کو ۱۰۰ امرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ جب صبح شام اگربتی جلتے جلتے ختم ہو جائے تو مریض کو اس پانی کے دو گھونٹ پلا دیں، ۲۰ دن میں اگربتیاں ختم ہو جائیں گی، ان سب اگربتیوں کی راکھ جمع کر لیں اور آخری دن اس راکھ کو مریض کے پورے بدن پر مل دیں یا مریض خود اپنے بدن پر مل لے۔ پیشاب، پاخانہ کی جگہ چھوڑ کر پورے جسم پر یہ راکھ مل دیں، سینے پر یہ راکھ زیادہ ملیں، ۵ منٹ کے بعد مریض غسل کر لے اور اگربتیوں کی جو سلائیاں ہوں ان کو کسی قبرستان میں دبا دیں۔ انشاء اللہ سحر وجادو سے نجات مل جائے گی، نقش کو کم سے کم ۳ ماہ تک مریض کے گلے میں رکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۸	۶۲۲	۶۲۵	۶۱۱
۶۲۴	۶۱۲	۶۱۷	۶۲۳
۶۱۳	۶۲۷	۶۲۰	۲۱۶
۶۲۱	۶۱۵	۶۱۴	۲۲۶

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کے دشمن بہت ہوں اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اس کو دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو اور اس کے دشمن اس کے خلاف کوئی حرف ناروا زبان سے نکالنے پر قادر نہ ہو سکیں تو اس کو چاہئے کہ زوال ماہ میں آخری منگل کو مریخ کی آخری ساعت میں ان آیات کو لکھ کر کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ تمام دشمن مغلوب اور مقہور ہوں گے اور ان کی بدزبانی سے اور ان کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ.

اخراج پتھری کے لئے

اگر کسی کے گردے یا مثانہ میں پتھری ہو تو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور دوسرے نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پئیں، اس طرح گیارہ دن تک گیارہ پلیٹیں پئیں، اگر نہار منہ پئیں تو انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۲۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

اگر نیند نہ آتی ہو

اگر کوئی شخص بدخوابی کا شکار ہو اور نیند کے لئے وہ گولیاں کھانے پر مجبور ہو جو انسان کے دل کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتی ہیں تو اس کو چاہئے کہ یہ نقش ۲ عدد لکھ کر ایک نقش گلے میں ڈالے اور ایک نقش اپنے تکیہ میں رکھ لے، انشاءاللہ نیند آنے لگے گی اور بدخوابی سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۵۹	۸۵۶۲	۸۵۶۵	۸۵۵۱
۸۵۶۴	۸۵۵۲	۸۵۵۸	۸۵۶۳
۸۵۵۳	۸۵۶۷	۸۵۶۰	۸۵۵۷
۸۵۶۱	۸۵۵۶	۸۵۵۴	۸۵۶۶

اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور اگر اس کے بعد بھی نیند نہ آئے تو چند دنوں تک یہ کریں کہ اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر آدھے گھنٹے پانی میں بھگو کر سوتے وقت پی لیا کریں، انشاءاللہ نیند آنے لگے گی۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں بتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

آخری قسط

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

ارشادالٰہی ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ (پارہ:۱۵، آیت ۴۴، سورہ بنی اسرائیل)

"یعنی ساتوں آسمان وزمین اور جتنے ان میں ہیں اس کی پاکی بیان کررہے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان کی پاکی بیان کرنے کو سمجھتے نہیں ہو، وہ بڑا حکیم ہے، بڑا غفور رحیم ہے۔"

یا فرمان عالی ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ط

"کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی مانگتے ہیں۔"

یا ارشاد گرامی ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ج

"کہ رعد فرشتہ اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتا ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔"

اس کتاب میں جن جن عجیب مخلوقات الٰہی اور حیرت ناک مصنوعات خداوندی کا ذکر آیا اور ساتھ ساتھ جو حکمتیں اور مصلحتیں اس سلسلہ میں زیر بیان آئیں یہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ قدرت وجلال کی کھلی نشانیاں ہیں اور صاف صاف بتاتی ہیں کہ اس کی عظمت وبزرگی ہر شئے میں روشن ہے اور اس کی مشیت ومرضی ہر چیز میں چلتی ہے۔

دور کہاں جایئے خود اپنے نفس کو دیکھئے جو آپ سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس میں بھی عجائبات کا ایک عالم آپ کو دکھائی دے گا، قدرت الٰہی کی روشن دلیلیں آپ کو ملیں گی، ان سب کا تفصیلی بیان آپ کے مطالعہ میں آچکا ہے اور آپ کی نظر سے گزر چکا ہے، ذرا نظر عبرت اپنے اسی مقام رہائش زمین پر ڈالئے اور اپنی فکر کو گہرائی تک پہنچایئے، کیا کیا فرمایا اور اس پر کیسے کیسے اونچے پہاڑ قائم کردیئے۔

پھر زمین کو کیسے لمبے چوڑے اور گہرے سمندروں سے گھیرا اور زمین کے وسطی حصوں میں نہروں کا کیسا جال بچھایا زمین پر کیسا سبزہ اُگایا، کیسے خوشنما بیل بوٹے، درخت قسم درقسم اُگائے، عجیب عجیب خوبیاں لئے جانور اور چوپائے پیدا کئے اور طرح طرح کے منافع اور فائدے ان میں ودیعت فرمائے۔

غرض اس کارخانۂ قدرت کو دیکھ کر عقل مند کے سامنے عبرتوں اور نصیحتوں کی ایک کتاب کھل جاتی ہے۔

پھر اس پر عجائبات زمین کی پنہائی اور چوڑائی پر غور کیجئے اور اس کے اطراف واکناف کی درازی اور دوری کو ذہن میں لایئے تو آپ کی فکر اور سمجھ تھک کر رہ جائے گی اور آپ ان سب امور کا صحیح پتہ نہ لگاسکیں گے، اب اسی زمین کی نسبت آسمان سے دیکھئے کہ کیا ہے؟ علمائے فن نے کہا ہے کہ یہ ہماری زمین مع ان ساری چیزوں کے جو اس پر ہیں آسمان کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک لق ودق جنگل میں پڑا ہوا چھلا۔

ماہرین فن نے یہ بھی بتایا ہے کہ سورج اس زمین سے ایک سو ساٹھ درجہ سے زائد بڑا ہے اور ستاروں میں بہت سے ستارے ایسے ہیں جو زمین سے سو درجہ بڑے ہیں۔ ذرا اندازہ لگایئے کہ خود آسمان جس میں سورج، چاند ستارے جیسے بڑے بڑے گولے سمائے ہوئے ہیں، کس قدر بڑا ہوگا، ساتھ ساتھ قدرت کے ایک اور فلسفہ پر غور کیجئے کہ سورج،

چاند اور ستارے اور خود آسمان جوان سب کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے، یہ سب کے سب آپ کی آنکھ کے چھوٹے سے ڈیلے میں سما گئے ہیں۔ اس حقیقت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ بڑے بڑے گولے ہم سے کس قدر دور کی مسافت پر واقع ہیں اور ہم سے یہ کتنے بلند ہیں اگر یہ بہت دور نہ ہوتے تو یہ سب ہماری چھوٹی سی آنکھ میں نہ سماتے، ان کی دوری کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مذکورہ فضائی کرّے، بہت سریع الحرکت ہیں، مگر پھر بھی ان کی حرکت ہم کو محسوس نہیں ہوتی، یہ اسی سبب سے کہ یہ بہت ہی دور ہیں۔

اس میں آپ کو شک نہ ہوگا کہ آسمان ایک پل میں ایک ستارہ کی مقدار حرکت کرلیتا ہے اور اس کو غروب کر دیتا ہے یا اُفق سے نکال لاتا ہے تو پھر ضرور ایک ہی پل میں سو زمینوں کے مقدار حرکت کرے گا، بلکہ اس سے بھی زائد، حالانکہ آپ کو اس کی سرعت رفتار کا ذرا پتہ نہیں چلتا، فضائی کرّوں کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے کلام پاک میں ان سب کی قسمیں کھائی ہیں اور قسم کسی بڑی چیز کی کھائی جاتی ہے، فرمایا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ٥ (پارہ ۳۰، آیت ایک، سورۃ البروج) "قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے۔"

یا ارشاد ہوا۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ٥ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الطَّارِقُ ٥ اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ٥ (سورۃ الطارق آیت ایک تا ۳)

"یعنی قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے۔"

نیز فرمان گرامی ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ٥ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ٥ (سورۂ واقعہ آیت ۷۵، ۷۶)

"پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے۔"

اسی طرح کی اور بہت سی آیتیں ہیں، اب آپ اپنی نظر ذرا اور اونچی لے جائیے اور عالم بالا میں فرشتوں کی حالت وکیفیت پر غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ کیسی عجیب الخلقت مہیب صورت مخلوق ہے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر آپ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیکھیں تو عرش عظیم کو ان کے کندھے پر رکھا ہوا پائیں اور ان کے قدم نیچے کی زمین کی حدود تک پہنچتے ہوں۔

ساتھ ساتھ اس فرمان خداوندی کو بھی پیش نظر رکھیں وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمینوں کو گھیر لیا ہے۔ اندازہ لگایئے کہ پھر عرش کس قدر بڑا ہوگا اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کس قدر بلند قامت اور عظیم الجثہ ہوں گے جنہوں نے اس عرش کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا ہے۔

پھر اور آگے بڑھئے اور دھیان کیجئے کہ وہ ذات عالی صفات کس قدر بلند وعظیم ہوگی جس نے ان تمام بڑی بڑی چیزوں کو پیدا فرمایا، سچ ہے کہ اس کی قدرت وحکمت وعظمت ورفعت کا اندازہ لگانا ہماری کوتاہی عقل سے بالا وبرتر ہے اور ہماری نارسا سمجھ سے بالکل باہر ہے۔

ہر ایک مخلوق میں اس کی مرضی چلتی ہے اور ساری مخلوقات میں اس کی حکمت کارفرما ہے۔

سوچئے کہ ان بے پناہ بڑے بڑے فضائی کرّوں کو خالق عالم نے بے ستون کیسے ٹھہرا رکھا ہے؟ نہ نیچے ان کے کوئی ٹیک ہے جس پر یہ برقرار ہوں، نہ اوپر سے کسی چیز نے ان کو لٹکا رکھا ہے اور تھام رکھا ہے، لامحالہ جو شخص آسمانوں اور زمین کو اور سارے بالائی اور سفلی عالم کو اپنی عقل راست اور ذہن سلیم سے دیکھے گا، سمجھے گا وہ ضرور اپنے پروردگار کی معرفت حاصل کرے گا اور اس کی عظمت کا دھیان کرکے اس کے احکام وفرامین پر سر اطاعت جھکا دے گا، صحیح فکر کا یہ لازمی نتیجہ ہوگا۔

پھر دوبارہ بھی اگر عقل وفکر مخلوقات الٰہی پر لگائے گا اور سمجھ سے پھر کام لے گا تو اس کی معرفت پختہ تر ہوگی اور اس کا یقین مستحکم تر ہوگا اور پروردگار عالم کی عظمت وبزرگی مزید پختگی سے اس کے دل میں سما جائے گی، پھر اس راہ سے معرفت حاصل کرنے میں بھی لوگ مختلف الحال ہیں جس کو قدرت نے جس قدر نور عقل بخشا ہے، ہدایت کی روشنی اس کو عطا کی ہے اسی قدر وہ اپنی فکر سے استفادہ کرتا ہے اور معرفت کے مدارج طے کرتا ہے۔

نور عقل پیدا کرنے اور اس کو بڑھانے کی بھی راہیں ہیں، سب سے بڑی راہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کی جائے اور اس کی آیتوں میں غور وفکر اور سوچ وبچار کی جائے، ساتھ ساتھ تقویٰ اور پرہیز گاری پر بہت مضبوطی سے قدم جما ہو۔

جب یہ دونوں باتیں پیدا ہو جائیں گی تو معرفت الٰہی آسان ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی ذات عظیمہ پر یقین پختہ ہوگا۔

اس حقیقت کو آپ جانتے ہی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کے لئے بلایا گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام اعلیٰ تک پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں اور عالم بالا کی سیر کی۔ آخرت اور دنیا کے سارے معاملات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دیئے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار سے قرب نصیب ہوا، یہاں تک کہ دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پس جس ذات اقدس کو اس قدر بلند شرف ملا ہو ان کے علم کا کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے لیکن پھر بھی آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کی تلقین کی گئی۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا.

اور کہئے کہ اے پروردگار! میرے علم کو دن دوگنا رات چوگنا کر۔"

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیں اپنی معرفت سے نوازے اور نور ہدایت بخش کر ہم پر اپنا احسان وکرم فرمائے، ہم کو آپ کی طاعت وعبادت پر لگائے اور اپنی مہربانی اپنے کرم اور فضل عمیم سے ہم سب کو اپنے دوستوں میں شمار فرمائے، درحقیقت وہی سب کا کارساز ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

ف: حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے اس آخری باب میں پورے مضمون کتاب پر نہایت اہم روشنی ڈالی اور اس امر کو فصاحت کے ساتھ کھولا کہ عجائبات عالم اور مخلوقات الٰہی کا علم، دین میں کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور کس طرح وہ معرفت الٰہی اور یقین کا ذریعہ بنتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ جب تک جناب باری کی عظمت اور بڑائی دل میں نہ سمائے انسان ان کے حکم پر سر تسلیم خم نہیں کرتا اور اس کی عظمت جب ہی دل میں سماتی ہے کہ اس کی عظیم الشان مخلوقات کا علم ہو اور ان میں جو کچھ حکمتیں پوشیدہ ہیں اس کا انکشاف ہو۔

خالق عالم نے عالم کی ایک ایک چیز کو بتایا دکھایا اور اس کی معرفت کا تقاضہ کیا کہیں کہیں آسمان وزمین، سورج، چاند، بادل اور ہوا وغیرہ کو سامنے لائے اور کہیں پہاڑ، دریا، نباتات ومعدنیات چرندو پرند وغیرہ دکھائے۔ یہ اس لئے کہ جو عجائبات عالم کے علم سے بے بہرہ رہا اور ان کے حکم ومصالح کی معرفت سے محروم اور کورا رہا اس پر معرفت الٰہی کا راستہ نہیں کھلا بلکہ حضرات باری نے ان کی شناخت کو عقل کی علامت ٹھہرایا اور قرآن پاک میں چند کائناتی اشیاء کو گنا کر فرمایا۔

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ کہ ان چیزوں کو نظر عبرت سے دیکھنا اور پھر ان سے خالق کو پہچاننا عقل مندوں کا شیوہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ اٰيَةٌ وَيْلٌ لِّمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَدَبَّرْهَا وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ.

"اور اس میں سوچ بچار نہ کیا، اس کے لئے خرابی ہے، اس کے لئے خرابی ہے۔"

وہ آیت یہ تھی۔ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ○

"کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

قرآن کریم نے مخلوقات عالم کی معرفت پر جس قدر زور دیا ہے اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں وہ آیتیں جن میں مخلوقات خداوندی کو پیش کر کے قدرت الٰہی کا اظہار کیا گیا ہے ان کی تعداد ساڑھے سات سو سے کم نہیں جب کہ آیات احکام شرعیہ کی کل تعداد ڈیڑھ سو سے زائد نہیں ہے، یہ اس لئے کہ جب تک انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ بزرگی اور برتری اور اس کے مقابلے میں اپنی پستی اور کمتری جاگزیں نہ ہوگی وہ دین کے راستہ پر کیسے چلے گا؟ احکام شرعیہ پر کیسے عمل پیرا ہوگا؟ نہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوگا نہ اس کی بے پایاں طاقتوں پر یقین اور بھروسہ ہوگا۔

دینی عقائد بھی کمزور رہیں گے اور ساتھ ساتھ عبادت وطاعت بھی ناکارہ رہے گی۔ چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری جگہ سورۃ فاتحہ میں اسی سلسلہ کا ایک لطیف نکتہ نکالا ہے، فرمایا کہ اس میں سب سے

پہلے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ سے مخلوقات عالم اور کائنات دنیا کی شناخت ومعرفت کرائی گئی ہے۔ یعنی یہ خیال دل میں پیوست کیا گیا کہ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے خواہ وہ عالم انسانی اور حیوانی ہو خواہ عالم نباتاتی اور جمادی ہو، سب کی پرورش ذات خداوندی سے ہورہی ہے اور سب پر کرم گیری بھی اسی کی جانب سے ہے، وہ سب کی دیکھ بھال، سب کی غور پرداخت کررہا ہے۔ اسی نے ہر ایک شئے کو مناسب ساخت اور موزوں خلقت عطا فرمائی ہے، دنیا کی ایک ایک چیز میں حکمت ومصلحت برتی ہے، نتائج وعواقب کا لحاظ رکھا ہے۔

لہٰذا ان تمام کرم فرماؤں پر بس وہی تعریف وثنا کا مستحق ہے، حمد وستائش کا سزاوار ہے۔

جب بندہ کائنات عالم کا علم حاصل کرچکا اور خالق عالم کی کبریائی بھی اس کے دل میں سماگئی تو اب کہتا ہے۔

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ○ کہ اب ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جب تک کائنات عالم کا علم نہ نصیب ہو عبادت اور ذات خداوندی پر بھروسہ ناقص وناتمام رہتا ہے۔

کلام پاک میں بہت سی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت مخلوقات عالم سے کرائی، فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰى. (سورۂ انعام آیت نمبر:۹۶) ”اللہ وہ ہے جس نے دانہ اور گٹھلی کو چیر کران سے ہرا بھرا درخت نکالا، خشک اور تپتی ہوئی زمین میں دیکھتے دیکھتے سبزہ زار اور لالہ زار لگایا۔“ یا ارشاد ہوا۔ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً. (سورۂ ابراہیم آیت نمبر:۳۲)

”اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا اور خشک میدان کو آناً فاناً جل تھل کردیا، ندی نالے بہا ڈالے۔“

ظاہر ہے کہ جس چیز سے ذات خداوندی کی شناخت ہو وہ چیز دین میں کیا کچھ کم ہوگی۔

اسی سلسلہ میں ایک اور نکتہ یاد رکھئے اور بس اسی پر ہم اپنے قلم کو روکتے ہیں، قرآن پاک میں بہت سے احکام شرعیہ کا بیان سوالات کے جواب میں ہوا ہے، مثلاً شراب اور جوئے کے بارے میں سوال اٹھا تو جواب آیا۔ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسِرِ ط (سورۂ بقرہ:۲۱۹) یتیموں کے متعلق استفسار ہوا تو جواب آیا۔ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡيَتٰمٰى ط قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّهُمۡ خَيۡرٌ ط (سورۂ بقرہ:۲۲)

”لیکن مخلوقات الٰہی کا بیان سوالات کے جواب میں نہیں از خود ہوا ہے، ان کی اہمیت چونکہ بہت ہی زیادہ ہے اور ان کا علم انسان کے لئے ازبس ضروری ہے، اس لئے ان میں سوال کی حاجت نہیں سمجھی، یہ خود بتادینے اور خود سمجھا دینے کے لائق ہیں۔

وَمَا تَوۡفِيۡقِىۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ.

قسط نمبر: ۶۲

اسلام الف سے ی تک

مختار بدری

(ش)

شوریٰ

مشورہ، مشورہ کرنا، ایسے امور جن میں احکام الٰہی اور سنت نبویؐ کی واضح تصریح موجود نہ ہو ان کو لازمی طور پر باہمی مشورے سے طے کرنا چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ اور ان کے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوتے ہیں۔ (۴۲:۳۸)

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ.

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے اصحاب سے معاملات میں مشورہ کرتے رہئے اور جب آپ کسی بات کا فیصلہ کرلیں تو اللہ پر توکل کرکے اسے کرڈالئے۔ (۳:۱۵۹)

اور یہ بات بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح ہوگئی ہے کہ اہل حل وعقد ہی سے جنہیں قرآن مجید نے اولوالامر کہا، سے مشورہ ہونا چاہئے۔ مجمع الزوائد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے استفسار کیا: ''یارسول اللہ، جو بات ہم کتاب وسنت میں نہ پائیں اس کا کیا کریں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فہیم ودانا خدا پرستوں سے مشورہ کرو۔''

شہادت

گواہی، اظہار، اقرار، اسلام نے جہاں عدل وانصاف کا حکم دیا ہے وہاں صحیح شہادت کو بھی لازم قرار دیا ہے، خواہ وہ شہادت اس کے خلاف کیوں نہ ہو۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ.

مومنو! انصاف پر قائم رہئے، اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ اگرچہ وہ گواہی اپنی ذات یا والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (۴:۱۳۵)

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ.

اور تمہیں کسی کی عداوت اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو کہ انصاف کرنا ہی پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ (۵:۸)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کا فتویٰ ہے کہ جس شخص پر ثابت ہوجائے کہ اس نے جھوٹی گواہی دی ہے اس کی تشہیر کی جائے اور اسے بھی قید کی سزادی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹی گواہی دینے والے کی پیٹھ پر کوڑے مارنے اور اس کا سر مونڈ کر منہ کالا کئے جانے اور لمبی قید کی سزا دینے کا حکم دیا ہے۔ (مکحول)

حضرت زیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین گواہ وہ ہیں جو گواہی طلب کرنے سے قبل خود ہی گواہی دیدیں۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے اور خیانت کرنے والی گواہی جائز نہیں نہ اس کی گواہی جائز ہے جس کو کسی حد میں درّے مارے گئے ہوں، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، نہ دشمن کی گواہی اور نہ گواہی کے عادی کی گواہی، نہ اس کی گواہی جو ان گھر والوں کے ماتحت ہو۔ (جن کے خلاف گواہی لی جارہی ہو) اور نہ اس کی گواہی جو ملکیت اور قرابت داری سے مہتم ہو۔ (ترمذی)

علامہ راغب اصفہانیؒ نے لکھا ہے کہ شہادت وہ بیان ہے جو اس علم کی بنیاد پر ہو جس کی بنیاد مشاہدہ، بصارت (آنکھوں کا دیکھنا) یا مشاہدہ، بصیرت (دل کا دیکھنا) ہو شہادت حکم اور فیصلہ کے معنی میں بھی استعمال

ہوا ہے اور کہیں اقرار کے معنی میں بھی۔

لَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شھد الاّ انفسھم. (ان کے نفس جو اقرار کرتے ہیں) اور کہیں خبر دینے کے معنی میں بھی ہے۔ مَا شَھِدْنَا اِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا (ہم نے اسی بات کی خبر دی جس کا ہمیں علم ہوا) قرآن مجید میں شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلاَّ ھو وَالْمَلٰئِکَۃ وَاُولُوا الْعِلْم. اللہ نے شہادت دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اہل علم نے (۱۸:۳،مفردات)

قرآن کریم میں صاف ارشاد ہوا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْط. اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا کی خاطر اٹھنے والے اور ٹھیک ٹھیک راستی کی گواہی دینے والے ہو۔ (۵:۷)

یہ صرف حکم ہی نہیں بلکہ تاکیدی حکم ہے۔ ارشاد ہوا ہے: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ شَھَادَۃً عِنْدَہٗ مِنَ اللّٰہِ. اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے۔ (۲:۱۴۰)

شہر

مہینہ، جمع شہور، اسلامی مہینہ قمری ہے اور غروب آفتاب سے دن کا حساب شروع ہوتا ہے۔ اسلامی مہینوں کے نام یہ ہیں۔ محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاول، جمادی الآخر، رجب المرجب، شعبان المعظم، رمضان المبارک، شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ۔

شہید

وہ شخص جو دین حق پر قائم رہنے کی وجہ سے یا دین کی کوشش اور حمایت میں مارڈالا جائے وہ شہید ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتاً ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ۝

جو لوگ دین کی راہ میں مارے گئے انہیں مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ (۳:۱۶۹)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر مجھے زندہ کردیا جائے، پھر میں قتل کیا جاؤں، پھر مجھے زندگی بھی دی جائے اور پھر میں قتل کیا جاؤں، پھر مجھے حیات بخشی جائے اور پھر میں قتل کیا جاؤں، پھر مجھے حیات بخشی اور پھر میں قتل کیا جاؤں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے کہ شہید کو اللہ کی طرف سے چھ انعام ملتے ہیں۔

(۱) اس کی فوری بخشش ہوجاتی ہے اور جنت میں اسے ملنے والے مکان کی رونمائی کرادی جاتی ہے۔

(۲) عذاب قبر سے اسے نجات مل جاتی ہے۔

(۳) حشر کے دن اس کو پریشانی اور اضطراب سے امان دی جائے گی جب کہ سب لوگ بدحواس ہوں گے الا ماشاءاللہ۔

(۴) قیامت میں اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

(۵) جنت کی حوروں میں سے بہتر اس کے نکاح میں دی جائینگی۔

(۶) اس کے قرابت داروں میں سے ستر کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

شیخ

درویشوں کا سردار، وہ بزرگ جنہوں نے ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق اپنی رضا کو ڈھال لیا ہو، کسی شیخ کی پیروی اس وقت تک ہے جب تک ان کی کوئی بات اللہ اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ (۲) بوڑھا آدمی جس کی عمر پچاس سال سے زائد ہو (۳) شیخ الاسلام صدر قاضی کا لقب۔

شیطان

شیط کے معنی ہیں داخل ہونا اس لئے اسے شیطان کہا گیا شیطان نے اللہ جل شانہ کی عبادت ستر ہزار برس کی اور اللہ کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی، یعنی آدمؑ کو سجدہ نہ کیا، اس حکم عدولی کے باعث وہ ملعون اور مردود قرار دیا گیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ فرماتے ہیں کہ ہر شریر و سرکش جان، انسان اور حیوان کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ ہر بری عادت کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحسد شیطان والغضب شیطان یعنی حسد شیطان اور غصہ شیطان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق انسان کی رگ وپے میں شیطان سرایت کئے رہتا ہے۔
(بخاری ومسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر شیطان کا بھی تصرف ہے اور فرشتے کا بھی، شیطان کا تصرف برائی کا وعدہ دینا اور حق کی تکذیب کرنا ہے اور فرشتے کا تصرف نیکی کا وعدہ دینا اور حق کی تصدیق کرنا ہے، لہٰذا جو نیکی کا وعدہ پائے تو وہ سمجھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اسے خدا کی حمد کرنی چاہئے اور جو کوئی شیطان کا وعدہ پائے تو وہ خدا کی پناہ مانگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُ کُمُ الْفَقْرَ وَیَامُرکُمْ بِالْفَحْشَاءِ. شیطان تم کو فقیری کا خوف دلاتا ہے اور تم کو فحش اور برے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ (۲۶۸:۲)

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط

مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی اور برے کام ہی بتائے گا۔ (۲۱:۲۴)

شیعہ

اتباع کرنے والے، رفیق، گروہ، حضرت علی رضی اللہ کرم اللہ وجہہ سے گہری اور انتہائی عقیدت رکھنے والا گروہ۔ شیعہ حضرات، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں غلو کرتے ہیں اور دوسرے صحابہ کی شان میں تبرا بھیجتے ہیں۔

عشق ومحبت

محبت کا عطر

(۱) باوضو سوارہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ شریف ایک سوایک مرتبہ پڑھ کر عطر پر پھونکو اور اس عطر کو اپنے شوہر کے کپڑوں میں لگادیا، مرد پڑھ کر عورت کے کپڑوں میں لگائے گا۔ دونوں کے درمیاں محبت پیدا ہوگی، جس کے کپڑوں میں یہ عطر لگایا جائے گا۔ وہ زیادہ محبت کرے گا۔ اس سے جو عطر لگائے گا۔ کوئی غیر اس کو استعمال نہ کرے۔ عصر ومغرب کے درمیان یا فجر کی نماز کے بعد پڑھنا زیادہ مفید ہے۔

محبت کا سرمہ

(۲) باوضوان آیات کو پڑھ کر سرمہ پردم کرواور یہ پڑھا ہوا سرمہ آنکھ میں لگاؤ۔ بیوی کو چاہئے کہ خود بھی اور مرد کو بھی اگر وہ لگانے کا عادی ہوتو لگانا چاہئے۔ دونوں میں محبت پیدا ہوگی۔ اور باہم رنج وملال کی نوبت نہ آئے گی۔ دوسرا کوئی شخص اس سرمہ کو نہ لگائے۔

محبت کی الائچی

(۳) ایک ہزار ایک مرتبہ ہر الائچی پر پڑھو یَـا وَدُوْدُ ترکیب یہ ہے۔ کہ غسل اور وضو کر کے پہلے فجر کی نماز پڑھو پھر ہر الائچی کا منہ کھول کر دانوں پر پھونکو اور منہ بند کردو جب الائچی کھانے کو دو اس کے دانے نکال کر دو غسل اور وضو دونوں ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ اگر صرف ایک پاک چادر میں اپنا جسم چھپا کر یہ عمل پڑھا جائے تو زیادہ مفید ہے یعنی ہر روز کا لباس جسم پر نہ ہو، غسل کے بعد ایک بڑی سی چادر لے کر جو جسم کو سر سے پاؤں تک چھپا سکے۔ اسی کے ساتھ نماز پڑھ لو اور اسی میں عمل پڑھو۔

محبت کی شیرینی

(۴) شیرینی پر سات مرتبہ سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ آخر تک وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ پر ختم کر کے شیرینی پر دم کرے۔ اور جس کو اپنی طرف راغب کرنا ہو اس کو کھلائے۔ مثلاً شوہر ناخوش ہو۔ یا بیٹا ناراض ہے۔ یا داماد سے خفگی ہوگئی ہے۔ یا بیوی ناخوش ہے جس کو کھلایا جائے گا۔ اس کا دل نرم ہو جائے گا۔ اور ناراضگی وخفگی درمیان سے دور ہو جائے گی۔ باوضو پڑھنا چاہئے۔ وقت کی قید نہیں۔ جب چاہو پڑھ لو۔

محبت کا پان

(۵) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ○ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ○

ترکیب: پان پر الائچی پر اور سپاری پر اسکو پڑھ سکتے ہیں سات مرتبہ باوضو ہو کر پڑھو اور پان وغیرہ پر دم کر کے بیوی کو یا شوہر کو کھلانے سے آپس میں بے حد محبت اور اخلاص پیدا ہوگا۔

محبت کی صندل

(۶) فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○

ترکیب صندل کو پیس کر اس پر سات مرتبہ آیت پڑھو اور پسے ہوئے صندل کو اپنے چہرے پر ملیں، محبت پیدا ہوگی۔ اگر شوہر ایسا کرے تو بیوی فریفتہ ہو اور بیوی ایسا کرے تو شوہر فریفتہ ہو جائے گا۔ اور دونوں میں خوب محبت رہے گی۔

محبت کا نمک

(۷) محبت کا دم کردہ نمک محبوب کو کھانے میں ملا کر کھلا دو مقصود حاصل ہوگا۔ عمل ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

قسط نمبر: ۴

علاج بذریعہ غذا

محمد اجمل مفتاحی　　حکیم احتشام الحق قریشی

انسان کی حفظ صحت کے مسئلے کا دائرہ اتنا وسیع ہے جتنا اس دنیا کا دائرہ وسیع ہے، علم حفظ صحت نے اب تک بہت کچھ ترقی کی ہے، مگر ابھی منزل مقصود دور ہے، اس کی تکمیل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں دنیا کی ہر اس چیز کا علم حاصل ہو جائے جو بدن انسانی پر کسی حیثیت سے مؤثر ہوتی ہو، ہوا، غذا پانی اور اسی نوعیت کی انسان کے قریبی ماحول کی چند چیزیں اگرچہ حفظ صحت کی اہم اور بنیادی چیزیں ہیں اور ان کے بارے میں جو معلومات فراہم ہو چکی ہیں وہ بھی انسان کی ذہنی ترقی کا شکار ہیں لیکن جو لوگ انسان اور دنیا کے مادی تعلق پر گہری نظر رکھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ اب تک اس مسئلہ پر جو کچھ کہا جا چکا ہے اس سے کہیں زیادہ کہنا ابھی باقی ہے۔

انسانی معلومات کا ہر شعبہ میں حال یہ ہے کہ ان کا آغاز اپنے قریب ترین ماحول سے ہوتا ہے اور پھر زمانہ کی رفتار ترقی کے ساتھ ساتھ ان کا سلسلہ دور دور تک پھیلتا چلا جاتا ہے۔ علم حفظ صحت کا آغاز جن چیزوں سے ہوا ہے وہ انسان کے قریب ترین ماحول کی چیزیں ہیں جن سے انسان کا تعلق بہت گہرا اور مضبوط ہے ان سے انسان کے تأثرات بہت نمایاں اور صاف ہیں اس لئے علم حفظ صحت کی فطری شروعات یہی چیزیں ہو سکتی تھیں اس کے بعد آہستہ آہستہ اس علم کا دائرہ ان چیزوں تک پھیلتا چلا گیا جن کے اثرات حفظ صحت کے نقطہ نظر سے بدن انسانی پر محسوس کئے جا سکیں، قدیم اور جدید علم حفظان صحت میں فرق کی یہ بڑی وجہ ہے، آئندہ جس رفتار سے معلومات میں اضافہ کے مواقع آتے جائیں گے اتنا ہی اس کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

علم حفظ صحت کی اس بے پایاں وسعت کے باوجود کوئی نہیں جو اس واقفیت کے انکار پر آمادہ ہو سکے کہ مسئلہ غذائیت کے تعلق کی جو نوعیت اس علم سے ہے اس میں کوئی دوسری چیز اس کی شریک نہیں اور عقل سلیم ورائے صحیح اس امکان پر کسی درجہ میں یقین نہیں رکھتی کہ زمانہ کی کوئی گردش ایسی بھی ہو سکتی ہے جس میں حفظ صحت کے نقطہ نظر سے غذائیت سے اہم تر کسی چیز کا انکشاف ہو سکتا ہے اس وجہ سے اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ مسئلہ ہمیشہ غور طلب رہا اور انہوں نے اس کی طلب کا جواب بہترین طریقہ پر دیا۔ ان مساعی کے نتیجہ میں مسئلہ غذائیت کے بہترین پہلو نمایاں ہوئے اور اس سلسلہ کی درازی سے ہمیں توقع ہے کہ اس کے جو گوشے آئندہ ظاہر ہوں گے وہ اور زیادہ اہم ہوں گے۔

حفظ صحت کے لئے صحیح غذائی نظام کیا ہے؟ غذائیات کی بحث کا یہ اہم سوال ہے اس جواب کے متعین کرنے میں قوانین فطرت سے مدد لی ہے، کیوں کہ ہمارا کام بدن انسان کے بارے میں خود سوچ کر کوئی قانون بنانا نہیں ہے بلکہ ان قوانین کی جستجو اور تلاش ہمارا کام ہے جو اس کے لئے فطرتاً وضع کئے جا چکے ہیں، خالص عقلی حیثیت سے کوئی قانون ہر پہلو سے کیسا ہی مکمل اور موزوں کیوں نہ ہو لیکن اگر وہ خلاف فطرت ہے تو بالکل غلط ہے۔

بدن انسان کے لئے صحیح نظام غذائی معلوم کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان اغراض پر ایک نظر ڈالی جائے جن کو پورا کرنے کے لئے انسانوں کو غذا کی حاجت ہوتی ہے کیوں کہ تغذیہ کا صحیح نظام یہ جانے بغیر نہیں بن سکتا کہ وہ خاص ضرورت کے لئے ہے جس کے لئے ایک نظام غذائیت کی تشکیل کرنی ہے، یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ تغذیہ کا مقصد تحفظ صحت ہے لیکن مقصد تغذیہ کے اس علم کی بنیاد پر کوئی نظام تغذیہ بنانا ممکن نہیں ہے اس لئے کہ ساری غذائیں محافظ صحت ہیں اس کے سوا ان کا اور کوئی مصرف نہیں ہے اس لئے ضرورت ہے کہ تحفظ صحت کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے۔

بغور مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ تحفظ صحت کی دو صورتیں ہیں، پہلی صورت یہ ہے کہ بدن انسان کے مادہ اور مزاج میں جو ہمہ وقتی تحلیل وتنقیص کا سلسلہ چل رہا ہے اس کے مقابلے میں مادہ اور مزاج کے

داخل ہونے کا سلسلہ بھی اسی رفتار سے چلتا رہے تاکہ بدن کے مادہ اور مزاج کا فطری توازن قائم رہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ناگزیر طور پر پیش آنے والے متعدد اسباب کے اثرات سے صحت میں جو خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں ان کی روک تھام کی جائے انہیں دونوں اغراض کی تکمیل کا نام تحفظ صحت ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جو نظام غذائی ہوگا وہ آپ سے آپ دو حصوں میں تقسیم ہوگا، ایک حصہ بدن انسان کی ہمہ وقتی تحلیل وتنقیص کی تلافی کرے گا اور دوسرا حصہ اس کو ناگزیر طور پر پیش آنے والے متعدد اسباب کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے گا، ان دونوں اجزاء میں سے جس چیز کو بھی غذائی پروگرام سے بالکل خارج کردیا جائے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صحت محفوظ نہ رہے گی۔ صحت کا تحفظ پورے طور پر اسی طرح ممکن ہے کہ اس کا غذائی پروگرام ان دونوں اجزاء سے مرکب ہوان ہر دو اجزاء میں سے کسی جزو کی حیثیت بھی علاج کی نہیں ہے کہ جب ضرورت ہوتو اس کو استعمال کرلیا جائے بلکہ ہر چیز کی ضرورت ہر وقت یکساں ہے کیوں کہ انسان فطری طور پر ہر وقت ان کا محتاج ہے۔ اب ہم غذائیات کی بحث کے اس اہم سوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ حفظ صحت کا صحیح غذائی نظام کیا ہے؟

جس طرح تحفظ صحت کی دو قسمیں ہیں اسی طرح غذا کی بھی دو ہی قسمیں ہیں، ایک غذا مطلق، دوسری غذائے دوائی۔

یہ دونوں قسمیں مل کر تحفظ کے مقصد کو پورا کرتی ہیں، غذا مطلق کا تعلق تحفظ صحت کی اس نوعیت سے ہے جو ہمہ وقتی تحلیل کی تلافی کے لئے ضروری ہے اور غذا دوائی تحفظ صحت کی اس ضرورت کو پورا کرتی ہے جو ناگزیر طور پر آنے والے پیش اسباب سے پیدا ہوتی ہے۔

غذا مطلق بدن انسانی کی بنیادی غذا ہے اس کا فائدہ بدن انسان کے لئے صرف بدل ما یتحلل کی فراہمی ہے یعنی یہ بدن انسان کی طبعی حالت برقرار رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بدن انسانی ہر لحظہ گھٹتے رہنے کے باوجود گھٹتا نہیں ہے اور اس کی طبعی حالت برقرار رہتی ہے اس لئے یہ ہمہ وقتی تحلیل وتنقیص کی تلافی بالکل کافی ہے لیکن اس میں ایسی کوئی قوت نہیں ہے جو ناگزیر طور پر پیش آنے والے اسباب کے نقصانات سے صحت کی حفاظت کرسکے، اس کی مثال ان اینٹوں کی طرح ہے جو کسی دیوار کی خالی جگہوں پر بھر کر اس کی صحیح حالت کو برقرار رکھتی ہے مگر بارش اور نقصانات سے دیوار کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے اس سے بچاؤ یہ اینٹیں کرسکیں، اس ضرورت کو پلاسٹر پورا کرسکتا ہے۔

غذا مطلق بدن انسان کی جس ضرورت کو پورا کرتی ہے وہ نہ کسی وقت ختم ہونے والی ہے اور نہ اس کی نوعیت میں کوئی تبدیلی ہی ہوسکتی ہے، یہ ضرورت زندگی کی آخری سانس تک ایک ہی صورت میں باقی رہتی ہے۔ یہ پوری ہوکر برابر پیدا ہوتی رہتی ہے اور موت سے پہلے وہ وقت کبھی نہیں آتا، جب اپنی تکمیل کے آخری مرحلہ پر پہنچ جاتی ہو، اس ضرورت کی تکمیل کے لئے جو غذائیں ہوں گی وہ بنیادی ہوں گی کیوں کہ انہیں بدن انسان کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنا ہے ان میں تغذیہ کی اتنی مقدار بھی ضروری ہوگی جتنی بدن انسان کے ما یتحلل کا بدل ہونے کے لئے ضروری ہے ان کا مزاج بھی اس درجہ کا ہوگا جتنا بدن انسان کے مزاج کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ان خصوصیات کے بغیر کوئی غذا بدن انسانی کی اس بنیادی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتی اور اس میں شک نہیں کہ غذا مطلق ان خصوصیات کی جامع ہے پھر چونکہ یہ ضرورت عام ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے والی غذا دوسری قسم کی غذا سے بہت زائد مقدار میں پیدا ہونے والی ہو۔ ہر موسم میں اس کا کافی ذخیرہ موجود ہے، ہر ملک میں اس کا وجود ہوتا کہ بدن انسان کی یہ بنیادی ضرورت کسی وقت ادھوری نہ رہ جائے۔ جن غذاؤں پر غذا مطلق کی تعریف صادق آتی ہے وہ سب کی سب ایسی ہیں جن کی پیدائش زمان ومکان کی قید سے آزاد ہے، وہ ہوا اور پانی کی طرح ہر جگہ ہر وقت انسان کے لئے حاضر ہیں اور انسان ہر جگہ ہر وقت ان کے فوائد سے مستفید ہو رہا ہے اور یہ ان کے بنیادی غذا ہونے کی زبردست فطری دلیل ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں میں یہ غذائیں مشترک ہیں، ہر ملک اور ہر موسم میں انسان ایک ہی نوعیت کی غذائیں استعمال کرتا ہے، اس پہلو سے ان کے درمیان کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے۔

قانون حفظ صحت بالمثل پر بس اسی حد تک عمل کرنا صحیح ہے۔ دوسری صورت کے تحفظ صحت میں اس قانون میں سے کوئی فائدہ اٹھانا ممکن نہیں ہے بلکہ اس صورت میں تو یہ قانون بجائے مفید ہونے کے الٹا مضر ہوگا۔ اس صورت کا قانون حفظ صحت بالضد ہے، وہی قانون جو

علاج کا ہے کی وجہ یہ ہے کہ ناگزیر طور پر پیش آنے والے اسباب سے بدن انسان پر جو مضر اثرات پڑ سکتے ہیں ان سے صحت کا تحفظ اسی طرح ممکن ہے کہ صحت کا مزاج، مزاج اسباب کی ضد ہو صرف یہی ایک صورت ہے جس سے بدن انسان کو ان اسباب کی مضرتوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جاسکتی ہے اسکے علاوہ دوسری کوئی صورت ناممکن ہے۔

ناگزیر طور پر پیش آنے والے اسباب کے دائرہ میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو بدن انسان کی طبعی حالت میں کوئی تغیر پیدا کر دیتی ہیں، مثلاً موسمی تغیرات، مقامی تغیرات، عمری تغیرات وغیرہ، یہ تمام تغیرات انسان کے لئے بہرحال ناگزیر ہیں، کوئی انسان زندگی میں ان سے چھٹکارا نہیں پاسکتا، اس لئے صحت پر ان کے جو نقصان رساں اثرات پڑتے ہیں، ان سے تحفظ کی بھی اتنی ہی اہم ضرورت ہے جتنی بدل ما یتحلل کی، اگر بدل ما یتحلل کی ضرورت کے ساتھ اصلاح صحت کی ضرورت ہم دوش نہ ہو تو صحت کے یہ نقصانات مرض کی شکل اختیار کرتے چلے جائیں گے اور بحیثیت مجموعی انسانی صاحت ہمیشہ امراض سے مغلوب رہے گی، اس ضرورت کی تکمیل کا اصول چونکہ بالضد ہے اس لئے خیال ہوسکتا ہے کہ دوا مطلب بھی تو اس کو پورا کرسکتی ہے؟ لیکن چونکہ غذا دوائی میں چند خصوصیتیں ایسی ہیں جن سے دوا مطلق بری ہے، اس لئے یہ خیال صحیح نہیں ہے، پہلی خصوصیت یہ ہے کہ غذا دوائی خالص غذا کے مقابلے میں بدن انسان سے زیادہ قریب ہے، دوا مطلب اور بدن انسان میں جیسی منافات ہے، ویسی غذا دوائی اور بدن انسان میں نہیں ہے۔

دوا مطلق بالکل غیر طبعی چیز ہے مگر غذا دوائی اپنی غذائیت کی وجہ سے ایک حد تک طبعی اور اصولاً غیر طبعیات کا استعمال غیر طبعی حالات ہی میں موزوں ہے، اصلاح صحت کی ضرورت کوئی غیر طبعی حالت نہیں ہے اس لئے اس موقع پر غذا دوائی قابل ترجیح ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ خالص دوائیاں کے ذریعہ سے بدن انسان میں جو مزاج پہنچے گا وہ دیرپا نہیں ہوگا، بلکہ خارج ہوجائے اور جب تک ٹھہرنے والا مزاج نہ ہو اس وقت تک اصلاح صحت کی غرض پوری نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ اسباب کے تاثر کا وقت معین نہیں ہوتا، لہٰذا بدن میں ہمہ وقت اس کا مقابلہ کرنے والی قوت موجود رہتی ہے۔ غذا دوائی کی وساطت سے بدن میں پہنچنے والا مزاج اس وقت تک بدن میں موجود رہتا ہے جس وقت اس سے پیدا شدہ اخلاط واعضاء بدن میں موجود رہتے ہیں، لہٰذا اصلاح صحت کے لئے غذائے دوائی ہی کارآمد ہے۔

تیسری اہم وجہ ہے کہ اغذیہ دوائیہ کا مقصد تخلیق ہی ہے کہ تندرست بدن انسان کو بے اعتدالیوں سے محفوظ کیا جاسکے، یہ وجہ ہے کہ ماحول کی ہر تبدیلی کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ دوائی قسم کی چیزیں بھی قدرت پیدا فرمادیا کرتی ہے، قدرت کا یہ حسن انتظام اس بات کا نہایت ہی اہم ثبوت ہے کہ اصلاح صحت کے لئے قوت مدافعت کا ٹھیک ٹھیک جو درجہ اور مزاج ہونا چاہئے وہ غذا دوائی کے اندر موجود ہے اور خالص ادویہ کے استعمال میں وہ تناسب اور توازن پیدا کرنا آسان نہیں۔

چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ دوائیات سے انسان مایوس نہیں ہے وہ جب تک محسوس حیثیت کا مریض نہ ہو اس وقت تک ان کے استعمال پر آمادہ نہیں ہوتا، اصلاح صحت میں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، جو استعمال ادویہ کی داعی ہو، پھر ہر موقت پر ادویہ کے انتخاب کے لئے جس علم کی ضرورت ہے وہ سب لوگوں کو حاصل نہیں ہے اس کے علاوہ ادویہ کے استعمال کی پابندی بھی عام طور پر بار خاطر ہوگی۔

اغذیہ دوائیہ کے استعمال میں ان دشواریوں میں سے کوئی دشواری نہیں ہے وہ ہر موقع کی مناسبت سے خود بخود ہمارے سامنے ظاہر ہوجاتی ہے، ہماری طبیعت خود بخود ان کے استعمال کی طرف راغب ہوجاتی ہے اور جب تک ان کے استعمال کے ہم حاجت مند ہوتے ہیں، تب ہی تک وہ دنیا میں موجود رہتی ہیں اور پھر خود بخود غائب ہوجاتی ہیں، یہ اصلاح صحت کا بنایا پروگرام ہے اور انسان اس کے مطابق اپنے تغذیہ کا نظم قائم رکھنے پر فطرتاً مجبور ہے اس مقام پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ اغذیہ دوائیہ عام طور سے لذیذ اور خوشگوار ہوتی ہیں، یہ لذت اور خوشگواری درحقیقت ان کے استعمال کے حق میں ایک زبردست سفارش ہے اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ان مفید اشیاء کے استعمال سے بے اعتنائی نہ برتے بلکہ شوق ورغبت سے ان کی طرف مائل ہو اور ان میں غیر طبعی حیثیت کا جو ایک پہلو ہے وہ اس کے لئے باعث نفرت نہ ہو، مگر جن لوگوں کی نظر اغذیہ دوائیہ کے مقصد تخلیق پر نہیں پڑی ہے وہ ان کی طرف انسان کی فطرت کے جذب وکشش کو نظروں سے دیکھتے ہوئے بھی ان کی خوش ذوقی سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں اور انسان کو اس سے علیحدہ رہنے کا

مشورہ دیتے ہیں حالیانکہ ان غذاؤں میں جو نقصانات ہیں درحقیقت انہیں میں انسان کا مفاد مضمر ہے۔

ہماری علم الادویہ میں غذائیات دوائیہ کے اثرات کا جو بیان کیا گیا ہے وہ اس قدر دہشت ناک ہے کہ اگر عام رواج کی پشت پناہی اور خود ہماری فطرت کا رجحان نہ ہوتو ہم ان جیسی چیزوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی ڈرتے، ان کو سراسر مضر بتایا گیا ہے اور ٹھیک ٹھیک دوا مطلق کی طرح غذا دوائی کا مصرف بھی صرف امراض کو بتایا گیا ہے حالانکہ دوائیات خالصہ کے برخلاف غذائیات ادویہ میں خاص طور پر اصلاح صحت کے اثرات ہوتے ہیں، اس نقطہ نظر سے علم الادویہ میں ان کا تذکرہ ہونا چاہئے تھا اور مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت ان کے اثرات کی تشریح ہونی چاہئے، ہر موسم کے جو مضر اثرات بدن انسان پر ہوتے ہیں، ان سے تحفظ کے لئے اس موسم کی اغذیہ دوائیہ میں کیا اثرات ہیں؟ کس غذا دوائی کی مضرت کی اصلاح کس غذا دوائی سے؟ ایک موسم میں پیدا ہونے والی اغذیہ دوائیہ کی جداگانہ خصوصیات اور ان کی بنا پر ہر مزاج کے بدن انسان سے اس کے تعلق کی نوعیت! وہ اغذیہ دوائیہ جو مضر ہی معلوم ہوئی ہیں کیا ان کا کوی فائدہ نہیں ہے؟ غلط طریقہ استعمال اور اس کے نتائج کی نشاندہی متحد المزاج اغذیہ دوائیہ کے باہمی امتیازات، مختلف مزاجوں میں اغذیہ دوائیہ کے استعمالات کا تعین وغیرہ۔

اس طرح کے عنوانات پر جو کتاب الاغذیہ مرتب ہوگی اسکے مطالعہ سے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوگا کہ بہت سی وہ چیزیں جو نا قابل اعتنا خیال کی جاتی ہیں وہ درحقیقت نہایت ہی بیش قیمت فوائد کا تحفہ لے کر انسانوں کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور خدمت کرنے کا موقع کا انتظار کرتے کرتے حسرت وافسوس کے ساتھ واپس ہوجاتی ہیں، پھوٹ، کھیرا، سنگھاڑا، شکرقند، بڑہل، کٹہل، بیر، نارنگی، بیگن، کروندہ، کمرکھ، سینڈھا، بھٹے، کیتھ دنیا میں اس قدر بدنام ہیں کہ ان کے نام سے سنجیدہ لبوں پر بھی مسکراہٹ آجاتی ہے لیکن اگر سنجیدہ مسکراہٹ کے بجائے ان چیزوں کی سنجیدہ کاوش وتحقیق کی جائے تو ثابت ہوگا کہ بدن انسان کے لئے بحیثیت مجموعی یہ بھی اہم غذاؤں کی طرح ضروری ہیں۔

خلاصہ بحث یہ ہیکہ حفظ صحت کا نظام غذائی، غذا مطلق اور غذا دوائی سے مرکب ہوتا ہے دونوں کی اہمیت یکساں ہے اس نظام سے کسی ایک جزو کو اگر خارج کردیا جائے گا تو صحت کا تحفظ نہیں ہوسکے گا، غذا مطلق ایک ہی شکل میں ہمیشہ استعمال ہونی ضروری ہے کیوں کہ اس کے استعمال کی ضرورت ہمیشہ یکساں رہتی ہے، غذا دوائی موقع کی مناسبت کے لحاظ سے مختلف اشکال میں استعمال ہونی ضروری ہے کیوں کہ اس کے استعمال کی ضرورت بدلتی رہتی ہے۔ موسموں کے اختلاف سے غذا دوائی میں جو اختلاف پیدائش ہے یہ اس کی بڑی اچھی مثال ہے، اس مثال پر غور کرنے سے وہ اصول معلوم ہوسکتاہ ے، جو غذا دوائی کے انتخاب کے لئے ناگزیر ہے۔

حفظ صحت کے نظام غذائی پر یہ خاص اصولی اور بنیادی گفتگو ہے اس کے بعد اس مسئلہ پر تفصیلی اور جزئیاتی بحث کا مرحلہ ہے، مگر فی الحال اس مرحلہ میں قدم رکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں، ہاں اغذیہ دوائیہ کے سلسلہ میں دو باتیں ضرور قابل ذکر ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ چونکہ ہر دوا غذائی کی مقدار پیدائش یکساں نہیں ہوتی، لہٰذا ہر غذا دوائی کی مقدار استعمال اس کی مقدار پیدائش کے مطابق ہونی چاہئے۔ جو چیز جتنی زیادہ پیدا ہوتی ہے اس کا استعمال زائد ہونا چاہئے اور جو چیز کم پیدا ہوتی ہے اس کا استعمال کم ہونا چاہئے، اس تناسب کے خلاف اغذیہ دوائیہ کا استعمال بدن انسان کی صحیح ضرورت کے خلاف ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بنیادی غذاؤں کی جتنی مقدار استعمال میں مناسب کی کردینی چاہئے، خصوصیت سے پھلوں کے استعمال میں یہ غلطی کی جاتی ہے کہ ان کے ساتھ بنیادی غذا بھی پوری مقدار میں استعمال کرائی جاتی ہے، یہ وہ غلطی ہے جو انسان کو پورے طور پر اغذیہ دوائیہ کے فوائد سے مستفیض نہیں ہونے دیتی۔

اس موقع پر بعض اغذیہ دوائیہ کے استحالہ بہ خلط غالب کا مسئلہ بالاجمال زیر بحث آجانا چاہئے کیوں کہ یہ بھی اغذیہ دوائیہ کے استعمال کے قوی مانع ہے، بعض اغذیہ دوائیہ میں استحالہ بخلط غالب کا نقص حقیقت میں نقص نہیں ہے بلکہ یہ ایک فائدہ ہے جو نقصان کی صورت میں انسان کو حاصل ہوتا ہے لیکن یہ نقصان یا فائدہ صرف انہیں ابدان میں پیدا ہوتا ہے جن میں کوئی خلط یا غالب موجود ہو، اغذیہ دوائیہ بہرحال مستحیل بخلط غالب نہیں ہوتیں اور حفظ صحت کا غذائی نظام ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو مریض ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ قانون حفظ صحت بالمثل کو سمجھنے والوں نے اس

لئے غلط سمجھا کہ ان کے سامنے حفظ صحت اور اصلاح صحت کا فرق واضح نہیں تھا۔ انہوں نے دونوں باتوں کو ایک سمجھا اور اصلاح صحت کی مثالوں سے حفظ صحت کے قانون پر اعتراض کیا، اس خلط مبحث کا یہ نتیجہ ہے کہ متعدد جوابات کے باوجود بات بننے کے باوجود الجھتی چلی گئی ہے، محرورین کے لئے رمانیہ اور اجامیہ کے استعمال کی ضرورت اور مبردین کے لئے اغذیہ حارہ کا استعمال اور اسی نوعیت کے دیگر شوک سے قانون صحت بالمثل کو جو مجروح کیا گیا ہے یہ کسی طرح صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ان باتوں کا تعلق حفظ صحت سے کچھ بھی نہیں ہے، یہ اس کے دائرہ قانون سے خارج کی جاتی ہیں، یہ باتیں تو درحقیقت اصلاح صحت کے قانون کے ماتحت ہیں اور یہ قانون بالضد ہے، اس موقع پر ہمیں یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ خود متقدمین کے لٹریچر میں حفظ صحت اور اصلاح صحت کے جداگانہ اصولوں کی طرف واضح اشارہ موجود نہیں ہے، حتی کہ ابن ابی صادق نے قانون حفظ صحت بالمثل پر اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اس میں ٹھیک ٹھیک معتدل مزاج کے انسان کے لئے قانون اصلاح صحت کی ضرورت تسلیم نہیں کی ہے اور انداز سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے، ان کے نزدیک حفظ صحت کا غذائی نظام صرف اغذیہ مطلقہ پر ہی منحصر ہے، قانون حفظ صحت بالمثل کے بارے میں معترض کی غلط فہمی کی بنیاد یہی ہے۔

☆☆☆

ضروری اعلان

اجازت یافتہ شاگردوں کی لسٹ میں جناب غلام محمد پنڈت بنڈزوہ مسلم روحانی مرکز پلوامہ (کشمیر) کا فون نمبر غلط چھپ گیا ہے۔

صحیح نمبر یہ ہے:

9622764300

ادارہ طلسماتی دنیا دیوبند

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: اورنگ آباد

نام: کمال الدین قاسمی

نام والدین: شمیم آراء، رضی الدین

تاریخ پیدائش: ۱۹ر جون ۱۹۷۸ء

قابلیت: دارالعلوم دیوبند سے فراغت، ادیب کامل

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے دو حرف نقطے والے ہیں، باقی ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کے نام میں تین حروف آتشی، تین حروف خاکی، ۲ حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں آتشی اور خاکی حروف یکساں پوزیشن پر ہیں، البتہ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام آبی حرف سے شروع ہوکر بادی حرف پر ختم ہوجاتا ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ مرکب عدد ۱۵ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۸۶ ہیں۔

۶ کا عدد ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مرقع مانا گیا ہے۔ جن حضرات کا عدد ۶ ہوتا ہے ان کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ حضرات اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس عدد کے لوگ جہاں دیانت دار ہوتے ہیں وہاں یہ لوگ قابل اعتماد اور قابل بھروسہ بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ تعمیری کاموں میں بھی بہت دلچسپی لیتے ہیں، مگر منفی اور تخریبی کاموں سے انہیں بہت نفرت ہوتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ کنبہ پرور ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنے خاندان کو ہر معاملہ میں فوقیت دیتے ہیں اور خاندان کی خاطر کوئی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے، یہ لوگ صاحب کردار ہوتے ہیں اور اپنی آبرو کی بطور خاص حفاظت کرتے ہیں اور دوسروں کی آبرو اور عزت کا بھی انہیں پاس ہوتا ہے، کسی کی توہین اور تضحیک کرنا ان کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے۔ ۶ عدد کے لوگ جھگڑوں اور فسادات سے بہت دور رہتے ہیں، یہ لوگ ہر حال میں امن اور عافیت کو اہمیت دیتے ہیں ان میں عقل سوجھ بوجھ اور غور وفکر کا مادّہ بہت زیادہ ہوتا ہے، یہ لوگ فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ بے حد حساس ہوتے ہیں اس لئے بہت جلد دوسروں سے متاثر ہوجاتے ہیں، فطری طور پر یہ لوگ سخی اور فیاض ہوتے ہیں لیکن شاہ خرچی ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتی، کم آمدنی کے باوجود یہ لوگ دوسروں کی مدد دل کھول کر کرتے ہیں اور کثیر آمدنی کے باوجود فضول خرچی سے اپنی حفاظت کرتے ہیں، یہ لوگ خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں اور آخری حد تک یہ قناعت پسند بھی ہوتے ہیں، اگر حالات تنگی کا شکار ہوجائیں تو یہ لوگ بہت جلدی سے نہیں گھبراتے، صبر وضبط ان کی عادت ہوتی ہے، ان کی کوشش ہر حال میں یہ ہوتی ہے کہ بے قاعدگیوں سے دور رہیں، یہ لوگ اپنے پیروں کو اپنی چادر میں سمیٹنے کے عادی ہوتے ہیں، دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا ان کے لئے موت کے برابر ہوتا ہے۔ ۶ عدد کے لوگوں پر یہ ایک خامی ہوتی ہے کہ ان میں کسی قدر خودغرض ہوتے ہیں، یہ ہر حال میں اپنے مفادات کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی وجہ سے عیب جوئی اور نکتہ چینی بھی پیدا ہوجاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ان پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور ان سے بیزار ہوجاتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ ہمیشہ تندرست رہتے ہیں لیکن کھانے پینے میں بدپرہیزی کی وجہ سے کبھی کبھی ان کی صحت متاثر ہوجاتی ہے، لین دین میں انہیں ذرّے ذرّے کا خیال رہتا ہے، حساب وکتاب کے معاملے میں یہ بہت چوکنا رہتے ہیں، یہ نہ کسی کو ایک پیسہ زیادہ دیتے ہیں اور نہ کسی سے ایک پیسہ زیادہ وصول کرتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگ کبھی کبھی بہت تنگ دست دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کی خوبی یہ ہے کہ اپنی زبان سے اپنی تنگ دستی کا رونا کسی سے نہیں روتے،

دراصل یہ لوگ بہت احتیاط سے زندگی گزارتے ہیں اور ان کی احتیاط دوسروں کا محتاج ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ لوگوں کو پڑھنے اور ان کی فطرت سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اس لئے اکثر لوگوں سے دھوکہ کھاجاتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ کچھ خوشامد پسند بھی ہوتے ہیں اس لئے اکثر منافقین اور مکار قسم کے لوگ ان کے اردگرد جمع ہوجاتے ہیں اور ان کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگوں کے لئے وہ ملازمت بہتر ہوتی ہے جس میں انہیں ایمانداری اور ذمہ داری نبھانے کا موقع ملے، ایسی ملازمت میں وہ اپنے وقار اور اپنی ساکھ کو عمر بھر بحال رکھنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ خوش مزاج اور رحم دل بھی ہوتے ہیں، لوگوں کی دلجوئی کرنے کی انہیں ایک رغبت سی ہوتی ہے اور کسی کی مدد کرکے انہیں راحت محسوس ہوتی ہے، اگر کسی خاص وجہ سے یہ کسی کی مالی مدد نہیں کرپاتے تو اس کو اپنے اخلاق سے اس درجہ تسلی دیدیتے ہیں کہ اس کی آدھی پریشانی ختم ہوجاتی ہے چونکہ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خوبیاں آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ حسن اخلاق اور حسن کلام کی دولتوں سے بہرہ ور ہوں گے لیکن چونکہ آپ ہر کس وناکس پر بھروسہ کرتے ہیں اس لئے آپ کو اکثر لوگوں سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور آپ کی شخصیت بھی بری طرح مجروح ہوجاتی ہے، آپ کو خوشامدی لوگوں سے دور رہنا چاہئے یہ لوگ آپ کو من چاہا نقصان پہنچانے میں کامیاب رہتے ہیں اور آپ کے خاص رازوں سے بھی واقف ہوجاتے ہیں، دوستوں اور دشمنوں میں بھی تمیز نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو کئی بار بڑے بڑے صدمات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آج کے بعد آپ کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ آپ اس طرح کے صدمات نہ جھیلیں جس طرح کے صدمات آپ ابھی تک جھیلتے آئے ہیں آپ اپنے اندر یہ تمیز پیدا کریں کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ دشمن کون ہے اور دوست کون، کون آپ کا آپ کا خیر خواہ اور کون بدخواہ، خرچ کے معاملے میں آدمی کو محتاط رہنا چاہئے لیکن اتنا بھی نہیں کہ لوگوں کو کھلنے لگے، آپ کسی قدر دل کے کمزور ہیں اور آپ کی یہ کمزوری آپ کو بزدلی کی طرف لے جاتی ہے اور بزدلی کی وجہ سے انسان برے لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ آپ کو اللہ نے جن خوبیوں سے نوازا ہے، ان کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ ہر آن جرأت اور ثابت قدمی کا ثبوت دیں اور برے لوگوں کے ساتھ مفاہمت کرنے کی غلطی کبھی نہ کریں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ۴ ہے، ۴ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ ۹ عدد کے لوگ بھی آپ سے آخری حد تک تعلقات نبھائیں گے۔ ۳ عدد کے لوگ بھی آپ سے جم کر دوستی کریں گے اور آپ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ ۲، ۵، ۷ عدد کے لوگ عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ اچھا برا سلوک کریں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان، ایک اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں ان اعداد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے ہمیشہ مضر ثابت ہوں گی۔ ان اعداد کی چیزوں اور شخصیتوں سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے، یہ عدد خوش بختی اور خوشیوں کی علامت مانا گیا ہے، لیکن یہ عدد اگر تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ہو تو پھر یہ کنجوسی کی طرف اشارہ کرتا ہے چونکہ آپ کا مرکب عدد آپ کے نام سے بنا ہے اس لئے یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی مقناطیسیت موجود ہے جو لوگوں کو آپ کا گرویدہ ہونے پر مجبور کرتی ہے، آپ کو بطور خاص ان اعداد سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ۱، ۸، ۱۷، ۲۶ یہ اعداد آپ کے لئے ہمیشہ ضرر رساں ثابت ہوں گے۔

آپ کا اسم اعظم "حکیم" ہے، عشاء کے بعد ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اسم اعظم کا ورد آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا اور آپ کے لئے اس ورد کی برکت کامیابی کی نئی نئی راہیں کھلتی رہیں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں کوئی بھی کام شروع کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اپنے خاص کاموں کو اگر آپ بدھ کے دن انجام دیا

کریں تو بہتر ہوگا، بشرطیکہ بدھ کا دن غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، جمعہ اور اتوار کا دن بھی ہمیشہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، ان دنوں میں بھی آپ اپنے اہم کام کر سکتے ہیں، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے غیر مبارک ثابت ہوگا اس دن اپنے خاص کام کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ ناکامی سے دوچار ہوں گے۔

پکھراج، ہیرا اور یاقوت آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کوئی بھی پتھر آپ ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں، انشاء اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے لئے خوش بختی کے راستے ہموار ہوں گے۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں اور ہرگز ہرگز غفلت اور تساہل سے کام نہ لیں، عمر کے کسی بھی دور میں درد کمر، پھیپھڑوں کے امراض، پٹھوں کا درد، ہڈیوں کی تکالیف، جوڑوں کا درد اور اعصابی کھنچاؤ کی شکایت ہو سکتی ہے، تربوز، خربوزہ، انار، سیب، خوبانی، زیتون اور پودینہ وغیرہ آپ کی صحت کو بحال رکھنے میں ہمیشہ مفید ثابت ہوں گے، وقتاً فوقتاً ان غذاؤں کا استعمال کرتے رہیں، تاکہ آپ کی تندرستی بحال رہیں۔

کتھئی اور زرد رنگ آپ کے مبارک رنگ میں ان رنگوں کو کسی بھی طرح استعمال کرنے سے آپ کی صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا اور آپ سکون اور راحتوں سے بہرہ ور رہیں گے۔

آپ کے نام میں ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۲۶ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۱۹۲ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر حال مفید ثابت ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۷	۵۱	۵۴	۴۰
۵۳	۴۱	۴۶	۵۲
۴۲	۵۶	۴۹	۴۵
۵۰	۴۴	۴۳	۵۵

آپ کے مبارک حروف ک اور ق ہیں، ان سے شروع ہونے والی چیزیں اور مقامات آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی اور آپ کی ترقی کا ذریعہ بنیں گی۔

آپ کا مفرد عدد ۶ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ علم دوست قسم کے انسان ہیں، کسی کا علم، فن اور قابلیت آپ کو بہت متاثر کرتی ہے، آپ خود بھی صاحب علم ہیں اور آپ صاحب علم لوگوں سے انسیت رکھتے ہیں آپ حسن پسند بھی ہیں لیکن آپ ظاہری حسن کے مقابلے میں باطنی حسن کو اہمیت دیتے ہیں، آپ کو روحانیت سے خاص لگاؤ ہے اس لئے آپ عکس ظاہر کے مقابلے میں ہمیشہ عکس باطن پر اپنی توجہ مبذول رکھتے ہیں، کچھ خامیوں کو اگر نظر انداز کر دیا جائے تو آپ کی شخصیت ایک بے مثال شخصیت ہے اور آپ ہمیشہ اپنی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے اپنے ہمعصروں میں ممتاز رہیں گے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: مقناطیسیت، حد درجہ جذبہ موافقت، امید پرستی، قدرتی مناظر سے دل بستگی، علمی رجحانات سے لگاؤ، خود اعتمادی، خودداری اور غیرت مندی وغیرہ، ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں جو یہ ہیں، عیب جوئی، نکتہ چینی، لااعتباری، خودغرضی، کنجوسی، قوت ارادی کی کمی وغیرہ۔

اس دنیا کے تجربات وشواہد یہ بتاتے ہیں کہ اچھا انسان وہ مانا جاتا ہے کہ اس میں خامیوں کے مقابلے میں خوبیاں زیادہ ہوں، ہر انسان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی خوبیاں دن بہ دن بڑھتی رہیں اور روز بروز اس کی خامیاں کم ہوتی رہیں۔ ہم نے آپ کی کچھ خامیوں کی طرف اشارہ کیا ہے، اگر آپ نے ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑا لیا تو پھر آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور پھر آپ ایک بے نظیر انسان بن جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	۶	۹۹
		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس

بات کی علامت ہے کہ آپ کا شعور اور ادراک کافی بڑھا ہوا ہے اور آپ کے اندر گفتگو کرنے کی اچھی صلاحیت موجود ہے، آپ کی قوت حس بھی بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قدرتی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے اور ہمیشہ محروم کے محروم ہی رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں زیادہ حساس ہونا چاہئے، چونکہ آپ خود ذکی الحس ہیں اس لئے دوسروں کے جذبات کو اہمیت دینا آپ کے لئے ضروری ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی علمی کاموں سے عدم دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور خاصی لاپرواہی برتتے ہیں جب کہ آپ اور دوسرے معاملات میں ہمیشہ پوری طرح چوکنا اور بیدار رہتے ہیں، آپ کی یہ لاپرواہی آپ کو خاصا نقصان پہنچاتی ہے اور آپ کے لئے نت نئی الجھنوں کا سبب بنتی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور اکثر معاملات میں آپ افراط وتفریط کا شکار ہوجاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۶ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ پرامن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں اور آپ کو اپنے گھر کی زیب وزینت سے بہت لگاؤ ہے لیکن اس کے لئے آپ پیسے کی بربادی سے ہمیشہ گریز کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں احتیاط کے ساتھ پیسے خرچ کرتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل والنصاف کے قائل ہیں کسی بھی معاملہ میں کسی کے ساتھ بھی آپ کو ناانصافی برداشت نہیں ہوتی

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ حد سے زیادہ نفاست پسند ہیں اور پاکیزگی اور طہارت کو بہت اہمیت دیتے ہیں، آپ کو ہر طرح کی گندگی اور غلاظت سے بہت وحشت ہوتی ہے اور آپ بدبو سے بھی بہت نفرت کرتے ہیں، خوشبو آپ کو عزیز ہے اور مختلف قسم کے عطریات کو آپ محبوب رکھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا دوبار آنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبۂ غیر سگالی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور محبت آپ کی کمزوری بھی ہے، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے دوستوں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، زندگی میں بیشمار انقلابات کے باوجود آپ کا سر ایسے دوستوں میں ہمیشہ اونچا رہے گا۔

آپ کے چارٹ میں صرف ایک لائن مکمل ہے، دو لائن ادھوری ہیں، لیکن آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن بالکل خالی بھی نہیں ہے، جو اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کی زندگی میں اگرچہ ادھورا پن موجود رہے گا لیکن یہ ادھورا پن آپ کے لئے کوئی خاص مشکلات پیدا نہیں کر سکے گا۔

قسط نمبر: ۱۵

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

ایک بار آپ نے سات دن تک صرف پانی سے روزہ کھولا، گھر میں کھانے کے لئے روٹی کا ایک لقمہ بھی نہیں تھا، افطار کا وقت قریب تھا کہ حضرت رابعہ بصریؒ پر بھوک کا غلبہ ہوا، نفس نے آپ سے فریاد کی۔

"رابعہ! آخر تو کب تک مجھے بھوکا رکھے گی۔"

ابھی آپ کے دل میں یہ خیال گزرا ہی تھا کہ کسی شخص نے دروازے پر دستک دی، آپ باہر تشریف لائیں تو ایک نیاز مند کھانا لئے کھڑا تھا۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے کھانا قبول کرلیا اور نفس سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "میں نے تیری فریاد سن لی ہے، کوشش کروں گی کہ تجھے مزید اذیت نہ پہنچے۔"

یہ کہہ کر آپ نے کھانا فرش پر رکھ دیا اور خود چراغ جلانے اندر چلی گئیں، واپس آئیں تو دیکھا کہ ایک بلی نے کھانے کے برتن الٹ دیئے تھے اور زمین پر گرا ہوا کھانا کھا رہی تھی۔ حضرت رابعہ بصریؒ بلی کو دیکھ کر مسکرائیں۔ "شاید یہ تیرے ہی لئے بھیجا گیا تھا، اطمینان سے کھالے۔"

افطار کا وقت قریب ہو چکا تھا، حضرت رابعہ بصریؒ نے چاہا کہ پانی ہی سے افطار کرلیں، اتنے میں تیز ہوا کا جھونکا چلا اور چراغ بجھ گیا۔ حضرت رابعہ بصریؒ اندھیرے میں آگے بڑھیں، اتفاق سے پانی کا برتن بھی ٹوٹ گیا اور سارا پانی زمین پر بہہ گیا، عجیب صورت حال تھی، بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔

"الٰہی! یہ کیا راز ہے؟ میں گناہ گار نہیں جانتی کہ تیری رضا کیا ہے؟"

جواب میں ایک صدائے غیب سنائی دی۔ "اے میری محبت کا دم بھرنے والی! اگر تو چاہتی ہے کہ تیرے لئے دنیا کی نعمتیں وقف کردوں تو پھر میں تیرے دل سے اپنا غم واپس لے لوں گا، کیوں کہ میرا غم اور دنیا کی نعمتیں ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اے رابعہ! تیری بھی ایک مراد ہے اور میری بھی ایک مراد ہے، تو بتا کہ دونوں مرادیں ایک جگہ کیسے رہ سکتی ہیں۔"

حضرت رابعہ بصریؒ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ آواز سنی تو دنیا سے ہمیشہ کے لئے منہ موڑ لیا اور ساری امیدیں ترک کردیں، اس کے بعد میں نے ہر نماز کو آخری نماز سمجھا۔

☆☆☆

ایک بار حضرت سفیان ثوریؒ حضرت رابعہ بصریؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے۔ "رابعہ! آج تم مجھے وہ باتیں بتاؤ جو تم نے کسی کتاب یا عالم کے ذریعہ حاصل نہ کی ہوں بلکہ وہ براہ راست تم تک پہنچی ہوں۔"

"حضرت رابعہ بصریؒ کچھ دیر تک غور کرتی رہیں، پھر آپ نے امام وقت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "ایک بار میں نے اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے ہاتھ سے بٹی ہوئی چند رسّیاں فروخت کیں، خریدار نے مجھے دو درہم دیئے تو میں نے ایک درہم ایک ہاتھ میں لیا اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں، مجھے ڈر تھا کہ ایک ہی ہاتھ میں دونوں درہم لینے سے کہیں میں گمراہ نہ ہوجاؤں۔" اس بات سے حضرت رابعہ بصریؒ کا اشارہ کثرت مال کی طرف تھا۔

ایک بار آپ نے کسی شخص کو چند سکّے دے کر فرمایا۔ "میرے لئے بازار سے جاکر کمبل خرید لاؤ۔"

اس شخص نے عرض کیا۔ "مخدومہ! آپ کو سفید کمبل درکار ہے یا سیاہ؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے ناخوشگوار لہجے میں فرمایا۔ "پیسے واپس دیدو، ابھی کمبل خریدا نہیں اور سیاہ سفید کا جھگڑا شروع ہوگیا۔" پھر اس شخص سے پیسے واپس لے کر اپنی خادمہ کو دے دیئے اور فرمایا کہ انہیں جاکر دریا میں پھینک آؤ، ان تمام واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ دنیا اور اہل دنیا سے کس قدر بے نیازانہ تعلق رکھتی تھیں۔

ایک بار کسی شخص نے برسر مجلس آپ سے سوال کیا۔ "آپ کہاں

سے آئی ہیں؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"اس جہان سے۔"

"اور کہاں جائیں گی؟" اسی شخص نے دوسرا سوال کیا۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"اسی جہان میں۔"

پھر جب آپ سے پوچھا گیا کہ اس جہاں میں کیا کرتی ہیں تو فرمانے لگیں۔"میں افسوس کے سوا کچھ نہیں کرتی۔"

پوچھنے والے نے پوچھا کہ آپ کس بات پر افسوس کرتی ہیں تو حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔

"اس جہان کی روٹی کھا کر اس جہان کا کام کرتی ہوں۔"

پھر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے کہا۔"آپ کی زبان میں عجیب مٹھاس ہے، اس لئے آپ مسافر خانہ کی محافظت کے لائق ہیں۔"

اس شخص کی بات سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"میں یہی کام تو کر رہی ہوں، جو کچھ میرے اندر ہے اسے باہر کرتی ہوں اور جو باہر ہے اسے اندر آنے نہیں دیتی، کون آتا ہے اور کون جاتا ہے، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، میں دل کو محفوظ رکھتی ہوں نہ کہ مٹی (جسم) کو۔"

حضرت رابعہ بصریؒ عشق الٰہی میں اس قدر غرق رہتی تھیں کہ خوشی اور غم اپنی حیثیت کھو بیٹھے تھے، عبادت کے بارے میں آپ کا طرز فکر بڑا عجیب تھا، آپ خوف اور طمع سے بے نیاز ہو کر اپنے خالق کو پکارتی تھیں۔

ایک بار آپ پر جذب کی کیفیت طاری تھی۔ اہل بصرہ نے دیکھا کہ آپ ایک ہاتھ میں آگ اور دوسرے ہاتھ میں پانی لئے بھاگی چلی جارہی ہیں لوگوں نے حضرت رابعہ بصریؒ کو اس حال میں دیکھا تو پوچھا۔

"یہ کیا ہے؟ آپ کہاں جارہی ہیں؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"میں اس پانی سے دوزخ کی آگ کو بجھانے چلی ہوں کہ لوگ اسی کے خوف سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

"اور یہ آگ کس لئے ہے؟" لوگوں نے پوچھا۔

"میں اس آگ سے جنت کو پھونک ڈالنا چاہتی ہوں تاکہ جو لوگ جنت کی لالچ میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں، انہیں جنت نہ مل سکے۔"

یہ حضرت رابعہ بصریؒ کا اپنا انداز فکر تھا جسے جذب و مستی کی کیفیت سے تعبیر کیا جاتا ہے ورنہ خوف و طمع دونوں حالتوں میں اللہ کی عبادت جائز ہے۔ قرآن حکیم میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

ایک بار حضرت رابعہ بصریؒ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگ رہی تھیں۔

"اے میرے معبود! اگر میں تیری عبادت دوزخ کے خوف سے کرتی ہوں تو مجھے دوزخ ہی میں ڈال دینا اور اگر میری ریاضت حصول جنت کے لئے ہے تو اسے مجھ پر حرام کر دینا اور اگر میں صرف تیرے ہی لئے تیری پرستش کرتی ہوں تو تو مجھے اپنے دیدار سے ہرگز محروم نہ رکھنا۔" یہی وہ عشق ہے جس نے حضرت رابعہ بصریؒ کو ولایت کے منصب تک پہنچایا اور پھر آپ کا نام قیامت تک کے لئے محبت کی علامت بن کر رہ گیا۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے ساری زندگی تجرد کے عالم میں گزاری، اس زمانہ کے کچھ لوگوں نے آپ کی اس روش پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔"آپ خود کو عارفہ کہتی ہیں مگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اس معروف سنت پر عمل نہیں کرتیں۔"

جواب میں حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"مجھے تین باتوں کا اندیشہ ہے، اگر تم مجھے ان اندیشوں سے نجات دلا دو تو میں آج ہی نکاح کرلوں گی۔ میرا پہلا اندیشہ یہ ہے کہ مرتے وقت ایمان سلامت لے جاؤں گی یا نہیں؟ دوسرا یہ کہ میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں؟ تیسرا یہ کہ قیامت کے دن ایک گروہ کو دائیں طرف سے بہشت میں داخل کیا جائے گا اور دوسرے گروہ کو بائیں طرف سے دوزخ میں، تم لوگ بتاؤ کہ میں کس طرف ہوں گی؟"

حضرت رابعہ بصریؒ کے تینوں سوالوں کے جواب میں لوگوں نے کہا۔"ہمیں کچھ نہیں معلوم، بس اللہ ہی بہتر جانتا ہوں کہ کس کا کیا حشر ہوگا؟"

لوگوں کا جواب سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے انتہائی پرسوز لہجے میں فرمایا۔"تم خود ہی بتاؤ کہ جس عورت کو اس قدر غم ہوں وہ شوہر کی خواہش کس طرح کر سکتی ہے؟"

حضرت رابعہ بصریؒ بڑے حکیمانہ انداز میں گفتگو فرماتی تھیں، یہاں تک کہ بڑے بڑے صاحبان علم آپ کے حضور میں عاجز رہ جاتے تھے، ایک بار کسی شخص نے آپ کی گوشہ نشینی پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"ذرا باہر نکل کر دیکھئے کہ کیسی بہار آئی ہوئی ہے؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے بے ساختہ فرمایا۔"میرا کام صانع کو دیکھنا ہے، اس کی صنعت کو نہیں۔"

ایک بار ایک شخص نے آپ کی مجلس میں حاضر ہوا جس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی، آپ نے سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس کے سر میں درد ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے دوبارہ پوچھا کہ اس کی عمر کیا ہے؟ جواب میں اس شخص نے کہا کہ اس کی عمر تیس سال ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے تیسرا سوال کیا کہ وہ اس عرصے میں بیمار رہا یا تندرست؟ اس شخص نے عرض کیا کہ وہ اس دوران کبھی بیمار نہیں ہوا۔

اس شخص کا جواب سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ ''تم تیس سال تک تندرست رہے مگر اس عرصہ میں ایک دن بھی شکریہ ادا کرنے کے لئے اپنے سر پر پٹی نہیں باندھی مگر آج ذرا سی دیر کے لئے بیمار ہوئے تو اپنے مالک کی شکایت کرنے کے لئے فوراً سر پر رومال باندھ لیا۔''

آپ کی بات سن کر وہ شخص نہایت شرمندہ ہوا۔

ایک بار کچھ اہل علم جو آپ کی شہرت و محبوبیت سے حسد رکھتے تھے مجلس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ''اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت بخشی ہے، ہمیشہ مرد ہی کو نبی یا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آج تک کسی عورت کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔''

ان لوگوں کی بات سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ ''بے شک یہی اللہ کا نظام ہے مگر ایک بات پر غور سے سن لو کہ مردوں ہی نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے، کسی عورت نے آج تک یہ نہیں کہا کہ میں تمہارا بڑا رب ہوں۔'' حضرت رابعہ بصریؒ کا اشارہ فرعون مصر کی طرف تھا جو خدائی کے بلند بانگ دعوے کیا کرتا تھا۔

حضرت رابعہ بصریؒ شاعری بھی کیا کرتی تھیں، آپ کا سارا کلام کیفیات عشق سے معمور ہے، ایک مقام پر فرماتی ہیں۔

''اے نفس! تو اپنے اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس کی نافرمانی بھی کرتا رہتا ہے، اس سے بڑھ کر بھی کوئی عجیب بات ہو سکتی ہے۔''

ایک اور مقام پر فرماتی ہیں۔ ''میں تجھ سے محبت کرتی ہوں، دو طرح کی محبت ایک محبت ہے آرزو اور تمنا کی اور دوسری محبت ہے صرف تیری ذات کی، میری وہ محبت جو آرزو اور تمنا سے لبریز ہے وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی، مگر وہ محبت جو صرف تیری ذات سے ہے، اسی محبت کا واسطہ، حجاب کو دور کر دے تا کہ آنکھیں تیرا جلوہ دیکھ سکیں۔''

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔ ''رابعہ بصریؒ نے اپنے اشعار میں غرض اور آرزو کی جس محبت کا ذکر کیا ہے، اس سے مراد اللہ کا احسان اور انعام ہے جو وہ اپنے بندوں پر روا رکھتا ہے اور جس حب ذات الٰہی کی بات کی ہے، اس سے مراد دیدار خداوندی کی محبت ہے جس کا نظارہ ان کے دل کی آنکھوں نے کیا اور یہی محبت سب سے بہتر اور برتر ہے۔ جمال ربوبیت کی لذت بجائے خود سب سے بڑی چیز ہے، اس کے متعلق حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے صالح بندوں کو وہ چیز دیتا ہے جسے عام آنکھیں دیکھ سکتی ہیں، نہ عام کان سن سکتے ہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزر سکتا ہے۔''

محبت کا یہ آبشار ۸۸ برس تک جاری رہا۔ حضرت رابعہ بصریؒ ۱۸۵ھ میں اس طرح دنیا سے رخصت ہوئیں جیسے باد نسیم کا کوئی جھونکا تیزی سے گزر جائے، وفات سے تھوڑی دیر قبل بصرہ کے کچھ لوگ عیادت کے لئے حاضر ہوئے، حضرت رابعہ بصریؒ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔

''فرشتوں کے لئے راستہ چھوڑ دو۔''

لوگ باہر چلے گئے تو آپ نے بستر سے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا، کچھ دیر تک بات کرنے کی آوازیں آتی رہیں، پھر جب خاموشی چھا گئی تو لوگوں نے دروازہ کھولا۔ حضرت رابعہ بصریؒ دنیا سے رخصت ہو چکی تھیں، لوگوں نے اشکبار آنکھوں سے دیکھا، محبت کا نغمۂ سرمدی خاموش ہو چکا تھا مگر اس کا سوز اہل دل کو آج بھی اسی شدت سے محسوس ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے جون کا شمارہ نہیں چھپے گا۔ جون جولائی کا مشترکہ شمارہ انشاء اللہ شوال کے مہینہ میں آئے گا۔

ایجنٹ حضرات اور قارئین یہ بات نوٹ کر لیں۔

اعلان کنندہ

موبائل نمبر: 09756726786

۲۰۱۸ء میں دجالی فتنہ کا عروج

دجال یہودی نسل سے ہوگا جس کا قد ٹھگنا ہوگا، دونوں پاؤں ٹیڑھے ہوں گے۔ جسم پر بالوں کی بھرمار ہوگی، رنگ سرخ یا گندمی ہوگا سر کے بال حبشیوں کی طرح ہوں گے، ناک چونچ کی طرح ہوگی، بائیں آنکھ سے کانا ہوگا دائیں آنکھ میں انگور کے بقدر ناخنہ ہوگا۔ اس کے ماتھے پر ک، ا، ف، ر لکھا ہوگا۔ ہر مسلمان بآسانی پڑھ سکے گا، اس کی آنکھ سوئی ہوگی مگر دل جاگتا رہے گا کہ شروع میں وہ ایمان واصلاح کا دعویٰ کرکے اٹھے گا، لیکن جیسے ہی تھوڑے بہت متبعین میسر ہوں گے وہ نبوت اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کی سواری بھی اتنی بڑی ہوگی کہ اس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ہی چالیس گز کا ہوگا۔ ایک قدم تاحد نگاہ مسافت کو طے کر لے گا دجال پکا جھوٹا اور اعلیٰ درجہ کا شعبدے باز ہوگا، اس کے پاس غلوں کے ڈھیر اور پانی کی نہریں ہوں گی، زمین میں مدفون تمام خزانے باہر نکل کر شہد کی مکھیوں کی مانند اس کے ساتھ ہولیں گے۔

جو قبیلہ اس کی خدائی پر ایمان لائے گا دجال اس پر بارش برسائے گا جس کی وجہ سے کھانے پینے کی چیزیں ابل پڑیں گی درختوں پر پھل آجائیں گے، کچھ لوگوں سے آکر کہے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپوں کو زندہ کردوں تم کیا میری خدائی کا اقرار کروگے؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے۔ اب دجال کے شیطان ان لوگوں کے ماں باپوں کی شکل لے کر نمودار ہوں گے۔ نتیجتاً بہت سے افراد ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اس کی رفتار آندھیوں سے زیادہ تیز اور بادلوں کی طرح رواں ہوگی، وہ کرشموں اور شعبدہ بازیوں کو لے کر دنیا کے ہر ہر چپہ کو روندے گا، تمام دشمنانِ اسلام اور دنیا بھر کے یہودی امت مسلمہ کے بغض میں اس کی پشت پناہی کررہے ہوں گے۔ وہ مکہ معظمہ میں گھسنا چاہے گا مگر فرشتوں کی پہرہ داری کی وجہ سے ادھر گھس نہ پائے گا اس لئے نامراد وذلیل ہوکر واپس مدینہ منورہ کا رخ کرے گا،

اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔ لہٰذا یہاں پر بھی منہ کی کھانی پڑے گی۔ انہی دنوں مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس سے گھبرا کر بہت سارے بے دین شہر سے نکل کر بھاگ نکلیں گے، باہر نکلتے ہی دجال انہیں لقمہ تر کی طرح نگل لے گا۔

آخر ایک بزرگ اس سے بحث ومناظرہ کے لئے نکلیں گے اور خاص اس کے لشکر میں پہنچ کر اس کی بابت دریافت کریں گے لوگوں کو اس کی باتیں شاق گزریں گی لہٰذا اس کے قتل کا فیصلہ کریں گے، مگر چند افراد آڑے آکر یہ کہہ کر روک دیں گے کہ ہمارے خدادجال کی اجازت کے بغیر اس کو قتل نہیں کیا جاسکتا ہے، چنانچہ اس بزرگ کو دجال کے دربار میں پیش کیا جائے۔ جہاں پہنچ کر یہ بزرگ چلا اٹھیں گے کہ میں نے پہچان لیا کہ تو ہی دجال ملعون ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تیرے ہی خروج کی خبر دی تھی۔ دجال اس خبر کو سنتے ہی آپے سے باہر ہوجائے گا اور اس قتل کرنے کا فیصلہ کرے گا درباری فوراً اس کے دو ٹکڑے کردیں گے، دجال اپنے حواریوں سے کہے گا کہے گا اب اگر میں اس کو دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تم کو میری خدائی کا پختہ یقین ہوجائے گا۔ یہ دجالی گروپ کہے گا کہ ہم تو پہلے ہی سے آپ کو خدا مانتے ہوئے آرہے ہیں، البتہ اس معجزہ سے ہمارے یقین میں اور اضافہ ہوجائے گا۔

دجال اس بزرگ کے دونوں ٹکڑوں کو اکٹھا کرکے زندہ کرنے کی کوشش کرے گا ادھر وہ بزرگ بوجہ حکم الٰہی کھڑے ہوجائیں گے اور کہیں گے اب تو مجھے اور زیادہ یقین آگیا کہ تو ہی دجال ملعون ہے وہ جھنجلا کر دوبارہ انہیں ذبح کرنا چاہے گا لیکن اب اس کی قدرت سلب کرلی جائے گی دجال شرمندہ ہوکر انہیں اپنی جہنم میں جھونک دے گا لیکن یہ آگ ان کے لئے ٹھنڈی اور گلزار بن جائے گی، اس کے بعد وہ

شام کا رخ کرے گا لیکن دمشق پہنچنے سے پہلے ہی حضرت مہدی علیہ السلام وہاں آ چکے ہوں گے۔ دجال دنیا میں صرف چالیس دن رہے گا ایک دن ایک سال دوسرا ایک مہینہ اور تیسرا ایک ہفتہ کے برابر ہوگا بقیہ معمول کے مطابق ہوں گے، امام مہدی علیہ السلام دمشق پہنچتے ہی زور شور سے جنگ کی تیاری شروع کر دیں گے لیکن صورت حال بظاہر دجال کے حق میں ہوگی، کیونکہ وہ اپنے مادری وافرادی طاقت کے بل پر پوری دنیا میں دھاگ بٹھا چکا ہوگا اس لئے عسکری طاقت کے اعتبار سے تو اس کی شکست بظاہر مشکل ہوگی مگر اللہ کی تائید اور نصرت کا سب کو یقین ہوگا۔

حضرت مہدی علیہ السلام اور تمام مسلمان اسی امید کے ساتھ دمشق میں دجال کے ساتھ جنگ کی تیاریوں میں ہوں گے۔ تمام مسلمان نمازوں کی ادائیگی دمشق کی قدیم شہرآفاق مسجد میں جامع اموی میں ادا کرتے ہوں گے۔ ملی شیرازہ، لشکر کی ترتیب اور یہودیوں کے خلاف صف بندی کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ مہدی علیہ السلام دمشق اس کو اپنی فوجی سرگرمیوں کا مرکز بنائیں گے۔ اور اس وقت یہی مقام ان کا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔

امام مہدی علیہ السلام ایک دن نماز پڑھانے کے لئے مصلے کی طرف بڑھیں گے، عین اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، نماز سے فارغ ہو کر لوگ دجال کے مقابلے کے لئے نکلیں گے دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ایسا گھلنے لگے گا جیسے نمک میں پانی گھل جاتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے اور حالت یہ ہوگی کہ شجر و حجر آواز لگائیں گے کہ اے روح اللہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، چنانچہ وہ دجال کے چیلوں میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ پھر وہ صلیب کو توڑیں گے یعنی صلیب پرستی ختم کریں گے خنزیر کو قتل کر کے جنگ کا خاتمہ کریں گے اور اس کے بعد مال و دولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگ ایسے دین دار ہو جائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا۔

(مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی، طبرانی، حاکم، احمد)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

خاتمہ ہر مرض

آیت قرآنی : فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (سورۂ یوسف پارہ نمبر ۱۳)

طریقہ عمل: اس کلام کا عامل بننے کے لئے چالیس روز تک جلالی جمالی پرہیز کے ساتھ اس کلام پاک کو عشاء کی نماز کے بعد دو نفل برائے ایصال ثواب جملہ مومنین مومنات ادا کر کے تمام ارواح کو ثواب پہنچائے، پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور تین ہزار ایک سو پچیس بار یہ کلام پڑھے، پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اس عمل کو کرنے سے پہلے پانچ کلو کم از کم چاول پکا کر تمام بزرگوں کو اور مؤکلات کلام کہہ کر تقسیم کرے عامل ہوگا، پھر روزانہ کم از کم ایک تسبیح ورد رکھے تاکہ عمل قابو میں رہے۔ جب مریض آئے تو سوا کلو گوشت منگوا کر مریض اور اپنے درمیان رکھے، اس کلام کو تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے اور تین سو تیرہ بار پانی پر دم کر کے مریض کو دن میں کئی بار پینے کی ہدایت کرے، یہ طریقہ سات دن یا گیارہ دن کرے، پہلے دن مریض کو شفاء کے اثرات معلوم ہوں گے، صدقہ مریض روزانہ کرتا رہے، حسب توفیق زیادہ خطرناک مرض ہو تو بکرا ذبح کر کے یتیموں، غریبوں میں گوشت تقسیم کر کے یہ عمل کرے، لاعلاج مریض کے درست ہونے کے لئے اثرات ہوں گے، اگر عام آدمی بغیر عمل کے اس کلام کو پڑھ کر دم کرنا چاہے تو پہلے سوا کلو گوشت ویران جگہ ڈال آئے، پھر گھر آ کر وضو کرے، دو نفل ایصال ثواب ہر رکعت میں قل شریف گیارہ بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد ایک تسبیح درود ابراہیمی پڑھے، پھر دو ہزار بار یہ کلام مریض پر دم کرے اور ایک ہزار بار دوائی پر دم کر کے مریض کو استعمال کرنے کے لئے دے، یہ طریقہ گیارہ دن کرے، مریض کے صحت یابی کے اثرات ظاہر ہوں گے لیکن گوشت روزانہ غریبوں میں تقسیم کرے یا ویرانا یا قبرستان درختوں کی جڑوں کے پاس رکھ دیا کرے، تھوڑا تھوڑا کر کے زبردست اثرات ظاہر ہوں گے، عملیات کے منکر یہ عمل کرکے ملاحظہ کریں، قوت کلام میں کتنی پاور ہے۔

سورۃ قریش پڑھنے کے فوائد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ○ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ ○ فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ○ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ○

ترجمہ: قریش کے مانوس کرنے کے سبب یعنی ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب لوگوں کو چاہئے کہ اس نعمت کے شکر میں اس گھر کے مالک کی طرف عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کھلایا اور خوف میں امن بخشا (لفظی ترجمہ)

آئیں از روعلم جفر معلوم کرتے ہیں اس سورہ کے پڑھنے کے کیا فائدے ہیں، سورہ قریش کی مفرد حرف میں یعنی الگ الگ کر کے لکھیں بعد میں سوال کے حروف کو اسی طرح الگ الگ لکھیں۔ ملاحظہ کیجئے، سمجھنے کی کوشش کریں، عمل کریں تاکہ مستفید ہوں۔ مثلاً اس ورت ق ر ی ش ل ی ا ی ل اف ق ر ی ش ا ی ل اف ھ م ر ح ل ت ہ ا ل ش ت اء وا ل ص ی ف ف ل ی ع ب د وا ر ب ھ ا ذ ا ا ل ب ی ت ا ل ذ ی اط ع م ھ م م ن ج و ع وا م ن ھ م م ن خ و ف ب ر ھ ن ی ک ی ک ی اف وا ء ھ ی ن۔ اب از روعلم جفر کے قوائد کے مطابق ہر ساتواں حرف لیتے جائیں۔ آخر میں کچھ حروف جو سات سے کم ہوں چھوڑ دیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

ہم مرتبہ حروف درج ذیل ہیں

۱	۱۰	۱۰۰	۱۰۰۰	۲	۲۰	۲۰۰	۳	۳۰	۳۰۰	۴	۴۰	۴۰۰	۵	۵۰	۵۰۰
ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ہ	ن	ث
۶	۶۰	۶۰۰	۷	۷۰	۷۰۰	۸	۸۰	۸۰۰	۹	۹۰	۹۰۰				
و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ				

منتخب حروف: ر ل ا ح ت ی و ز ا م ع م ھ ا ی ک ل ا م ت خ م ل ا م ب و ا خ کمال ختم الم (پریشانی) بخدا یعنی اس کے پڑھنے والے کی تمام پریشانیاں خدا کے حکم سے ختم ہو جاتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا خوب جواب آیا ہے۔

جدول ابجد قمری جس سے سوال ہوتا ہے جو کہ ۲۸ حروف ہیں۔

(ا ب ج د ھ و ز ح ط ی ک ل م ن ۱۴ حروف) (س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ ۱۴ حروف ہیں)

ہر اوپر نیچے والے حروف ایک دوسرے کے نظیر کہلاتے ہیں۔ مثلاً ا کا س یا س کا ا ب کا ع یا ع کا ب وغیرہ وغیرہ۔ سوال کا جواب نظیرہ سے ملتا ہے۔ یا ہم مرتبہ حروف سے۔ علم جفر میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس سورۂ مبارکہ کا دوسرا عمل پیش کرتا ہوں جو موجودہ دور کا سب سے بڑا زبردست عمل ہے۔ جب کوئی شخص بسلسلہ کاروبار دور دراز کا سفر اختیار کرتا ہے اور اس پرآشوب دور میں جہاں انسان کا قدم بہ قدم جان ومال کا خطرہ ہو اور یہ بھی یقین نہ ہو کہ وہ اپنے کام یا مقصد میں کامیابی سے لوٹے گا یا نہیں۔ یا کسی کام کی غرض سے کسی بہت بڑے افسر کے پاس جانا ہوتا کہ وہ افسر یا حاکم کے سامنے پیش آئے تو اس سورۂ مبارکہ کو گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اول وآخر درود شریف پڑھنے کے بعد پڑھے جب افسر یا حاکم کے سامنے پیش ہو تو پھونک مارے انشاء اللہ وہ افسر یا حاکم مہربانی سے پیش آئے گا اور اگر نماز فجر کے بعد اس کو روزانہ ۱۱ر مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تو کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔ انشاء اللہ اور اگر سارا دن چلتے پھرتے کام کاج کے دوران اپنے ورد میں رکھے تو کیا کہنے۔

اس سورۂ مبارکہ کا تیسرا عمل تحریر کررہا ہوں جو کہ نہایت مجرب میرا آزمودہ وکامیاب، زبردست عمل ہے جس سے کئی گھرانے اجڑنے سے بچ گئے دوبارہ آباد ہوگئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے میاں بیوی میں ناچاقی پیدا ہوجاتی ہے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے یا تو بیوی میکے جاکر بیٹھ جاتی ہے یا خاوند مار کر گھر سے نکال دیتا ہے۔ اصلاح نہ ہونے کی صورت میں نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے ایسی صورت میں اگر خداوند نے بیوی کو مار کر گھر سے نکال دیا ہو تو بیوی کو چاہئے بوقت عصر باوضو ہوکر کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر ننگے پاؤ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑی ہوجائے۔ ۱ر مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد ۳ر مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ایک تسبیح نہایت عجز وانکساری کے ساتھ یہی سورۂ مبارکہ پڑھے اللہ سے اپنا اجڑا گھر دوبارہ آباد ہوکے کی دعا کرے۔ اپنے خاوند کے چہرے کا تصور رکھ کر پھونک مارے چند دن یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ خاوند خود آکر لے جائے گا۔ اگر بیوی خود روٹھ کر میکے جاکر بیٹھ گئی ہو ہزار کوشش کے باوجود نہ آتی ہو تو خاوند اسی طرح عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی قدم چومے گی۔

آپریشن مت کروائیں دل کی بند شریانیں کھولیں

یہ نسخہ کولیسٹرول لیول، ہائی بلڈ پریشر، موٹاپا، نمونیہ، دمہ، گاڑھا خون جیسی بیماریوں کو جڑ سے نکالتا اور مریض کو آرام دیتا ہے۔ خاص کر دل کی بند شریانیں، انجینا کا بہترین علاج ہے۔ گزارش ہے کہ خدا کے لئے بازار کی بنی ہوئی یہ دوائی نہ خریدیں خود بنائیں خالص صاف اور کم قیمت پر اصلی علاج کریں۔

نسخہ: دیسی لہسن کا رس ۳ر کپ، دیسی ادرک کا رس ۳ر کپ، لیموں کا رس ۳ر کپ سرکہ سیب ۳ر کپ کوری مٹی کی ہانڈی یا نان اسٹک یا کانچ کے برتن میں ڈال کر ہلکی آگ پر پکائیں جب یہ ایک حصہ ختم ہو ۳ر حصہ رہ جائے تو اتار کر اسی مقدار میں شہد خالص ملایا جائے تو کیا کہنا ورنہ کوئی بھی کمپنی کا شہد لیں۔

طریقہ استعمال: دل کے لئے: ۳ر چمچے ٹیبل سپون نہار منہ اور رات کو مریض کو دیں۔ موٹاپے کے لئے ایک گلاس گرم پانی میں ۳ر چمچے ملا کر ۳ر ٹائم دیں کولسٹرول اور دیگر امراض کے لئے ۳ر ٹائم روزانہ ۳ر چمچے دیں۔ پھر بھی سمجھ نہ آئے تو رابطہ کرلیں۔

دمہ: بانس کے سبز پتے ۲ر کلو اور ۴ر کلو پانی میں ملاکر (۲ کلو چینی ڈالیں) جب پانی ایک کلو رہ جائے تو چھان لیں چینی ملاکر شربت تیار کرلیں۔ صبح شام ایک کپ لیں دمہ سے نجات ہوگی۔

شوگر: کلونجی ۱۰ر تولہ، برگ ساگی ۱۰ر تولہ، تخم میتھر ۱۰ر تولہ کو باریک پیس کر رکھیں صبح شام پانی کے ساتھ ایک ٹی اسپون لیں اپ کی شوگر کنٹرول ہوگی۔

کریلہ ۱ر تولہ، نیم کی کونپلیں ۱ر تولہ، جامن کی گٹھلی ۱ر تولہ کا سفوف بنائیں اور رات کو بھگودیں صبح نہار منہ پی لیں اور دعا کریں۔

روزانہ پالک کثرت سے کھائیں چکوترے کے ۳ر پھل روزانہ کھائیں لسوڑا ۸۱ر عدد بھگودیں صبح چھان کر پی لیں، صبح بھگوئیں شام کو پی لیں۔ ۲۰ر سے ۳۰ر دن کریں شوگر نارمل ہوگی۔

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن

نبوت کے تراشے ہوئے انسان

حدیث پاک میں ہے: لوگوں کی مثال کانوں (mines) کی سی ہے، جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں، ان (اہل عرب) میں سے جو زمانۂ جاہلیت میں کسی بھی انسانی خوبی کے حامل تھے، تو وہ دین کی کامل فہم حاصل کرنے (مکتبِ نبوت میں تربیت پانے) کے بعد اسلام میں بھی انسانی کمالات کا مظہر بنے۔ مسند احمد: ۱۰۹۵۶)

رسول اللہ ﷺ نے انسان کی جبلت (Nature) اور فطرتی استعداد (talent) کو کان سے تشبیہ دی، جیسے سونے، چاندی، لوہے اور کوئلے کی کان ہوتی ہے، اسے ہم بشریت کی امکانی استعداد وصلاحت سے تعبیر کرسکتے ہیں اور شریعت میں اسے تَصَلُّب فی الدین۔ (یعنی دین میں مظبوطی اور پختگی) سے تعبیر کیا جاتا ہے، یعنی حق کی حمایت میں ڈٹ جانا، جم جانا اور پائے ثبات میں لغزش نہ آنا۔ یہ ایک اعلیٰ انسانی قدر ہے، تعصب اس سے مختلف صفت ہے، جس کی حدیث پاک میں مذمت آئی ہے۔ آپ ﷺ نے عصبیت کی شدید مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ''جس نے عصبیت پر برانگیختہ کیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے، جس نے عصبیت پر جنگ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو عصبیت پر قائم رہتے ہوئے مرا، وہ ہم میں سے نہیں۔

تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ایک شخص اپنی قوم سے محبت کرتا ہے، کیا یہ بھی عصبیت ہے۔؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں (اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت نہیں ہے بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی شخص ظلم پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔'' (سنن ابن ماجہ: ۳۹۴۹)

یعنی حق اور باطل کی تمیز کے بغیر اپنی قوم، قبیلے، گروہ یا مکتبۂ فکر کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہونا اور فساد پر آمادہ ہوجانا ''عصبیت'' ہے۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: جب کافروں نے اپنے دلوں میں تعصب کو جگہ دی جو جہالت (ہٹ دھرمی اور کٹ حجتی) پر مبنی تھا۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''گناہ اور حق سے تجاوز (یعنی ظلم) میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

اور عہد جاہلیت کی انہی عصبیتوں کے بتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے ختم المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سنو! میں جاہلیت کے تمام نسلی ونسبتی تفاخر اور نسل در نسل جاری رہنے والے خونی انتقام اور مالی مطالبات کو اپنے قدموں تلے روندر رہا ہوں۔'' (سنن ابوداؤد: ۴۵۳۶)

سونا صرف سونے کی کان سے نکلتا ہے اور ہیرے، جواہرات کی کانوں ہی سے نکلتے ہیں مگر سونے کو خالص بنانے کے لئے بھٹی سے گزارا جاتا ہے اور ہیرے کو تراشا جاتا ہے۔ الغرض جن انسانوں میں فطری کمالات تھے، کردار کی خوبیاں تھیں، شجاعت، سخاوت، عِفت (pierty) اولوالعزمی اور نظریے اور عقیدے کی پختگی تھی، جب یہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو نبوت کی تعلیم وتربیت اور تزکیے سے ان کی تمام انسانی خوبیاں جو کبھی عداوتِ اسلام اور کفر کی حمایت کے لئے کام آتی تھیں، اب وہ حق کی سربلندی اور باطل کو مٹانے کے لئے کام آئیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی باطنی صلاحیتوں اور ان کے ذاتی جوہر کے بارے میں آگہی عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) اور ابوجہل بن ہشام میں سے تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما۔''

راوی کہتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک اس کی بارگاہ میں سب سے محبوب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

اسی لئے بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مطلوبِ رسول اللہ ﷺ اور مرادِ رسول ﷺ تھے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے، تو آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مشرف ہونے کے بعد مسلمانوں نے پہلی بار بیت اللہ شریف میں کھلے عام نماز پڑھی۔ ماہرین سیرت نے بتایا کہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ چالیسویں مسلمان تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے

موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی (ﷺ) آپ ﷺ کو اللہ کافی ہے اور آپ ﷺ کے پیروکار مومنین کی (یہ جماعت)(انفال:۶۴)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) اے عمر! تم جس راستے پر چلتے ہو، شیطان تمہیں دیکھ کر اپنا راستہ بدل دیتا ہے۔ (بخاری شریف:۳۶۸۳)

(۲) ''تم میں سے پہلی امتوں میں ایسے (مرداں کمال) ہوتے تھے، جن کے قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمۂ حق کا القا ہوتا تھا، پس اگر میری امت میں کوئی خوش نصیب اس منصب کا حامل ہے، تو وہ یقیناً عمر ہے۔ (صحیح مسلم:۶۱۹۹)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کردار کا یہی امتیاز ان کی ہجرت کے وقت بھی نکھر کر سامنے آیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا'' میرے علم کے مطابق مہاجرین میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا ہر ایک شخص نے چھپ کر ہجرت کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا قصد کیا تو انہوں نے تلوار لٹکائی، تیر کمان اپنے ہاتھ میں لئے اور نیزہ سنبھال کر کعبہ کی طرف گئے، اس وقت قریش کی ایک جماعت صحن کعبہ میں بیٹھی ہوئی تھی، حضرت عمر نے کعبہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی، پھر قریش کے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس پر اس کی ماں روئے، اس کے بچے یتیم ہوں اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے، وہ اس وادی (یعنی حدود حرم) کے باہر آ کر مجھ سے مقابلہ کرلے''۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کسی شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پیچھا نہیں کیا اور بعض معمر لوگوں نے قریش کو سمجھایا اور نصیحت کی۔''

حضرت براء بن عارب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''سب سے پہلے مہاجرین میں سے ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آئے، پھر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا) آئے، پھر بیس سواروں کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔''

(اسد الغابہ جلد:۴،ص:۵۹۔۵۸)

اب ذرا اس پس منظر پر غور کیجئے، جس میں آفتاب رسالت طلوع ہوا، جہاں نسلی تفاخر، خاندانی عصبیت، نسل در نسل خونی انتقام کا سلسلہ جاری تھا، سب لوگ کی نس نس اور رگ و پے میں ''حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ'' رچی بسی تھی اور حق و باطل میں امتیاز کوئی تصور نہیں تھا، بلکہ صورت حال یہ تھی کہ جب ابوجہل سے سوال ہوا کہ ''(حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کی دعوت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟''

تو اس نے جواب دیا: ''حقیقت یہ ہے کہ سیادت و قیادت میں بنوعبد مناف (رسول اللہ ﷺ کے جد اعلیٰ) سے ہمارا ہمیشہ مقابلہ رہا ہے، انہوں نے دستر خوان وسیع کیا تو ہم نے بھی بڑھ چڑھ کر مقابلہ کیا، انہوں نے لوگوں کی ذمے داری کا بار اٹھایا تو ہم بھی پیچھے نہ رہے، انہوں نے داد و دہش کا مظاہرہ کیا تو ہم نے پھر پورا مقابلہ کیا، یہاں تک کہ جب ہم دونوں (بنوعبد مناف اور بنومخزوم) ریس کورس کے دو نامی گرامی گھوڑوں کی طرح برابر کی ٹکر کے ہوگئے، تو اچانک انہوں نے کہا کہ ہم میں ایک نبی (ﷺ) پیدا ہو گیا اور اس پر آسمان سے وحی نازل ہوئی ہے، تو اب اس میدان میں ہم کیسے مقابلہ کریں، بخدا! ہم ان پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے اور کبھی اس کی تصدیق نہیں کریں گے، (یعنی ایسا کرنے سے تو ہماری ناک کٹ جائے گی، قریش میں ہماری سیادت چھن جائے گی اور ان کا پرچم بلند ہو جائے گا۔ (سیرت ابن ہشام، جلد :۱صفحہ:۳۳۸۔۳۳۷)

رسول اللہ ﷺ کے نسب پاک میں آٹھویں پشت پر حضرت کعب بن مالک آتے ہیں، ان کے صاحبزادگان میں سے حضرت مرّہ، رسول اللہ ﷺ کے جد اعلیٰ تھے اور ان کے بھائی عدی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جد اعلیٰ تھے۔ خاندان قریش کے مختلف بطون میں مختلف ذیلی شاخیں، جنہیں عربی زبان میں ''جیل'' (race) کہتے ہیں اور پنجابی زبان میں ''پوت'' کہتے ہیں، ان ذیلی شاخوں میں قریش کی اجتماعی نظم (social structure) کے مختلف مناصب موروثی طور پر چلے آرہے تھے۔ ''بنوعدی'' کے خاندان میں سفارت کاری اور منافرہ کا منصب (Office position) تھا، اور قبائلی تنازعات کو طے کرنے کا منصب چلا آرہا تھا، جیسے آج کل ہمارے قبائلی نظام میں ''جرگہ سسٹم'' ہے، یہ منصب جن خصوصیات کا متقاضی تھا، ان میں نسب دانی، فیصل اور حَکَم (command $ control) بننے کی استعداد اور قائدانہ صلاحیت کا حامل ہونا لازمی تھا۔

خاندانی تفاخر میں شاعری بھی اہم عنصر تھا اور جسمانی استعداد بھی لازمی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان تمام خصوصیات کے بدرجہ اتم حامل تھے، آپ ''عکاظ'' کے سالانہ میلے میں پہلوانی میں بھی حصہ لیتے تھے اور شہسواری میں آپ کی مہارت کا عالم یہ تھا کہ دوڑتے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوتے اور اسے قابو کر لیتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ان خصوصیات کا تذکرہ میں نے اس لئے کیا کہ ''فاروق اعظم (حق و باطل کی کسوٹی) بننے کے لئے جو شخصی خصوصیات اعلیٰ درجے میں مطلوب ہوتی ہیں، وہ ان کے حامل تھے۔ رحمۃ عالمین ﷺ کی تربیت کے نتیجے میں صحابہ کرامؓ کے قلوب و اذہان کا ایسا تزکیہ ہوا کہ ان کی سوچ رضائے الٰہی اور وحی ربانی کے سانچے میں ڈھل گئی۔ صحابہ کرام نے ایسی آیاتِ مبارکہ کی نشاندہی کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذہن رسا نے نزولِ وحی سے پہلے ہی منشائے ربانی کو پالیا تھا، ایسی آیات کو محدثین کرام نے ''مُوَفَّقات عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہ الٰہی میں مقبولیت کے جس درجے پر فائز تھے اور انہیں اخلاص اور تسلیم و رضا میں جو اعلیٰ مقام نصیب ہوا، وہ نورِ نبوت ہی کا فیضان تھا، بقول علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

ایمان کے اسی اعلیٰ معیار کو رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے: ''(اے اہل ایمان) میرے صحابہ کی شان میں نازیبا کلمہ نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی احد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے، تو وہ میرے صحابہ کے دو یا چار کلو کے اجر کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔'' (صحیح مسلم شریف ۲۲۲)

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے بارے میں پیار و محبت کے ایک کلمے کو کائنات کی عظیم ترین دولت سے تعبیر کرتے تھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے عمرہ کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے پیارے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک کرنا اور بھلا نہ دینا۔
(ترمذی شریف: ۳۵۶۲)

اس میں حضور ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے میرے لئے جو پیارا کلمہ ارشاد فرمایا ہے یہ کلمہ مجھے پوری کائنات سے زیادہ عزیز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں امورِ سیاست انبیائے کرام انجام دیتے تھے، جب ایک نبی کا وصال ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لیتا اور اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، (پس یہ فریضۂ سیاست) خلفاء انجام دیں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عرصہ تقریباً ساڑھے دس سال ہے۔ آپ کے عہد خلافت میں اس دور کی دو سپر پاور (قیصر و کسریٰ) اسلام کے قدموں میں سرنگوں ہوئیں اور اسلام اس عہد کی واحد سپر بن کر نمودار ہوا۔ عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں اسلامی سلطنت تقریباً پچیس لاکھ مربع میل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسلامی سلطنت روئے زمین پر سب سے پہلی منظم ریاست کے طور پر قائم ہوئی۔ سید المرسلین ﷺ کی حیات ظاہری میں حجاز پر اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی، نزولِ قرآن کی تکمیل ہو چکی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر تکمیل دین اور اتمامِ نعمت کا اعلان کیا جا چکا تھا۔

خلافتِ صدیقہ اکبر رضی اللہ عنہ میں اصول دین سے انحراف اور انکارِ ختم نبوت کے فتنوں کی سرکوبی کی جا چکی تھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کے صائب مشورے پر قرآن مجید کی ایک مرتب تحریری صحیفے کی شکل میں تدوین کا کام مکمل ہو چکا تھا۔ وہ خلافت اسلامی کے بنیادی اصول و ضوابط یا دستور و منشور کا تعین کر چکے تھے اور وہ اصول یہ تھے کہ خلیفہ سمیت تمام مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے پابند ہیں۔ ریاست کے قیام کا مقصد ظالم کے ظلم کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کو روکنا بلکہ توڑ دینا اور مظلوم کو اس کا ہر جائز حق دلانا یہ کہ مسلمانوں کی عزت و وقار کا راز جہاد میں ہے، روحانی اور اخلاقی اقدار کا تحفظ ریاست کی ذمے داری ہے اور خلیفہ کا کام امت کو جادۂ مستقیم پر چلانا اور امت کا کام خیر کے ہر کام میں خلیفہ کی معاونت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد سے پہلے تاریخ انسانیت فلاحی ریاست کے تصور سے ناآشنا تھی، حاکم عوام کے سامنے جوابدہ نہیں تھا، عدل کے معیارات مختلف تھے۔ یہ شاہکار رسالت حضرت عمر فاروق رضی اللہ کی شخصیت تھی، جن کی ذات آج بھی ایک فلاحی عادلانہ ریاست کے لئے مستند اور معتبر حوالہ ہے اور آپ کا شعار حکومت آج

بھی انسانیت کے لئے مشعل راہ اور منارۂ نور ہے۔ قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام، وحضرت طالوت علیہ السلام کے حوالے سے کئی اعلیٰ منصب کی اہلیت کے چند اوصاف بیان کئے ہیں، جو یہ ہیں:

''قوی، امین حفیظ، علیم اور مادی طاقت کا حامل ہونا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں یہ سارے اوصاف بدرجۂ اتم موجود تھے اور آپ ﷺ کا طرز حکومت انہی اوصاف کا مظہر تھا، علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے انداز میں یہی بات کہی۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

جنگ قادسیہ کے موقع پر مدائن میں فارس کی سلطنت کی شکست ہوئی اور ان کا قصر ابیض (white house) فتح ہوا تو مشہور مصری مؤرخ حسین ہیکل کے مطابق تیس کھرب دینار کا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور اسے دار الحکومت مدینہ منورہ بھیجا گیا، جب اسے مسجد نبوی میں پھیلا دیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انتہائی قیمتی زر و جواہر اور مال ومتاع پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا، کسی نے کہا: ''یہ آنسو حزن وملال کے نہیں، رنج والم کے نہیں درد وکرب کے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تشکر کے آنسو ہیں۔

انہوں نے کہا: اتنی قیمتی متاع دنیا صحراؤں اور بیابانوں سے گزرتے ہوئے وہ مجاہدین لے کر آئے ہیں، جنہیں کھانے کو پوری خوراک، پہننے کو پورا لباس اور سواری کا پورا سامان میسر نہیں، مگر کسی کی نیت میں کوئی فتور نہیں آیا اور ایک سوئی ادھر سے ادھر نہیں ہوئی، اس درجہ کمالِ امانت اور کمال دیانت۔''

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امیر المومنین! سپاہ اس لئے دیانت دار ہیں کہ امیر دیانت دار ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکیمانہ قول سے پتا چلا کہ نظامِ ریاست وحکومت میں امانت ودیانت کے سرچشمے اوپر سے نیچے کی طرف پھوٹتے ہیں۔ آج امت اسی دیانت کو ترس رہی ہے۔

اسی حقیقت کو رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: ''جب قومی دولت کو حکام ذاتی جاگیر بنالیں، امراز کوٰۃ کو تاوان سمجھ کر دینے سے انکار کردیں، تو قومی امانتوں کو مال غنیمت سمجھ کو لوٹا جائے، ایک شخص باپ کو دور کردے اور دوست کو قریب کرے، ایک شخص ماں کا نافرمان بن جائے اور بیوی کا فرمانبردار، معاشرے میں کسی کی عزت اس کی ضرر رسانی شر کے خوف سے کی جائے، بدکاریاں اور شراب نوشی عام ہوجائے، رقص غنا کا دور دورہ ہو، تو پھر زلزلے آئیں گے، صورتیں مسخ کردی جائیں گی۔ (یعنی بے توقیر ہوجاؤ گے) اور زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور سرخ ہوائی چلیں گی۔ (یعنی قیامت کا منظر ہوگا)

فتح بیت المقدس کے موقع پر کلیسا کے بطریق ایلیان (chief priest) آپ کو اپنے کلیسا میں نماز کے لئے کہتے ہیں، تو آپ اس لئے گریز کرتے ہیں کہ کہیں اسے مثال نہ بنالیا جائے۔ مسیحی رعایا کے لئے ایک حقوق کی دستاویز لکھوائی کہ ان کی جانوں، اموال، عبادت گاہوں اور اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ طور پر حق عبادت کا تحفظ کیا جائے گا اور آخر میں آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ ضمان (guarantee) اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ خلیفہ اور تمام مسلمانوں کی جانب سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف ریاستی ذمے داریوں کو منظم اداروں (instiutiwnalized) کی شکل دی۔ بہت سے امور کو تاریخ میں اوّلیاتِ عمر (Originated by umar) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

''سنِ ہجری کا اجرا، مردم شماری، محکمۂ خزانہ کا قیام، نئے شہروں کی آبادی کاری، نہریوں کی کھدائی، فوج کی تنظیم، نمازِ تراویح باجماعت فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم'' اضافہ ہر شہری (یہاں تک کہ نومولود بچوں) کے لئے وظائف کا اجراء، مساجد کی تنظیم، عدل اور قضاۃ کا تقرر، خلیفہ کے لئے ''امیر المومنین'' کا لقب، عشور یعنی ریاست کے ''Revenue'' کا انتظام، زمینوں کی پیائش، پولیس کے محکمہ کا قیام، فوجی چھاؤنی کا قیام، مہمان خانوں اور سراؤں کی تعمیر، چیک پوسٹوں کا قیام، جیل خانوں کا قیام اور راتوں کو گشت کرکے رعایا کے احوال معلوم کرنا وغیرہ کئی امور شامل ہیں۔ آپ نے مالِ فے (یعنی وہ مفتوحہ علاقے جو کسی فوج کشی کے بغیر فتح ہو گئے ہوں) مجاہدین میں تقسیم کرنے کے بجائے بعد میں آنے والوں کے لئے ریاستی تحویل میں رکھا اور اس پر قرآن مجید سے استدلال کیا، جسے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ نے تسلیم کیا۔

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

از محمد فریدی

ا۔سوال : حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی فوائد میں تفسیر سورہ انعام رکوع ۲، آیت ا رمیں شاہ صاحب کا مقولہ لکھتے ہیں کہ وہ لباس پہنو جس میں پرہیز گاری ہو۔یعنی مراد لباریشمی نہ پہنے۔دامن دارزنہ رکھے۔دامن دارز کا کیا مطلب ہے؟ لباس دامن کا لمبا ہونا۔یعنی ٹخنو سے نیچے تک ہونا؟۔

ایک عالم صاحب فرماتے ہیں انگریزی لباس تقوے کے خلاف ہے۔تقویٰ کی روح سے محض کرتہ پاجامہ اور قدیمی لباس ہی موزوں ہے۔یہاں سید شاہ صاحبؒ بھی اس لباس کو پرہیز گاری کے خلاف بتارہے ہیں۔جوحرام کی حدتک نہیں ہے۔

تنقیح فرمایئے کہ.........انگریزی لباس کے متعلق لکھتے ہیں کہ فی زمانہ ہر ملک میں مسلمانوں کا لباس انگریزی ہے۔

جواب : آپ سے حوالہ دینے میں غالباًچوک ہوگئی ہے سورۃ انعام رکوع ثانی کی پہلی آیت یہ ہے" قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ. اس کے فوائد میں صرف دوقرائن ہیں جن میں لباس وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں۔

بہر حال جس جگہ بھی دراز دامنی کا ذکر ہے وہاں مراد وہ دامن ہوگا جو امیر لوگ اور بادشاہ وغیرہ کے لباس میں شامل رہا ہے۔بعض بادشاہوں کے پچھلے دامن ملازمین اٹھا کر چلا کرتے تھے۔اور یہ دراز دامنی کا فیشن بطور اظہار حشمت وجاہت امرامیں کافی رائج تھا۔

یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ کرتے یا چوغے وغیرہ کے دامن بہت دراز نہ ہوں علماء کرام نے اس درازی کی حد کو پنڈلیوں کے بلائی حصہ تک رکھا ہے۔شاہ صاحب نے انگریز لباس کو خلاف تقویٰ نہیں کہا۔انگریزی لباس شریعت حقہ کی رو سے قطعاً ناجائز اور اسلامی معاشرے کی ضد ہے۔رہا عالمی رواج کا معاملہ تو انتہائی ندامت اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فی زمانہ تمام ہی دنیا کے مسلمان جہل وگمراہی کے طغیانی میں غرق ہیں۔اسلام کی صاف اور سادہ قدریں باطل تہذیب وتمند کی شراب میں ڈبودی گئی ہیں ذہن وقلب مغربی تہذیب واخلاق کے اسیر اور قرآن وحدیث کی تعلیمات سے نفور ہیں۔مصر وشام اور دیگر ممالک اسلامیہ کے اکثر وبیشتر مسلمانوں کو دیکھ کر کوئی نہیں پہچان سکتا کہ یہ انگریز ہیں یا مسلمان۔لیکن تمام دنیا اگر سچ کو جھوٹ کہنے لگے۔ہر شخص قرآنی صداقتوں سے پھر جائے۔ پھر بھی سچ سچ اور قرآنی صداقتیں اپنی جگہ اٹل رہیں گی۔

۲۔**سوال** : ازعبداللہ ممبئی

حدیث ہے کہ جس نے ایک سال کے اندر میری اور میرے جدامجد ابراہیم خلیل اللہ کی قبروں کی زیات کی اس کے لئے جنت کا ضامن ہوجاؤں گا۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں قبروں کی زیارت کا ثواب بہت ہے لیکن دیکھا جاتا ہے کہ علماء اس حدیث کا بالکل چرچا نہیں کرتے۔

براہ کرم صحیح بات ارشاد فرمایئے۔

جواب :یہ حدیث بالکل غلط اور افترا ہے لعنت ان لوگوں پر جو رسول معصوم پر بھی بہتان تراشتے ہیں۔

سوال : محمد رشید خاں بھوپال

اگر کوئی سودخور کوئی چند بطور تحفہ بھیجے تو اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب : سودخور کا تحفہ قبول نہ کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یا احد

اس اسم ذات کا ذاکر متقی ہو جاتا ہے

جس شخص کو نفسانی خواہشات تنگ کرتی ہو اس کو چاہئے کہ اسم پاک یا احد کو اول و آخر ۷؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۲۰۰؍مرتبہ روزانہ ۴۰؍دن تک پڑھے۔ اس کے بعد دو نفل حاجت ادا کرے اور دعا میں اللہ تعالیٰ سے نفس کو مغلوب کرنے کی طاقت مانگے۔ انشاء اللہ نفس اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مائل ہو جائے گا، یعنی نفس امارہ، نفس لوامہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کا عمل

اسم پاک یا احد حصول محبت الٰہی کے لئے بے حد مجرب ہے۔ دنیا کی ہر نعمت مال، دولت سب میں بڑھ کر قیمتی چیز اللہ کی محبت اور یہی محبت دین اور دنیا میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ جو اللہ کی محبت اور خاتمہ بالایمان کا طالب ہو تو اسے چاہئے کہ اسم پاک یا احد کو روزانہ اول و آخر ۷؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۳۰۰؍مرتبہ ۹۰؍دن پڑھے۔ انشاء اللہ دل اللہ کی محبت سے اثر پذیر ہو کر اللہ کی طرف مائل ہوگا اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

عذاب قبر سے بچنے کا عمل

عذاب کے بارے میں آگہی رکھنے والے اس کے متعلق سوچ کر ہی کانپ اٹھتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انتہائی تفصیل سے احادیث میں عذاب قبر کی بابت بتلایا ہے۔ جو عذاب قبر سے بچنا چاہتا ہو وہ اسم پاک یا احد کو بعد از نماز عشاء اول و آخر ۱۱؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۱۰۰؍مرتبہ روزانہ ۳۰۰؍دنوں تک پڑھے۔ انشاء اللہ مرنے والا اگر عمل کے دوران بھی فوت ہو جائے تو عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ عمل کے بعد تو اس بات کی ضمانت ہے کہ اس پاک یا احد کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کی قبر کو اپنے نور سے منور کرتے ہوئے وسعت نظر تک کشادہ کر دے گا۔

سانپ کے زہر کا اثر زائل کرنا

کسی شخص کو اگر سانپ نے ڈس لیا ہو۔ بچھو نے ڈنک مارا ہو یا کوئی اور زہریلی چیز کاٹ گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اسم پاک یا احد کو ۲۱؍مرتبہ اول و آخر ۳؍مرتبہ درود پاک پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مریض کو پلا دے۔ اس کے بعد جس جگہ زہریلی چیز نے کاٹا ہو وہاں پڑھ کر دم دے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زہر کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اگر اسم پاک یا احد کے ساتھ یا واحد بھی ملا دیا جائے تو اثر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

بیماری سے شفاء

اسم پاک یا احد میں بیماری سے شفا اور سخت مہم سر کرنے کا حل موجود ہے۔ اگر کسی کو سخت مہم کا سامنا ہو تو وہ اسم پاک یا احد کو اول و آخر ۷؍مرتبہ درود پاک سے ساتھ ۷۰۷؍مرتبہ ۷۰؍دن پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو جائے گی اور کوئی شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کو ڈاکٹر یا حکیم سمجھنے سے قاصر ہوں اور مریض کی حالت بگڑتی جا رہی ہو تو چاہئے کہ مریض کا کوئی عزیز یا خونی رشتہ دار اول و آخر ۷؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۳۱۳؍مرتبہ روزانہ ۲۱؍دن پڑھ کر پانی پلائے۔ انشاء اللہ شفا کاملہ نصیب ہوگی۔

یا احد کا عمل و نقش

اسم پاک یا احد کا عامل بننے کے لئے انسان کو سب سے پہلے اپنے نفس پر حاوی ہونا پڑے گا۔ اس کے بعد اسم پاک یا واحد کو اول و آخر ۷؍مرتبہ دورد پاک کے ساتھ بعد از نماز عشاء ۵۲۰۰؍مرتبہ ۴۰؍دن تک پڑھے اور ۴۱؍ویں دن شکرانے کے نوافل پڑھے اور شیرینی تقسیم کرے۔

علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

قسط نمبر:۳

حسن الہاشمی

اس مضمون کے تحت دلچسپ معلومات پیش کی جارہی ہیں، علم الاعداد کے ضمن میں اس طرح کے تذکرے بہت کم ملتے ہیں۔قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، اپنی اور متعلقین کی تاریخ پیدائش پر نظر ڈالئے۔

عدد تین : تاریخ پیدائش میں عدد ۳ کی کم سے کم تین مرتبہ تکرار ہواور ۸ کا عدد کم سے کم دو مرتبہ موجود ہواور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۱، ۳، ۶ یا ۹ ہوتو سیاسی کیریئر میں نمایاں ترقی یقینی ہے، یہ لوگ مذہبی رجحانات کے حامل ہوں گے اور خلق خدا کی بہتری کے لئے ہمیشہ کام کریں گے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانا ان کا نصب العین ہوگا، حالانکہ ان کا اپنا ذاتی سکون اور اپنی زندگی ہمیشہ اتھل پتھل کا شکار رہے گی۔ ۳ عدد کی تین مرتبہ تکرار بشرطیکہ ۹ کا عدد ۲ مرتبہ موجود ہوتو کامیاب کیریئر کی ضمانت ہے، لیکن ایسے شخص کو اپنے زندگی کے ابتدائی دور میں سخت مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور غیر یقینی کے بادل سر پر منڈلاتے رہتے ہیں۔

۳ عدد کی اگر دو مرتبہ تکرار ہو اور ۶، ۲ یا ۳ موجود ہو تو ایسا شخص بہت دریادل، فیاض اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والا ہوگا، ملنساری اس کی فطرت میں شامل ہوگی، اس کے پاس ضرورت زندگی کی فراوانی ہوگی اور اس کو زندگی کی تمام آسائشیں میسر ہوں گی، اس کے گھر ہمیشہ آنے جانے والوں کی بھیڑ ہوگی اور اس کا اخلاق اور حسن کرم سب کے ساتھ یکساں ہوگا اس کی زندگی میں محبت اور رومانس کا عنصر نمایاں رہے گا یہ لوگ اپنی زندگی میں ایک سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور ہر محبت کو طریقہ سے نبھاتے ہیں، ان کی شخصیت کی ایک نمایاں خامی یہ ہے کہ یہ لوگ خوشامد پسند ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی کی تاریخ پیدائش ۱۹۶۳۔۶۔۳ یا ۱۹۶۶۔۳۔۳ ہوتو اس میں یہ تمام اوصاف موجود ہوں گے۔

۳ کا عدد انصاف پسندی، وسعت ذہنی، خوشی اور خوش حالی کا علمبردار مانا گیا ہے اور اس کی مذکورہ تکرار کامیابی کی علامت ہے۔ جن کی تاریخ پیدائش میں ۳ کی تکرار ۳ مرتبہ ہو وہ لوگ مہربان، فیاض، سخی اور نرم دل ہوتے ہیں اور لوگوں کا دل جیتنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہو یا جن کی تاریخ پیدائش میں ۶ نمایاں ہو لیکن عدد ۳ بھی ۲ یا ۳ مرتبہ آیا ہو تو ان کی کامیابی سخت جدوجہد کی مرہون منت ہوگی، ان کو اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے منصوبوں کو مخفی رکھیں، فضول خرچی سے بچیں اور ضد اور ہٹ دھرمی سے خود کو محفوظ رکھیں ورنہ ان کی شخصیت کے تانے بانے بکھر جائیں گے اور انہیں غیر معمولی نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عدد ۴ : اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں عدد ۴ کی تکرار ۳ مرتبہ ہوتو اس کو خود مختار زندگی گزارنی چاہئے کیوں کہ ان لوگوں کو اپنے اعزہ واقارب سے کوئی خاص عدد نہیں ملتی بلکہ انہیں خاندان والوں کی بار بار مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ۴ کا عدد ذاتی معاملات میں مشکلات کھڑی کرتا ہے لیکن کیریئر کے معاملے میں عزت بخشتا ہے۔

۴ عدد کی تکرار اپنے حامل کو تبدیلیوں اور پے در پے سفر سے ہمکنار کرتی ہے، یہ تکرار تحریر و تقریر میں نمایاں کامیابی عطا کرنے کی ضامن ہے۔ اگر یہ لوگ اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کریں تو یہ اونچی سوسائٹی میں بڑا نام پیدا کرسکتے ہیں۔ اگر انہیں گھریلو زندگی میں اور بالخصوص صحت کے معاملے میں بہت زیادہ محتاط رہنا چاہئے۔ اکثر یہ لوگ شادی قدرے دیر سے کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوتا ہے، ان کو کیریئر کے معاملہ میں کئی بار اچھے مواقعات حاصل ہوں گے اور تھوڑی سی محنت سے یہ لوگ اپنا یقین ہر جگہ چھوڑ جائیں گے اور لوگ انہیں دیر تک یاد رکھنے پر مجبور ہوں گے، ان کے سماجی رجحانات بہت بہتر ہیں اور سماجی تعلقات بہت چمکیں گے اور لوگ انہیں قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے لیکن دوسروں کی مدد کرنے میں ان کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی گرم جوشی ان کے لئے بڑی مشکلات بھی پیدا کرسکتی ہے، یہ لوگ مذہب، فلسفہ اور انسانی بھلائی کے کاموں میں ہمیشہ خود کو مشغول رکھیں گے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش مثلاً ۲۰۱۴۔۴۔۱۴ ہے تو یہ تمام خصوصیات اس کے اندر موجود ہوں گی، ایسے لوگوں سے بطور خاص یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے شریک حیات کی خامیوں کو نظر انداز کرکے زندگی گزاریں، ان کی غلطیوں کو برداشت کریں، اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں زندگی کے مختلف محاذوں پر قابل دید ترقی حاصل ہوگی ورنہ ان کا کیریئر مجروح ہوگا اور وہ پسپائی کا شکار ہوں گے۔ ☆☆

متوازن خوراک بیماریوں سے کس طرح بچاتی ہے؟

کھانا پینا ہر جاندار کی ضرورت ہے مگر اچھی خوراک انسان کی زندگی بڑھاتی اور مختلف بیماریوں سے بچاتی ہے۔ کھانا ہمیشہ بھوک رکھ کر کھائیں، یعنی اتنا کھائیں کہ بھوک پھر بھی تھوڑی رہ جائے ایسے نہیں کہ پیٹ تو بھر جائے مگر نیت نہ بھرے اور بلا روک ٹوک کھاتے ہی چلے جائیں۔ کھانے کے ساتھ ٹھنڈے مشروبات سے گریز کریں۔ درمیانے درجہ حرارت کا پانی اور دیگر مشروبات بہت بہتر ہوتے ہیں اور کھانا ہضم ہونے میں مدد دیتے ہیں۔ کھانے کے درمیان ٹھنڈے مشروبات پینے سے ہمارے جسم میں کولیسٹرول جمع ہو کر خون کی نالیوں میں جم جاتا ہے اور دل کی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ اس کے برعکس کھانے کے ساتھ قہوہ پینا نہایت مفید ہے۔ ایران، مصر اور چین میں لوگوں کا معمول ہے اور وزن کم رکھنے اور نظام انہضام اور دوران خون کو درست رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ کھانے میں لیموں اور سرکہ کا استعمال بھی نہایت مفید ہے۔ یہ کھانے کو جلد ہضم کرنے میں کارآمد ہے۔

اس کے علاوہ اس کے استعمال سے کھانے میں پائے جانے والے غیر ضروری گھی، تیل اور چربی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ سفید سرکے Synthetic vineger کی بجائے پھلوں کا سرکہ Fruit vineger زیادہ بہتر ہے۔

جدید تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دن میں بارہ سے چودہ گلاس پانی پینا ضروری ہے۔ یہ جسم سے تمام زہریلے مادے کو نکالنے میں مدد دیتا ہے اور نظام انہضام کو بہتر بناتا ہے۔ گردوں کے کام کو تیز کرتا ہے، بلڈ پریشر کو اعتدال پر لاتا ہے اور وزن کو کنٹرول کرتا ہے۔

کھانے کے ساتھ ایک گلاس سے زائد پانی نہ پئیں، زیادہ پانی آنتوں میں گیس پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے اور پیٹ پھول جانے کا بھی احساس ہوتا ہے۔ ایک گلاس پانی کو بھی اس طرح بانٹ کر پئیں کہ تھوڑا شروع میں کچھ کھانے کے درمیان میں اور باقی کھانا ختم کرنے پر استعمال کریں۔ کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے ایک گلاس پانی نظام انہضام کے لئے مفید ہے۔ کھانے کے ساتھ کالی مرچ کا استعمال بھی بہت مفید ہے اور یہ پیٹ میں گیس نہیں بننے دیتی۔

ہر کھانے کے بعد خاص طور پر میٹھا کھانے کے بعد دو تین کلیاں کر لینے سے دانتوں میں جمع میٹھا نکل جاتا ہے اور دانتوں میں کیڑا نہیں لگنے دیتا۔ دانتوں کو دھاگے سے صاف کرنا بھی چھپے ہوئے کھانے کے ذرات کو نکالنے میں مدد دیتا ہے جو منجن یا داتن کرنے سے نہیں نکلتے۔ صحت مند دانت ایک توانا جسم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ناخنوں اور ہاتھوں کی صفائی بہت اہم ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ ہم سب دن بھر بہت سے کام کرتے ہیں جس کے دوران ہمارے ہاتھ مختلف جراثیم کی وجہ سے گندے ہو جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ناخنوں اور ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں، خاص طور پر وہ خواتین جو چھوٹے بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی، اپنے گھر والوں اور اپنے بچوں کی صحت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ناخنوں اور ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیا کریں۔

اکثر بوڑھوں سے سنا ہے کہ وزن کم کرنے اور وزن کو کنٹرول کرنے کے لئے چار ''چ'' سے پرہیز کریں یعنی چینی، چاول، چپاتی اور چکنائی۔

یہ ایک حقیقت ہے مگر کسی بھی چیز کو مکمل طور پر نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ اس کو بتدریج کم کرنا چاہئے۔ ان چیزوں کی روزمرہ کے کھانے میں مقدار کم کر کے آپ وزن کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

دن میں پانچ مرتبہ سبزیوں اور پھلوں کے استعمال سے انسان موذی امراض مثلاً: کینسر، دل کے امراض اور ہاضمے کے مسائل وغیرہ سے بچ سکتا ہے۔ پھلوں اور سبزیوں کے استعمال کو اپنی عادت بنائیں۔

☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

بانو آج صبح ہی سے ایک طویل عرصہ کے بعد بہت خوشگوار موڈ میں تھی، آپ کچھ بھی سمجھیں لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ شوہروں پر بیویوں کا دفعتاً مہربان ہوجانا قیامت کی نشانیوں میں سے کوئی ایک نشانی ہے، چنگاریاں اگر برف بن جائیں اور ببول کے کانٹوں میں سے اگر چمپا اور چنبیلی کی خوشبو آنے لگے تو کس بے وقوف کو حیرت نہیں ہوگی، جب میں نے اسے فریفتہ ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے اظہار حیرت کرتے ہوئے کہا۔ بیگم ہم دونوں میں کس کے دن پورے ہورہے ہیں؟ تمہاری روانگی ہے یا پھر میں رفو چکر ہونے والا ہوں۔

اس نے ایک انگڑائی لی، اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ۔ اس خاص قسم کی قیامت خیز انگڑائی کو تو میں ترس ہی گیا تھا، یہی تو وہ انگڑائی ہے کہ جس کو دیکھ کر ایک بار نہیں کئی بار فرشتے بھی غش کھا کر گر گئے اور پھر انہیں اللہ میاں سے یہ شکایت کرنی پڑی تھی کہ اس طرح کی عورتوں کو ہماری نظروں سے دور رکھیں کہ جن کی جارحانہ اداؤں کو دیکھ کر ہمارا تقدس کھسک جاتا ہے اور فرط شرم میں ہمیں بے ہوش ہونا پڑتا ہے، آپ یقین جانیں بانو جب موڈ میں ہوتی ہے تو یہ کوہ قاف کی پریوں کے بھی چھکے چھڑادیتی ہے، اس کی دلفریب اداؤں کو دیکھ کر جنت کی حوروں کو بھی چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے اور آسمان کے چاند ستارے بھی شرمسار ہوکر وقت سے پہلے ڈوب جاتے ہیں، اس کی بے شمار دل افروز قسم کی اداؤں کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکنیں مطلقاً بند ہوگئیں لیکن میں مر نہیں سکا کیوں کہ عین جوانی میں بانو کو بیوہ کردینا میرے بس سے باہر تھا، لیکن جب سے وہ اور میں تہہ در تہہ مسائل کا شکار ہوئے تو تب سے اس نے اپنی اداؤں پر بریک سا لگا دیا تھا اور آج اس نے جب وہی انگڑائی لی جو اس کی اور جنل اداؤں کا پیش خیمہ ہوتی ہے اور جسے دیکھ کر میری روح بے اختیار رقص کرنے لگتی ہے تو میں فرط مسرت میں جھوم اٹھا اور مجھے دفعتاً وہ دن یاد آ گیا جب میں پہلی بار بالغ ہوا تھا۔ خدا میری اور میرے بچوں کی خیر کرے۔

بانو! آج تم اتنی خوش کیوں ہو؟ کیا کسی زعفران کے کھیت کی رجسٹری تمہارے نام ہوگئی ہے؟

بیگم! تم نے مسکرانا بھی چھوڑ دیا تھا اور آج تمہارے لبوں کی سرزمین پر تبسم کی کرنیں آب کوثر و تسنیم سے وضو کرکے اس طرح بکھر رہی ہیں جیسے گزرتی ہوئی بہار میں آسمان کے کناروں پر قوس وقزح سینہ تان کر نمودار ہوتی ہے، سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں پہلے کس کا شکریہ ادا کروں، تمہارا یا اس خدا کا جس نے میں مسکرانے کی توفیق عطا کی۔

میری باتیں سن کر بانو اپنی آنکھوں سے بھی ہنسی اور اپنی ناک سے بھی اور اس نے پھر ایک انگڑائی لی۔

اُف نبیوں کے پروردگار آج کیا ہوگیا ہے، آج ہمارا مقدر ہم پہ کیوں مہربان ہورہا ہے، سالوں سے ہمارا رشتہ کھردرا ہوگیا تھا، یہ رشتہ اس طرح چبھنے لگا تھا جس طرح دوسرے رشتے داروں کا نوکیلا پن میری روح پر زخم لگاتا ہے، وہ سچ مچ کی بیوی ہوتے ہوئے ماں سی بن کر رہ گئی تھی، جب دیکھو نصیحتیں اور جب دیکھو ڈانٹ ڈپٹ، لیکن آج تو کرشمۂ قدرت وہ بار بار ہنس رہی تھی اور اس کا موڈ اتنا خوش گوار تھا کہ جیسے بات بات پہ کھلکھلانے کا اللہ نے اسے حکم دیدیا ہو اور وہ حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہو۔

آپ کو میرے ہنسنے اور کھلکھلانے پر حیرت کیوں ہے؟ میں تو ہمیشہ ہی آپ کے لئے ہنستی ہوں اور ہمیشہ ہی اس بات کی کوشش کرتی ہوں کہ آپ خوش رہیں اور میری ان اداؤں کی قدر کرتے رہیں جو صرف میں آپ ہی پر لٹاتی ہوں۔

شاید آج تم نے کوئی اچھا خواب دیکھ لیا ہے؟ تم کئی سالوں سے کچھ ایسی زندگی گزار رہی ہو جیسے کوئی بدمزاج قسم کی بیوہ اپنی زندگی کو دھکا دیتی ہے۔

توبہ ہے، آپ بھی کیسی باتیں کرتے ہیں، اللہ آپ کو سلامت رکھے کیوں برے الفاظ زبان سے نکالتے ہو۔

بیگم، بات مرنے کی نہیں ہے، بات تو یہ ہے کہ کچھ عورتیں اپنے

شوہروں کی زندگی ہی میں بیوہ سی ہوکر رہ جاتی ہیں اور ان میں سے ایک تم بھی ہو، نہ کوئی میک اپ نہ کوئی اچھا لباس، نہ کوئی ناز نخرہ، یہ بیوگی نہیں تو کیا ہے اور اب تو تمہارے ہاتھوں میں وہ چوڑیاں بھی نظر نہیں آتیں جنہیں دنیا بھر کے فلاسفروں نے سہاگ کی علامت قرار دیا ہے۔

میں کئی ہفتوں سے یہ محسوس کر رہا تھا کہ شاید تم بیوہ ہونے کی مشق کر رہی ہو، تمہاری صورت اس بند گھڑی کی طرح نظر آتی ہے جس کے سیل فیوز ہو گئے ہوں، کئی بار تمہارے ہونٹوں پر میں نے مسکراہٹ ٹٹول ٹٹول کر بھی تلاش کی تو مجھے نظر نہیں آئی۔

لیکن آج، اللہ تمہیں نظر بد سے محفوظ رکھے، تم تو اس طرح ہنس رہی ہو جیسے بھری بہار میں کلیاں ہنسا کرتی ہیں۔ بیگم جی اس بے پناہ تبسم کا شان نزول کیا ہے؟ مجھے کچھ تو بتاؤ، تم دوبارہ زندہ کیسے ہو گئی ہو۔

اور ابھی تو میں آپ کو ایک اور سرپرائز دینے والی ہوں.........

بانو کے چہرے پر شوخیاں بکھری ہوئی تھیں، میں اس کو حیرت سے تک رہا تھا، میں نے اپنی ران پر نوچا کہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے یہ اندازہ ہوا کہ یہ کوئی خواب نہیں ہے یہ تو وہ ٹھوس حقیقت ہے جو سنہرے خوابوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہوا کرتی ہے۔

بانو کا مزاج بہت شوخ اور شگفتہ تھا، اس کی انمول اداؤں کی وجہ سے میرے کئی دوست اس کو چھپ چھپ کر دیکھنے کا گناہ کئی بار کر چکے تھے، صوفی نونہال نے تو ایک دن یہ قسم کھالی تھی کہ ایک دن میں فرضی صاحب کی بیگم کو ضرور دیکھوں گا چاہے مجھے زبردستی کرنی پڑے، بے چارے ایک دن بانو کو بغیر دیکھے ہی مر گئے۔ کئی بار کئی دوستوں نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ اپنی بیگم کا دیدار کراؤ، میں نے پوچھا کیوں؟ دوستوں نے جواب دیا اتنی اچھی ڈشیں تیار کرنے والی خاتون کو اگر ایک بار بھی بہت قریب سے نہ دیکھیں تو پھر ہماری اس زندگی کا مقصد ہی کیا ہے۔

میں نے جب دوستوں کو بلکتا ہوا دیکھا تو مجھے کچھ رحم سا آ گیا تھا اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ جلد ہی میں اس کو آپ لوگوں کے روبرو کروں گا لیکن جب میں نے باادب باملاحظہ دوستوں کی فرمائش مع سفارش بانو کے سامنے رکھی تو وہ چیخ اٹھی اور بھگلن دیوی کے لہجے میں بولی۔

آپ کو شرم نہیں آتی، ان میں خوبی کیا ہے جو میں ان کے سامنے آؤں۔

بیگم، میں نے جواب دیا تھا، خوبی ان میں نہیں خوبی تو تم میں ہے اور اس خوبی کو بغیر پلک جھپکے دیکھنے کے لئے میرے تمام دوست بےقرار ہیں۔ صوفی زلزال نے تو تمہارا دیدار کرنے کے لئے وضو تک کر لیا ہے۔

جب ہی تو میں کہتی ہوں کہ آپ کے سارے دوست چھچھورے بھی ہیں اور بدمعاش بھی، ان لوگوں نے کتنی بڑی بڑی داڑھیاں لٹکا رکھی ہیں لیکن ان کی سوچیں سڑے ہوئے کوفتوں کی طرح ہیں۔

آپ یقین کریں بانو کی خوبصورتی اور اداؤں کے چرچے بہت گھروں میں تھے اور لوگ میری قسمت پر رشک کرتے تھے کہ مجھے اتنی خوبصورت اور ہونہار بیوی عطا ہوئی، لیکن چند سالوں سے بانو بالکل مرجھا کر رہ گئی تھی نہ دن میں ہنستی تھی نہ رات کو اور کھلکھلانا تو وہ بھول ہی گئی تھی۔ دراصل خاندانی الجھنوں نے اور ہر وقت دل و دماغ پر چھائے ہوئے مسئلوں نے اسے توڑ کر رکھ دیا ہے، میری بعض غیر ذمہ داریاں بھی اس کو بہت کھلتی تھیں اس لئے ہنسی، تبسم، شوخی اور شگفتگی سے اس نے اپنے تعلقات منقطع کر لئے تھے اس کو اُداس دیکھ کر میں یہ سمجھتا تھا کہ شاید میں مر گیا ہوں اور بانو مجھے معنوی قسم کا مرحوم سمجھ کر عدت گزار رہی ہے لیکن آج جب میں نے اس سے ہنستے مسکراتے اور ادائیں لٹاتے دیکھا تو میں حیرت کے سمندر میں گلے گلے ڈوب گیا اور جب اس نے مجھے سرپرائز دینے کی بات کی تو میرے پیروں کے نیچے جتنی بھی زمین سوء اتفاق سے بچی تھی وہ بھی کھسک گئی اور میں منہ کے بل گرتے گرتے رہ گیا۔

سرپرائز؟ کیسا سرپرائز۔

سنو گے تو خوشی سے پاگل ہو جاؤ گے اور یقین نہیں کرو گے کہ یہ الفاظ میرے منہ سے نکل رہے ہیں۔ بانو بول رہی تھی اور میں اسے گھورے جا رہا تھا۔

لیکن بانو نے پھر اسٹارٹ لیا، آپ پھر بھی میری بے پناہ محبت کے قائل نہیں ہو سکیں گے۔

کون کمبخت کہتا ہے کہ میں تمہاری محبتوں کا قائل نہیں ہوں۔ ''میں جھلا گیا'' اگر میں تمہاری محبتوں کا قائل نہ ہوتا تو آج صرف اور صرف تمہارا شوہر نہیں ہو سکتا تھا۔

میں ۳۶ عورتوں میں تقسیم ہو گیا ہوتا لیکن میں کیا کروں تمہاری محبت کے جادو نے مجھے اس گھر کی چہار دیواری میں سمیٹ کر رکھ دیا، یاد کرو وہ شعر

جو میں نے تمہارے خواب میں آکر ترنم کے ساتھ تم سے عرض کیا تھا۔

مجھ کو بانو نے نکما کردیا
ورنہ میں بھی آدمی تھا کام کا

اچھا جی، بحث مت کرو، بانو نے ایک نئی تراوٹ اپنے چہرے پر سمیٹتے ہوئے کہا۔ میرے دل میں میرے اللہ نے ایک بات ڈال دی کہ میں نے آپ کے دوستوں کی ایک شاندار دعوت کروں۔ ایسی دعوت جو ہر اعتبار سے ایک تاریخی دعوت بن جائے اور آپ کے دوست تا قیامت اپنی انگلیاں چاٹتے رہیں۔

ایک سکینڈ کے لئے فرط خوشی میں میرا سانس رک گیا، پھر اپنے جسم میں اپنی روح کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ یہ کوئی کرامت ہے میری جان یا کوئی معجزہ، میں کسی حادثہ میں مر تو نہیں گیا ہوں جو تم بول رہی ہو، اسی دنیا میں بول رہی ہو یا ہم دونوں عالم برزخ کے کسی پبلک پارک میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بیگم تم! اور تمہارا یہ سراپا اور بات میرے دوستوں پر مہربان ہونے کی۔

آپ تو میری قدر نہیں کرتے۔" بانو نے نظریں پھیرتے ہوئے کہا" میں نے تو ہمیشہ آپ کے دوستوں کی آؤ بھگت کی ہے اور ہمیشہ ہی ان کے لئے قسم قسم کے پکوان پکائے ہیں۔

اس میں تو کوئی شک نہیں۔" میں نے اعتراف کیا" لیکن ہمیشہ میرے دوستوں میں کیڑے بھی نکالے ہیں اور ہمیشہ انہیں کھاؤ پیر ایسے ویسے اپرے غیرے نتھو خیرے اور نہ جانے کیسے کیسے دلخراش قسم کے القاب سے نوازا اور جب بھی میں نے ان حضرات کی دعوت کی تو مجھے سر کے بل کھڑے ہو کر تم سے التجا کرنی پڑی، کتنی خوشامد کے بعد تم نے میری بات مانی اور جب یہ لوگ کپڑے بدل بدل کر دستر خوان پر آکر براجمان ہوئے تو تم نے ان کا دل کھول کر مذاق اڑایا اور ان دوستوں کو اس خوراک پر تبصرے کئے جو خداداد تھی اور قدرت کا ایک عطیہ تھی اور آج تم زندگی میں پہلی بار میرے ان دوستوں کی جن کے چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہونے میں کوئی شک نہیں تم خود ان کی دعوت کرنا چاہتی ہو۔

گستاخی کی معافی۔ آخر بیگم جی اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا میں اس جہان فانی سے رخصت ہونے والا ہوں؟

میرے سرتاج۔ یقین کرو میرے دل کا تقاضہ ہے کہ میں ایک اچھی سی دعوت عمدہ قسم کے پکوانوں کے ساتھ کروں اور اس تمنا کے ساتھ کہ یہ لوگ جتنا کھاتے ہیں اسی دعوت میں اس سے دوگنا کھائیں اور اُس وقت کھاتے رہیں کہ جب تک پلیٹیں بہ زبان خود یہ نہ کہہ دیں کہ بس خدا کے لئے اب ہمیں چھوڑ دو۔

بیگم! تم سنجیدہ ہو یا کسی نئے مذاق کی بنیاد ڈال رہی ہو۔

تمہاری قسم میں سنجیدہ ہوں، اور اچھی اچھی ڈشیں بنانے کا منصوبہ بنا رہی ہوں۔

پھر نیکی اور پوچھ پوچھ، برقعہ اٹھاؤ اور خود جا کر ایک ایک دوست کو خود ہی دعوت پیش کردو، اچھی اچھی ڈشوں سے زیادہ تو وہ اس بات سے خوش ہو جائیں گے کہ تم اپنے قدموں سے چل کر ان کی رہائش کدہ تک پہنچیں۔ صوفی عجیب وغریب کی تو ازل ہی سے یہ آرزو ہے کہ تم ان کے گھر جاؤ اور برقعہ پھینک کر ان سے باتیں کرو

اور بے چارے وہ تو اسی امید میں جی رہے ہیں کہ ایک دن ان سے تمہاری ملاقات براہ راست ہوگی اور تم پیار بھرا ایک جملہ ایسا ضرور بولوگی جو ان کی روح کے لئے وٹامن ثابت ہوگا۔ بے چارے جب بھی ملتے ہیں تمہاری خیریت پوچھتے ہیں اور ان کے انداز گفتگو میں ہزاروں وہ حسرتیں جو ان کے دل کے قبرستان میں دفن ہونے کے لئے تیار رہتی ہیں، صاف جھلکتی ہیں اور ان کے انداز گفتگو پر مجھے رحم سا آجاتا ہے۔

اب ان باتوں کا وقت نہیں۔" بانو نے اپنے تبسم پر پہرہ بٹھاتے ہوئے کہا۔" اب انھیں اور اپنے دوستوں کو دعوت پیش کرنے کے بارے میں سوچیں اور میں چاہتی ہوں کہ اس بارے میں بھی دوستوں کو بلائیں، انشاء اللہ ایک اچھا پروگرام کریں گے، ایسا پروگرام جو ہمیشہ یاد رہے۔

شکریہ بانو، ہزار بار شکریہ، میں تمہیں دوستوں کی لسٹ سے آج ہی خبردار کردوں گا اور اگر تمہاری اجازت ہو تو ان کی بیگمات کو بھی بلالوں۔

نہیں۔ عورتوں کے ساتھ ان کے بچے بھی آئیں گے اور پھر بہت بڑا بکھیرا سا ہو جائے گا۔

وہ پھر کبھی سوچیں گے ابھی تو صرف دوستوں کو بلایئے اور میری طرف سے یہ اجازت ہے کہ جتنے چاہے بلاؤ۔

چنانچہ میں نے دو درجن دوستوں کی فہرست کچھ دیر بعد بانو کے ہاتھ میں تھمادی، آپ جانتے ہیں کہ دوست تو میرے سیکڑوں ہیں لیکن میں نے ان دوستوں کے نام دیئے کہ جنہیں کسی بھی موقع پر یاد نہ کرنا،

دوستی اور حمیت کی توہین ہے، یہ سب میرے لنگوٹیا یار ہیں اور ان سب سے یہ معاہدہ ہے کہ جمعہ کے جمعہ مرنے کے بعد بھی ایک دوسرے کی قبروں میں آکر ایک دوسرے سے معانقہ کریں گے اور فرشتوں کی روک ٹوک سے بھی ہماری ملاقاتوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، چند دوستوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

صوفی اذا جاء، صوفی ہل من مزید، صوفی قالو بلی، صوفی نونہال، صوفی شہتوت، صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں، صوفی نمکین الف کے برادر کلاں صوفی مسکین، مولوی گریۂ ملت، منشی مروارید، امیر الہند مولانا عجیب الخلائق، صوفی معشوق، صوفی تابڑتوڑ، مولوی گلاب جامن، صوفی زلزال، صوفی تاش قند، صوفی یاایہا الذین آمنو، صوفی زرخیز وغیرہ، ان کے ساتھ ساتھ کچھ نئے دوستوں کے نام بھی اس فہرست میں تحریر کر دیئے۔ الحمد للہ!

بانو نے سب کے نام قبول کرتے ہوئے کہا کہ ان کے علاوہ بھی اگر کچھ اور دوست یاد آجائیں تو انہیں بھی بصد شوق آپ بلائیے اور اس دعوت میں آپ اپنی ساری حسرتیں نکال لیجئے ورنہ انجان دوستوں کو بھی ایک پرچے پر یہ لکھ کر بھجوا دیجئے کہ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

میں بانو کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر اسے ہوا کیا، کیا براہ راست اس پر کوئی وحی نازل ہوئی کہ دوستوں کی اس پرخلوص دعوت کا مشورہ اس کو اللہ میاں نے دیا یا جبرائیل ومیکائیل نے اس کے کانوں میں انڈیلی، میں ابھی اس بارے میں غور وفکر کر ہی رہا تھا کہ بانو بولی، اب کیا سوچنے لگے کیا اس پروگرام کی آپ کو خوشی نہیں ہے۔

بیگم مجھے تو اتنی خوشی ہے کہ اس خوشی کے بعد میں جینا بھی نہیں چاہوں گا، میں نے ایک شعر پڑھا۔

سب کچھ خدا سے لے لیا یاروں کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

اور آپ کو کونسی ڈشیں تیار کرانی ہیں سوچ کر بتا دیجئے۔ میں اپنی مرضی سے بھی ایسی ڈشیں تیار کروں گی کہ یہ عشاء کے بعد کھانے بیٹھیں تو اس طرح خشوع خضوع کے ساتھ کھائیں کہ انہیں یہ بھی اندازہ نہ ہو سکے کہ فجر کی اذان ہوگئی ہے۔

ماشاء اللہ بیگم ماشاء اللہ، قلم کاغذ دو میں اسی وقت تمہاری مغفرت لکھ دوں گا تاکہ فرشتے بھی ایک دوسرے سے برملا یہ کہہ سکیں کہ شوہر ہو تو ایسا۔

واہ بھئی واہ۔ اب بھی فرشتے شوہر کی تعریف کریں گے، مجھ کمبخت بیوی کی تعریف نہیں کریں گے جو شوہر کی خاطر درجنوں صوفیوں اور مولویوں کا پیٹ بھرنے کے عزائم کا مظاہرہ کر رہی ہوں۔

بیگم! اچھے شوہروں کو اچھی بیویاں ملتی ہیں، تمہارا قابل تعریف ہونا ہمارے قابل تعریف ہونے کی دلیل ہے۔

آپ تو ہمیشہ ہی سے چت بھی اپنی اور پٹ بھی اپنی ہی رکھتے ہیں لیکن میری سوچ تو یہ ہے کہ اگر کسی بھی محفل میں وہ انسانوں کی محفل ہو یا فرشتوں کی آپ کی تعریف ہو جائے تو یہ میرے لئے باعث فخر ہے، آپ سربلند تو میں بھی سربلند، اب آپ اپنے دوستوں کو مدعو کرنے کی تیاری کیجئے اور بالآخر وہ دن آہی گیا جب میں نے اپنے سبھی دوستوں کو اپنے گھر بلایا اور ان کے سامنے بانو کی تیار کردہ دسیوں ڈشیں نہایت فخر کے ساتھ رکھ دیں، اس وقت میرے دوستوں کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی، اس کو بے روح الفاظ کے ذریعہ بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ میرے کئی دوستوں کا حال یہ تھا کہ کھانے کی رنگ برنگی ڈشیں دیکھ کر ان کی داڑھی کا ایک ایک بال اس طرح کھڑا تھا کہ بس نیت باندھنے کی دیر تھی۔ منشی مروارید کی مونچھیں بریانی کی خوشبو کی وجہ سے پھڑ پھڑا رہی تھیں اور صوفی اذا جاء کی آنکھوں میں ایک عجیب طرح کا خمار تھا جو کسی شرابی کی آنکھوں میں اس وقت ہوتا ہے جب جام ومینا اس کے سامنے ہوں۔ صوفی قالو بلی کھانے کے بڑے شوقین ہیں اور لذیذ کھانوں پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اس وقت ان کی کیفیت عجیب وغریب تھی ان کی آنکھیں کبھی ایک ڈش پر پڑتیں اور کبھی دوسری بار وہ اس طرح ڈشوں کو گھور رہے تھے کہ جیسے تمام ڈشوں کو ایک ساتھ نگل جانے کے منصوبہ بندی پر غور وفکر کر رہے ہوں۔

صوفی امرود بخش بار بار اپنی رانوں کو فرط حسرت میں پیٹ رہے تھے، دراصل وہ پیٹ کی کمزوری کی وجہ سے زیادہ نہیں کھا پاتے وہ اس طرح ان کھانوں کو دیکھ کر ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے اور کسی ایسے معجزے کی تلاش میں تھے کہ وہ سب کچھ تناول کرلیں اور ان کا پیٹ بھرنے نہ پائے۔ میں نے جس وقت کہا دوستوں شروع کیجئے سب دوستوں نے ایک ساتھ کھانے پر اس طرح حملہ کیا جیسے بھوکے بھیڑیے بکریوں پر ٹوٹ پڑتے ہوں۔ منشی امرود بخش نے تو لقمہ جلد بازی سے

منہ کے بجائے ناک ہی میں دے لیا، پھر العیاذ باللہ کہہ کر شرمندہ ہوئے۔

صوفی مسکین اتنے خشوع وخضوع سے کھا رہے تھے جیسے کوئی اللہ کا نیک بندہ نماز پڑھنے میں مشغول ہو۔ صوفی قالوبلی بریانی کی پانچ پلیٹیں تناول کر چکے تھے انہوں نے چھٹی پلیٹ بھرتے ہوئے کہا کہ ایسا کھانا تو بس جنت ہی میں نصیب ہو سکتا ہے، میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ پکانے والی کے ہاتھ چوم لوں۔

آپ نے کچھ فرمایا؟ میں نے قالوبلی سے پوچھا۔

برخوردار میں تو پہلے بھی فرما چکا ہوں لیکن تم دھیان ہی نہیں دیتے۔

ازراہ کرم، مکرر فرمایئے۔ میں سراپا گوش ہوں۔" میں نے خوشامدانہ انداز میں کہا۔"

قالوبلی بریانی کا نوالہ منہ میں دھکیلتے ہوئے بولے، میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ اس طرح کی بریانی پکانے والی کے ہاتھ چومنے کی تمنا ہے، تم اتنے بدمزاج ہو کہ ہماری تمناؤں پر غور بھی نہیں کرتے۔

اور ہم بھی اسی طرح کی حسرتیں لئے اپنے دل میں بیٹھے ہیں۔

"صوفی زلزال بولے۔"

فرضی صاحب، چلو ایک محفل ایسی بھی ہو جائے۔" یہ آواز صوفی ہل من مزید کی تھی۔"

میں تو خود یہ چاہتا تھا کہ آپ سب کی ملاقات اپنی بیگم سے کرادوں تا کہ اس کو اندازہ ہو سکے کہ آپ سب لوگ کتنے مخلص ہیں اور اس پر کتنے فدا ہیں لیکن وہ پردے کے معاملے میں اتنی کٹر ہے کہ بس میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

پردہ تو اب سعودی عرب میں بھی ختم ہو گیا۔" صوفی اذاجاء نے انکشاف کیا۔"

بجا فرمایا، کئی آوازیں ایک ساتھ ابھریں۔

کئی بزرگ یہ فرما کر مر چکے ہیں کہ پردہ تو آنکھ کا ہوتا ہے، پورے جسم پر برقع لادنے سے کیا فائدہ۔

ساری دنیا میں پردے کے خلاف شور مچ رہا ہے اور کچھ لوگ ابھی تک پردے سے چمٹے ہوئے ہیں۔

صوفی قالوبلی کی بات پر اچھی خاصی ایک ہاہا کاری مچ گئی، بالآخر مجھے بھی کو یہ اطمینان دلانا پڑا کہ میں انشاء اللہ اس بات کی کوشش کروں گا کہ اپنی بیگم کو آپ سب کے روبرو پیش کروں لیکن بس میرے ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

وہ کیا؟" سب نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔"

وہ یہ کہ جب پردہ آنکھ کا ہوگا، جیسا کہ ابھی کسی فاضل دوست نے کہا تو پھر آپ بانو کو دیکھیں گے کیسے؟

برخوردار، منشی مروارید بولے، آنکھ سے مراد ہے، پردہ نشیں کی آنکھ۔

غلط، میں نے پرزور آواز میں کہا۔ آپ دیکھتے ہوں گے عورتیں برقعے اوڑھتی ہیں اور ان کی آنکھیں تو کھلی رہتی ہیں، اس دور میں آنکھ کا پردہ کہاں ہے اور رہے مرد تو مردوں کا حال تو یہ ہے کہ وہ برقعے والی عورتوں کو زیادہ گھورتے ہوں اور برقعے اگر فیشن ایبل قسم کے ہوں پھر بے چارے مردوں کا قصور ہی کیا۔

ہماری رائے تو یہ ہے کہ "صوفی نونہال" مرغے کی ٹانگ سے دھینگا مشتی کرتے ہوئے بولے۔

یہ پردہ اب ختم ہی ہو جائے تو اچھا، آپ کسی دن سجادھجا کر اپنی بیگم کو ہمارے سامنے پیش کریں اور ہم سب کو شکریہ کا موقع دیں۔

انشاء اللہ میں آخری کوشش کر کے دیکھوں گا۔" میں نے اطمینان دلایا۔"

میں یہ بات واضح کردوں کہ اس دوران بار بار اندر جانا پڑا کیوں کہ بریانی لو، قورمے کی ڈشیں بار بار نمٹ رہی تھیں میرے یار دوست کھانے پر اس طرح پلے ہوئے تھے کہ جیسے کہ وہ اس دنیا میں آخری بار کھانا کھا رہے ہوں۔

صوفی صواد ضواد کی خوراک میرے یار دوستوں میں سب سے کم ہے لیکن وہ بھی بریانی کی چار پلیٹیں اور چھ نان ہضم کر گئے اور زردے کی تیسری پلیٹ کو وہ نمٹاتے ہوئے بولے۔ آہا کھانا ہو تو ایسا ہو کہ کھاتے رہو اور پیٹ کے اندر سے ہل من مزید کی صدائیں بلند ہوتی رہیں، اس کے بعد جب انہوں نے جب ایک طوفانی قسم کی ڈکار لی تو پورا کمرہ ہل کر رہ گیا۔

مولوی گربہ ملت نے خدا ہی جانے کتنا کھایا کیوں کہ وہ دوران طعام بات چیت کرنے کے قائل نہیں ہیں، ان کا ماننا ہے کہ کھانے کے دوران باتیں کرنا کھانے کی توہین ہے وہ بہت خاموشی کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں اور بس کھاتے ہی رہتے ہیں وہ درمیان میں پانی پینے کے

بھی قائل نہیں۔

صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں ان کے برابر میں تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مولوی گریہ ملت نے سات پلیٹیں بریانی کی پیٹ میں اتاریں اور قورمے کی اور اسٹو کی پلیٹیں میں شمار نہیں کر سکا لیکن ایک محتاط انداز کے مطابق انہوں نے ۱۲ نان تناول کیے، لیکن کھانے کے بعد وہ دال ملکھانی کی جم کر تعریفیں کر رہے تھے اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے دال بھی دبا کر کھائی اور مچھلی کی تو وہ اس طرح ثناخوانی کر رہے تھے کہ جیسے انہوں نے مچھلی کے سوا کچھ کھایا ہی نہیں۔ دراصل مولوی گریہ ملت قوم کے غم میں اتنے گھلے رہتے ہیں کہ کھانے کے دوران انہیں یہ احساس نہیں رہتا کہ انہیں کھانا کھاتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے، ان بے چاروں پر تو ہر وقت قوم کی فکر ہی سوار رہتی ہے۔ میں نے کئی بار غور کیا ہے وہ کھانا کھاتے وقت مسلسل کچھ سوچتے رہتے ہیں، اغلب گمان یہ ہے کہ قوم کے بارے میں یہ سوچتے ہیں کہ ہماری قوم کو بھوک اور فقر و فاقہ سے کیسے نجات دلائی جائے ممکن ہے کہ وہ قوم کے بدلے کا بھی کھا جاتے ہوں اگر ایسا ہے کہ تو وہ بجا طور پر ثواب دارین کے حق دار ہیں۔

کھانے کے بعد جب چائے کا انتظار ہو رہا تھا تو یار دوستوں میں گپ شپ جاری تھی اس وقت اورنگ آباد کے تبلیغی جماعت کا ذکر چھڑ گیا۔ صوفی جل تو جلال تو، مولوی سعد کے بہت بڑے عاشق ہیں، انہوں نے اپنا سینہ پھلا کر کہا کہ حضرت مولانا سعد نے یہ ثابت کر دیا کہ اس وقت ان سے بڑا کوئی ولی نہیں، شوریٰ والے ان کے سامنے بونے ہو گئے اور دارالعلوم دیوبند بھی شرمندہ ہو گیا، جس نے مولانا سعد کی کئی باتوں پر خواہ مخواہ پکڑ کی تھی۔

لیکن دارالعلوم دیوبند کی بات تو اپنی جگہ درست تھی۔ ''میں نے کہا''

کچھ بھی درست نہیں تھی۔ صوفی نونہال گرجے۔ مفتیان کرام کو چاہئے تھا کہ اس بات کا خیال تو کرتے کہ مولانا سعد کو چاہنے والوں کی تعداد اربوں کھربوں میں ہے، وہ اس دور میں نبی کے درجے تک پہنچے ہوئے ہیں۔

میرے خیال میں یہ بدعقیدگی ہے۔ ''میں نے برملا کہا'' کیوں کہ ختم نبوت کا عقیدہ امت میں طے شدہ ہے، اس لئے کسی کو نبی کا درجہ دینا عقیدۂ ختم نبوت کی توہین ہے۔

فرضی بھائی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اورنگ آباد کے اجتماع میں مولانا سعد سے کئی معجزے بھی ظاہر ہوئے۔ صوفی تاشقند اپنی بلغمی آواز میں بولے، یہ بات بھی کسی معجزے سے کم نہیں ہے کہ شیوسینا کے لوگوں نے جلسہ گاہ میں اپنے ہاتھوں سے جھاڑو لگائی ہے اور اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کی ہے۔

فرضی صاحب ایک بات اور بھی ہے۔ صوفی اذا جاء نے بہ آواز بلند کہا، اور وہ یہ کہ مولانا سعد صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ معجزات نبوت سے وابستہ نہیں ہوتے بلکہ دعوت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

میں تو اس کو بھی بدعقیدگی مانتا ہوں کیوں کہ نبیوں کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ معجزات نبی ہونے کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں، دعوت کا کام تو ان کے متبعین نے بھی کیا ہے لیکن ان سے کبھی کوئی معجزہ صادر نہیں ہوا۔

لیکن یہ بات مسلم ہے۔ ''صوفی ہل من مزید نے کہا'' کہ مولانا سعد صاحب سے تو درجنوں معجزے صادر ہو چکے ہیں، اورنگ آباد کا اجتماع بھی ایک معجزہ ہی تھا۔

اس اجتماع میں دو کروڑ لوگ شریک ہوئے، دنیا کی تاریخ میں اس سے بڑا مجمع نہ کبھی ہوا ہے نہ ہوگا۔ اس اجتماع کے بعد شوریٰ والے کے پیٹ میں مستقل مروڑ چل رہا ہے اور انہوں نے مارے شرم کے گھروں سے نکلنا بند کر دیا ہے۔

سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کو بھی بخار ہو گیا ہے۔ ''صوفی صواد ضواد بولے'' اور وہ عنقریب مولانا سعد کی باتوں پر تجدید ایمان کرنے والے ہیں۔

میری رائے یہ ہے کہ آپ سب لوگ راہ حق سے اِدھر اُدھر ہو رہے ہیں۔ مولانا سعد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو غیر محتاط زبان اختیار کی ہے اور توبہ کے ساتھ خروج کی جو قید لگائی ہے وہ اکابرین کی مسلم رائے کے خلاف ہے اور اس بارے میں دارالعلوم دیوبند کا موقف بالکل درست ہے، رہا مجمع تو کسی بھی جلسہ کی بھیڑ کسی کے برحق ہونے کو ہرگز ہرگز ثابت نہیں کرتی۔

حضرت مولانا عامر عثمانیؒ نے یہ شعر کہا تھا۔

غلبہ وکثرت شہرت وعظمت کوئی نہیں معیارِ صداقت
ہر صورت میں ہر حالت میں حق حق ہے اور باطل باطل

برادر محترم! صوفی زلزال اپنے چہرے پر ایک کوئنٹل سنجیدگی سمیٹتے ہوئے بولے اگر مولانا سعد کو الہامی نبی مان لیا جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ مجدد الف ثانیؒ سے بڑا قد تو ان کا ظاہر ہو ہی رہا ہے، بھیا جی ایسا بھی تو کوئی نبی ہوتا ہوگا کہ جس پر وحی نہ آتی ہو اور اس کے نبی ہونے کی شہرت نہ ہو لیکن ہو وہ نبی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اسی بنیاد پر غلام احمد قادیانی کو کافر قرار دیا گیا ہے کیوں کہ وہ نبوت کا مدعی تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی کا نبی ہونا امر محال ہے۔

لیکن فرضی بھائی۔ "انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔" مولانا سعد پر الہام تو ہوتے ہیں بذریعۂ الہام اللہ میاں نے بذات خود ان سے فرمایا تھا کہ اصحاب کہف کا کتا، کتا نہیں بلکہ شیر تھا، لیکن مولویوں نے ان کے اس الہام کے خلاف طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا اور ان کے خلاف فتوؤں کی بارش ہونے لگی۔

میں پھر یہ کہوں گا کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیان نے مولانا سعد کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ مبنی بر صداقت ہے بلکہ جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں نے مولانا سعد کے سلسلہ میں بہت نرمی سے کام لیا ہے، ان کو اس سے زیادہ سخت موقف اختیار کرنا چاہئے کیوں کہ کسی ایسے انسان کا گمراہ ہو جانا جس کے پیچھے لاکھوں لوگ چل رہے ہوں، خطرے کی بات ہے اگر مولانا سعد نے اپنی روش نہیں چھوڑی اور فاسد باتوں کو ترک نہیں کیا تو لاکھوں لوگوں کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

فرضی صاحب! "صوفی ظل الٰہی نے بھی اپنی چونچ کھولی۔" ہم نے سنا ہے کہ مولانا سعد لوگوں کو بیعت بھی کر رہے ہیں اور یہ نہیں معلوم کہ انہیں خلاف کس نے دی تھی جب کہ بیعت کرنا اکابرین تبلیغی جماعت کی روش کے خلاف ہے۔

دیکھو بھائیو۔ "میں بولا" بیعت تو اب بھی کر رہے ہیں، اگر مولانا سعد بھی کرنے لگے ہوں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ مولانا سعد نے تو فضائل اعمال کو بھی مسجدوں سے گیٹ آؤٹ کر دیا، اب آپ اس بات بھی شور مچالیں، میرے خیال سے ہر بات کے لئے لینا ضروری نہیں ہے البتہ جو باتیں، جو براہ راست عقیدے سے ٹکرا رہی ہیں اور جس کے خلاف بہت محتاط انداز سے دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داروں نے اشارہ کیا ہے اس بارے میں مولانا سعد کی مخالفت کرنی چاہئے۔

ایک صاحب فرمار ہے تھے۔ "صوفی نمکین بولے" کہ مولانا سعد مہدی علیہ السلام بھی ہو سکتے ہیں، کیا ایسا ماننا یا کہنا درست ہے۔

دیکھو بھائی، یہ بات تو ماننی پڑے گی کہ جہالت بیگم نے اچھے اچھوں کی عاقبت خراب کر دی ہے اور شیطان لعین نے مذہب کا لبادہ اوڑھنے والوں کو راہ حق سے بھٹکانا ایک مشن سا شروع کر دیا ہے۔ علماء حق سے آمنے سامنے کی ٹکر ہو گئی ہے اور علماء کا عوام الناس سے رابطہ بھی نہیں ہے اس لئے دیکھتے رہئے کہ کیا کیا خرافات اس میدان میں ہوتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک اچھی جماعت جس کے کارنامے بے شمار ہیں، وہ راہ راست سے بھٹک رہی ہے اور خود غرض اور عاقبت نااندیش قسم کے مولوی اور مفتی ان بھٹکنے والوں کی کمر تھپتھپا رہے ہیں، بس اب تو اللہ ہی مالک ہے۔ یار دوستوں نے حسب معمول کھانے کی بہت تعریف کی اور کئی دوستوں نے یہ بھی پوچھا کہ اگلا پروگرام کب ہوگا۔ دوستوں کو رخصت کرنے کے بعد جب میں گھر میں پہنچا تو بانو کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں، اس نے پرشوق انداز میں پوچھا، آپ کے دوستوں کو کھانا کیسا لگا؟

زبردست، صوفی معشوق تمہاری تعریف میں اس قدر جذباتی ہو گئے تھے میں سہم گیا کہ شاید عنقریب ان کا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔

صوفی آؤں تو جاؤں کہاں کا دعویٰ تو یہ تھا کہ جنت الفردوس میں اہل جنت کے لئے پکوان اللہ میاں کے حکم تے تم سے ہی بنوایا جائے گا اور کئی صوفیوں کی تو ضد یہی تھی کہ ایک بار اپنی بیوی کا دیدار کراؤ اب ہم سے رہا نہیں جاتا۔

آپ نے کیا کہا میرے سرتاج؟

میرے سب دوست معصوم عن الخطا ہیں ان کے روبرو ہو کر رخ سے پردہ ہٹانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور تم تو اس بات کی قائل ہو۔

دل بدست آرد حج کہ اکبر ست

تو پھر ان سب کی خواہش پوری کر کے حج مبرور کا ثواب حاصل کرلو اور اپنے اکلوتے شوہر کو بھی شکریہ کا موقع دو۔ میرے اس بے مثال جملے کو سن کر وہ صرف ہنس دی اور اس طرح اس نے مجھے لاجواب کر دیا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ل)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جولائی	قمرومریخ	قران	۳۹-۴
کیم جولائی	قمرومشتری	تربیع	۳۲-۱۳
۲؍جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۳۷-۲
۳؍جولائی	قمروزحل	تسدیس	۵۶-۹
۴؍جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۵۰-۱
۵؍جولائی	شمس ومشتری	تثلیث	۳۴-۱۶
۶؍جولائی	قمرومریخ	تسدیس	۵۷-۲
۷؍جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۳۶-۱۲
۸؍جولائی	قمروزحل	تثلیث	۲۷-۳
۹؍جولائی	عطاردومشتری	تربیع	۴۵-۱۴
۱۰؍جولائی	قمرومریخ	تثلیث	۵۵-۱۱
۱۰؍جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۵۶-۲۲
۱۲؍جولائی	قمروزحل	مقابلہ	۳۳-۱۵
۱۳؍جولائی	قمروشمس	قران	۱۷-۸
۱۴؍جولائی	زہرہ وزحل	تثلیث	۱۴-۱۲
۱۵؍جولائی	قمروزہرہ	قران	۴۱-۱۴
۱۶؍جولائی	قمروزہرہ	قران	۵-۱۰
۱۷؍جولائی	قمروشمس	تسدیس	۲۰-۱۶
۱۸؍جولائی	قمروزحل	تربیع	۴۹-۸
۱۹؍جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۲۴-۱۵
۲۰؍جولائی	قمروزحل	تسدیس	۳۵-۱۴
۲۱؍جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۱۰-۵
۲۲؍جولائی	زہرہ ومشتری	تسدیس	۵۰-۱۴
۲۳؍جولائی	قمروزہرہ	تربیع	۵-۲۱
۲۴؍جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۵۱-۱۳
۲۵؍جولائی	قمروزحل	قران	۱۶-۱۱
۲۶؍جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۳۳-۱۵
۲۷؍جولائی	قمرومریخ	قران	۱۷-۰۰
۲۹؍جولائی	قمروعطارد	مقابلہ	۵۴-۱۴
۳۱؍جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۵۱-۸

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۱-۴
۲؍اگست	قمروشمس	تثلیث	۳۶-۱۱
۳؍اگست	قمروعطارد	تثلیث	۲۱-۸
۴؍اگست	قمروشمس	تربیع	۴۶-۲۳
۵؍اگست	قمرومشتری	مقابلہ	۱۸-۳
۶؍اگست	قمروعطارد	تثلیث	۱۵-۵
۷؍اگست	شمس ومشتری	تربیع	۵۷-۴
۸؍اگست	زہرہ ومریخ	تثلیث	۲-۶
۹؍اگست	شمس وعطارد	قران	۳۵-۷
۱۰؍اگست	زہرہ وزحل	تربیع	۳-۷
۱۱؍اگست	قمرومشتری	تربیع	۱۵-۹
۱۲؍اگست	قمروزحل	تثلیث	۲۱-۱۴
۱۳؍اگست	قمرومشتری	تسدیس	۳۹-۹
۱۴؍اگست	قمرومریخ	تثلیث	۸-۱۰
۱۵؍اگست	قمروعطارد	تسدیس	۳۹-۷
۱۶؍اگست	قمروشمس	تسدیس	۵۳-۱
۷؍اگست	قمرومشتری	قران	۳۵-۱۸
۱۸؍اگست	قمرومریخ	تسدیس	۲۷-۲۰
۱۹؍اگست	قمروعطارد	تثلیث	۴۳-۲۰
۱۹؍اگست	قمروزہرہ	تسدیس	۴۴-۲۲
۲۱؍اگست	قمروشمس	تثلیث	۱۶-۵
۲۲؍اگست	قمرومشتری	تسدیس	۵۰-۱۷
۲۳؍اگست	قمرومریخ	قران	۴۸-۱۹
۲۵؍اگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۷-۱
۲۶؍اگست	شمس وزحل	تثلیث	۲۷-۳
۲۷؍اگست	قمرومشتری	تثلیث	۵۴-۱۹
۲۸؍اگست	عطاردومریخ	تربیع	۵۶-۱۰
۲۹؍اگست	قمروزحل	تربیع	۵-۳
۳۰؍اگست	قمروعطارد	تثلیث	۳۱-۱۰
۳۱؍اگست	قمروزحل	تثلیث	۲۱-۱۲

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم ستمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۳۴-۱۴
۲؍ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۳۶-۰۰
۳؍ستمبر	قمروشمس	تربیع	۶-۸
۴؍ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۵۵-۱۰
۵؍ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۵۹-۱۴
۶؍ستمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۱۲-۱۸
۷؍ستمبر	عطاردوزحل	تثلیث	۴۹-۱۷
۸؍ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۵۰-۰۰
۹؍ستمبر	زہرہ ومریخ	تربیع	۰۹-۲
۹؍ستمبر	قمروعطارد	قران	۲۴-۴
۹؍ستمبر	قمروشمس	قران	۳۱-۲۳
۱۰؍ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۴۴-۲۰
۱۱؍ستمبر	شمس ومشتری	تسدیس	۳۹-۱۷
۱۲؍ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۲۳-۰۰
۱۳؍ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۱۷-۴
۱۳؍ستمبر	زہرہ وزحل	تسدیس	۲۸-۹
۱۴؍ستمبر	قمرومشتری	قران	۴-۱۰
۱۵؍ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۵۳-۷
۱۶؍ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۴۵-۴
۱۷؍ستمبر	قمروزحل	قران	۵۵-۲۱
۱۸؍ستمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۳۲-۳
۱۹؍ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۵۵-۸
۲۰؍ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۵-۱۹
۲۱؍ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۴۲-۲۲
۲۲؍ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۴۵-۲۳
۲۴؍ستمبر	قمرومشتری	تثلیث	۵۴-۱۰
۲۵؍ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۵۱-۱۱
۲۸؍ستمبر	شمس ومریخ	تثلیث	۴-۵
۲۹؍ستمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۵-۴
۳۰؍ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۶-۲۱

شرف قمر

۷؍جولائی رات ۹ بج کر ۵۶ منٹ سے ۷؍جولائی رات ۱۱ بج کر ۴۴ منٹ تک۔ ۴؍اگست صبح ۵ بج کر ۲ منٹ سے ۴؍اگست دن ۱۲ بج کر ۴۴ منٹ تک۔ ۲۷؍ستمبر شام ۴ بج کر ۲۶ منٹ سے ۲۷؍ستمبر رات ۸ بج کر ۱۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتے ہیں، عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں اور جائز کاموں میں لوگوں کی مدد کریں۔

ہبوط قمر

۲۰؍جولائی شام ۱۰ بج کر ۲۵ منٹ سے ۲۰؍جولائی دوپہر ۱۲ بج کر ۱۶ منٹ تک۔ ۱۶؍اگست دوپہر ۲ بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۸؍اگست رات ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ تک۔ ۱۶؍اگست شام ۶؍اگست رات ۷ بج کر ۴۸ منٹ تک۔ ۱۳؍ستمبر رات ۳ بج کر ۱۶ منٹ سے ۱۳؍ستمبر صبح ۵ بج کر ایک منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا، یہ اوقات منفی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں لیکن ناحق کسی کو ستانے کی غلطی نہ کریں۔

قمر در عقرب

۲۰؍جولائی صبح ۶ بج کر ۳۴ منٹ سے ۲۲؍جولائی دوپہر ۳ بج کر ۴۳ منٹ تک۔ ۱۲؍ستمبر رات ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ سے ۱۵؍ستمبر صبح ۵ بج کر ۴۵ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں منگنی، بیاہ شادی اور کاروبار وغیرہ کی شروعات اور سفر سے پرہیز رکھیں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۴؍جولائی صبح ۷ بج کر ۴۵ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۳؍اگست رات ۲ بج کر ۳۰ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۳؍ستمبر رات ۹ بج کر ۴۸ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے مبارک مانے گئے ہیں، اپنی خاص دعاؤں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

ہبوط زہرہ

۳؍اگست صبح ۷ بج کر ۵۰ منٹ سے ۴؍اگست صبح ۶ بج کر ۵۸ منٹ تک زہرہ حالت ہبوط میں رہے گا، منفی کاموں کے لئے یہ اوقات مؤثر ثابت ہوں گے اور باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

شرف عطارد

۱۳؍ستمبر رات ۷ بج کر ۳۷ منٹ سے ۱۴؍ستمبر صبح ۸ بج کر ۱۳ منٹ تک عطارد حالت شرف میں رہے گا، ان اوقات میں تعلیم، امتحان، وکالت اور ججی سے متعلق عملیات کریں انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

منزل شرطین

۵؍جولائی صبح ۱۰ بج کر ۵۸ منٹ پر۔
یکم؍اگست شام ۴ بج کر ۵۳ منٹ پر۔
۲۸؍اگست رات ۱۰ بج کر ۴ منٹ پر۔
۲۵؍ستمبر صبح ۴ بج کر ۳۲ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے کے خواہش مند توجہ دیں۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

عطارد	۶؍جولائی ۵ بجکر ۱۵ منٹ پر در برج اسد بحالت استقامت
عطارد	۲۶؍جولائی ۵ بجکر ۱۶ منٹ پر در برج سنبلہ بحالت استقامت
عطارد	۱۳؍اگست ۵ بج کر ۱۶ منٹ پر در برج سنبلہ بحالت رجعت
عطارد	۳۱؍اگست رات ۸ بجکر ۵۹ منٹ پر در برج اسد بحالت رجعت
عطارد	۵؍ستمبر شام ۵ بجے در برج اسد بحالت استقامت
عطارد	۱۰؍ستمبر صبح ۸ بج کر ۲۳ منٹ در برج سنبلہ بحالت استقامت
عطارد	۳۰؍ستمبر صبح ۶ بجکر ۱۳ منٹ پر در برج میزان بحالت استقامت
زہرہ	۵؍جولائی ۵ بجکر ۴۳ منٹ در برج جوزا بحالت استقامت
زہرہ	۳۱؍جولائی رات ۸ بجکر ۱۵ منٹ در برج سرطان بحالت استقامت
زہرہ	۲۶؍اگست رات ایک بجے در برج اسد بحالت استقامت
زہرہ	۲۰؍ستمبر صبح ۶ بجکر ۴۶ منٹ پر در برج سنبلہ بحالت استقامت
مریخ	۲۰؍جولائی شام ۵ بج کر ۱۵ منٹ در برج اسد بحالت استقامت
مریخ	۵؍ستمبر دن ۳ بج کر ۶ منٹ پر در برج سنبلہ بحالت استقامت

فہرست نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے

جولائی، اگست، ستمبر

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۵رجولائی	تسدیس عطارد و مشتری	مکمل	۱۸_۱۸
۱۵رجولائی	تسدیس عطارد و مشتری	ختم	۲۸_۱۸
۱۸رجولائی	تثلیث زہرہ و مشتری	شروع	۴۱_۱
۱۹رجولائی	تثلیث زہرہ و مشتری	مکمل	۸_۱
۱۹رجولائی	تثلیث عطارد و زحل	شروع	۶_۸
۲۰رجولائی	تثلیث عطارد و زحل	مکمل	۴۵_۰۰
۲۰رجولائی	تثلیث زہرہ و مشتری	ختم	۶_۱
۲۰رجولائی	تثلیث عطارد و زحل	ختم	۴۳_۱۷
۲۳رجولائی	قران شمس و مریخ	شروع	۲۱_۱
۲۳رجولائی	مقابلہ زہرہ و زحل	شروع	۳۴_۱۹
۲۳رجولائی	مقابلہ زہرہ و زحل	مکمل	۲۳_۲۰
۲۷رجولائی	قران شمس و مریخ	مکمل	۲۶_۶
۳۰رجولائی	قران شمس و مریخ	ختم	۱۱_۱۱
۹راگست	تسدیس عطارد و زہرہ	شروع	۱۳_۱۲
۹راگست	تسدیس شمس و مشتری	شروع	۱۹_۲۱
۱۰راگست	تسدیس عطارد و زہرہ	مکمل	۳۲_۱۴
۱۱راگست	تثلیث شمس و مشتری	مکمل	۵۴_۲
۱۱راگست	تسدیس عطارد و زہرہ	ختم	۵۷_۱۴
۱۲راگست	تسدیس شمس و مشتری	ختم	۴۲_۸
۱۳راگست	تثلیث شمس و زحل	شروع	۶_۲
۱۴راگست	تثلیث شمس و زحل	مکمل	۳۶_۲
۱۵راگست	تثلیث شمس و زحل	ختم	۸_۳
۱۶راگست	تربیع زہرہ و مشتری	شروع	۳۲_۱۲
۱۷راگست	تربیع زہرہ و مشتری	مکمل	۹_۱۲
۱۸راگست	تربیع زہرہ و مشتری	ختم	۴۶_۱۱
۱۸راگست	تسدیس مریخ و مشتری	شروع	۱۵_۱۹
۲۰راگست	تسدیس مریخ و مشتری	مکمل	۱۱_۲۲
۲۱راگست	تثلیث مریخ و زحل	شروع	۳۳_۵

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲۲راگست	تسدیس مشتری و زحل	شروع	۱۱_۱
۲۲راگست	تسدیس مریخ و زحل	مکمل	۵۰_۱۸
۲۳راگست	تسدیس مریخ و مشتری	ختم	۱۶_۸
۲۴راگست	تثلیث مریخ و زحل	ختم	۱۶_۸
۲۶راگست	قران شمس و عطارد	شروع	۲۲_۱۳
۲۷راگست	قران شمس و عطارد	مکمل	۱۲_۲
۲رستمبر	تسدیس مشتری و زحل	ختم	۴۲_۱۱
۳رستمبر	قران عطارد و مریخ	مکمل	۷_۱۵
۱۲رستمبر	تثلیث زہرہ و زحل	شروع	۲_۱۰
۱۳رستمبر	تثلیث زہرہ و زحل	مکمل	۱۹_۶
۱۳رستمبر	تربیع شمس و زحل	شروع	۱_۷
۱۴رستمبر	تثلیث زہرہ و زحل	ختم	۳۶_۲
۱۴رستمبر	تربیع شمس و زحل	مکمل	۲۸_۸
۱۵رستمبر	تسدیس زہرہ و مشتری	شروع	۴۷_۱
۱۵رستمبر	تربیع شمس و زحل	ختم	۵۶_۹
۱۵رستمبر	قران عطارد و مریخ	شروع	۵۴_۱۵
۱۶رستمبر	تسدیس زہرہ و مشتری	مکمل	۱۳_۱
۱۷رستمبر	قران عطارد و مریخ	مکمل	۳۱_۰۰
۱۸رستمبر	قران عطارد و مریخ	ختم	۳_۵
۲۵رستمبر	تربیع عطارد و زحل	شروع	۲۵_۶
۲۵رستمبر	تربیع عطارد و زحل	مکمل	۵_۲۰
۲۶رستمبر	تربیع عطارد و زحل	ختم	۴۳_۹
۴راکتوبر	قران زہرہ و مریخ	شروع	۲۵_۶
۱۵راکتوبر	قران زہرہ و مریخ	مکمل	۲۳_۲۲
۱۷راکتوبر	قران زہرہ و مریخ	ختم	۱۴_۱۴
۱۷راکتوبر	قران شمس و عطارد	شروع	۳۶_۱۸
۱۷راکتوبر	تربیع زہرہ و زحل	شروع	۵۴_۲۱
۱۸راکتوبر	تربیع زہرہ و زحل	مکمل	۲۳_۱۸

صرف ایک ہی راستہ صدقہ صدقہ، صدقہ وسیلہ نجات

تمام نحوستوں، لاعلاج مریضوں، مالی پریشانیوں، مشکلات، آفات، بلیات، مصیبتوں، جان ومال کی حفاظت، حادثات، شر شیطانی، شر انسانی، لڑائی جھگڑا اور نفاق سے نجات کے لئے صدقہ دینے دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی چیز وارد نہیں ہوئی، صدقے کی فضیلت وخواص اور اہمیت، اور آئمہ معصومین کے ارشادات پیش خدمت ہیں ان سے استفادہ کریں اور مجھ حقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆راہ خدا میں صدقے کی عجیب وغریب اہمیت ہے۔ صدقہ مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا بلکہ زیادتی کا باعث بنتا ہے۔ صدقہ دینے والے کو اس سے کئی گنا زیادہ فائدہ ہوتا ہے☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بیماری کو چار چیزیں ختم کرتی ہیں (۱) صدقہ (۲) علاج (۳) پرہیز (۴) ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کر کے ماتھے پر رکھنا ☆جب بھی سفر کا آغاز کرو اپنا سفر صدقے سے شروع کرو اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرو☆ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دور کرتا ہے☆ شافع محشر ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دینے والوں کو صدقے کی وجہ سے قبر کی گرمی نہیں ستائے گی☆ رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں صدقہ دیا کرو ایسا کروگے تو جہنم سے چھٹکارہ پاؤگے☆ امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ صدقہ مریض کو مرض موت سے بچاتا ہے☆ پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جب لوگ صدقہ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو بیماریاں بڑھ جاتی ہیں☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ سرکار ختم المرسلین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں صدقہ نکالا کرو اس سے تمہاری آمدنی بڑھے گی☆ صدقہ آخرت میں آتش جہنم سے نجات کا باعث بنتا ہے۔☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۴/چیزیں جنت کی دعوت دیتی ہیں (۱) مصیبت کا چھپانا (۲) صدقہ پوشیدہ طور پر دینا (۳) والدین سے نیکی کرنا (۴) بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھنا ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کی زمیں آگ کی طرح دہک رہی ہوگی مگر مرد مومن پر سایہ ہوگا اس سائے کو اس کے دیئے ہوئے صدقے کی کرامت جانیں۔☆ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تجھے جو کچھ دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں صرف کرو خدا کے نام پر خرچ کرنے والے کو مجاہد کا درجہ ملتا ہے☆ سرکار نبی اکرم ﷺ کا رشاد ہے صدقہ دیا کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو☆ صدقہ ناگہانی اموات دور کرتا ہے☆ صدقہ دینے والا کبھی بری موت سے نہیں مرتا☆ صدقہ حتمی قضا کو دور کرتا ہے☆ صدقہ دے کر کبھی کسی پر احسان نہ جتائیں ورنہ اللہ اس عمل خیر کو ختم کردے گا☆ صدقہ ۷۰/قسم کی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے☆ صدقہ ایک کامیاب دوا ہے☆ صدقہ مال ودولت کو زیادہ کرتا ہے☆ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب کوئی کسی محتاج کو صدقہ دیتا ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رات کا صدقہ بری موت کو ختم کردیتا ہے اور ۷۰/بلاؤ کو دور کرتا ہے، دن کا صدقہ خطاؤں کا ایسے ختم کردیتا ہے جیسے پانی نمک کو نیز دن کا صدقہ مال میں زیادتی اور عمر میں اضافے کا باعث ہوتا ہے☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صدقہ دینے سے افلاس دور ہوتا ہے اور عمر بڑھ جاتی ہے☆ صدقہ سے گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے پانی سے آگ بجھ جاتی ہے☆ صبح کا آغاز صدقے سے کرو اس سے دن کی نحوست دور ہوتی ہے اسی طرح رات کا آغاز صدقے سے کرو اس سے رات کی نحوست دور ہوتی ہے☆ صدقہ مال ودولت اور رزق میں اضافہ کرتا ہے☆ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے رات کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے☆ صدقہ رد بلا ہے☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں صدقہ دینا میں پیش آنے والی ۷۰/مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے مال سے محتاجوں کی مدد کرتا ہے☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ سخاوت، بخشش ناموس کی نگہبان ہے۔☆ حضرت محمد ﷺ کا رشاد گرامی ہے کہ صدقہ خدا کے غیض وغضب سے بچاتا ہے۔

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تثلیث زہرہ ومشتری

اس وقت برائے عشق ومحبت اور برائے اطاعت وفرماں برداری اور برائے تعلقات میاں بیوی عمل کرنا اور نقوش لکھنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور نتائج بہت حیرت انگیز انداز میں ظاہر ہوتے ہیں۔ عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کی قدر کریں اور ضرورت مند حضرات وخواتین کی خدمت انجام دیں۔ اس سال یہ وقت ۱۸ر جولائی بروز بدھ کو پڑے گا۔ اس وقت کی ابتداء ۱۸ر جولائی رات ایک بج کر ۴۱ منٹ پر ہوگی، یہ وقت ۱۹ر جولائی بروز جمعرات رات ایک بج کر ۸ منٹ پر انتہائی عروج پر ہوگا۔ ۲۰ر جولائی بروز جمعہ کو رات ایک بج کر ۶ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔ اس قیمتی وقت میں یہ نقش تیار کرکے ضرورت مندوں کو دیں اور کرشمہ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۹۱۱۱	۵۲۸۹۳	۵۷۳۳۳
۹۵۵۵۵	یہاں اپنا مقصد مع اسماء چہار لکھیں	۳۳۷۸۲
۱۴۶۷۱	۷۶۴۴۴	۳۸۲۲۲

شرف قمر

شرف قمر کے اوقات اسی شمارے میں درج ذیل ہیں۔ ان اوقات میں حصول عزت، حصول دولت، منگنی، شادی، رفع بندش اور ترقی روزگار کے نقش تیار کریں اور ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ مذکورہ مقاصد میں یہ نقش تیر کی طرح کام کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۵۷۳۰	۴۵۸۴۶	۱۷۱۹۰
۲۸۶۵۰	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۴۰۱۱۶
۳۴۳۸۶	۲۲۹۲۰	۱۱۴۶۰

شرف قمر کا دوسرا نقش

مذکورہ مقاصد میں یہ نقش تیر کی طرح کام کرتا ہے، لیکن اس نقش کو اگر چاندی کی لوح پر کندہ کریں تو اس کے نتائج حیرت انگیز طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۱۰۰۲۷	۸۰۳۰۲	۳۰۱۱۱
۵۰۱۸۵	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۷۰۲۶۵
۶۰۲۲۸	۴۰۱۴۸	۲۰۰۷۴

تثلیث زہرہ وزحل

زہرہ وزحل کی تثلیث ۱۲ستمبر بروز بدھ کو ہوگی، یہ وقت ۱۲ستمبر بروز بدھ کو صبح ۱۰ بج کر ۲ منٹ پر شروع ہوگا اور یہ وقت ۱۳ستمبر بروز جمعرات کو انتہائی عروج پر ہوگا۔ ۱۴ستمبر بروز بدھ کو رات ۲ بج کر ۳۶ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔

یہ وقت میاں بیوی کے درمیان طلاق یا جدائی کا سد باب کرے گا، جہاں بھی ایسا اندیشہ ہو رہا ہو اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور نقش تیار کریں۔

طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے نام کے اعداد مع والدہ برآمد کرکے ان میں ۹۱۵۸ اعداد بھی شامل کرلیں اور نقش مخمس تیار کریں۔ نقش دو عدد تیار کریں، ایک نقش طالب کے پاس رہے گا اور دوسرا نقش مطلوب کے تکیہ میں رکھ لیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ نقش مخمس بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۶۰ عدد وضع ہوں گے، باقی اعداد کو ۵ سے تقسیم کیا جائے گا۔ تقسیم کے بعد اگر کسر واقع ہو یعنی اگر ایک بچے تو خانہ ۲۱ میں اگر ۲ بچیں تو خانہ ۱۶ میں اگر ۳ بچیں تو خانہ ۱۱ میں اور اگر ۴ بچیں تو خانہ ۶ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس چال سے مرتب کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھی جائے

اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ بینی و بین نام طالب مع والدہ نام مطلوب مع والدہیا جامع المتنفرد ین منی النساء و البنین و القناطیر المقنطرۃ من الذھب و الفضۃ و الخیل المسومۃ و الانعام والحرث ذٰلک متاع الحیوۃ الدنیا و اللہ عندہٗ حسن المآب.

یہ آیت سورہ نساء کی چودھویں آیت ہے، اس عمل سے وہ دو فرد جن کے تعلقات ٹوٹ رہے ہوں یا ٹوٹنے قریب ہوں مثلاً وہ ماں بیٹا، میاں بیوی، بھائی بہن وغیرہ۔ میاں بیوی کے علاوہ دوسرے رشتہ کو جوڑنے کے لئے جب نقش تیار کریں تو ان میں ۳۷۹۹ ؍اعداد کا اضافہ کریں۔ میاں بیوی کے لئے ۹۱۵۸ ؍اعداد شامل ہوں گے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے گردشِ وقت اور حاسدوں کی ریشہ دوانیوں کے باوجود تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور ٹوٹے ہوئے تعلقات بھی بحال ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

یہ وقت انتہائی غیر مبارک ہوتا ہے اور اس وقت عداوت و نفرت کے اعمال باذن اللہ بہت موثر ثابت ہوتے ہیں۔ ہبوطِ قمر کے اوقات اسی شمارے میں دیئے جا رہے ہیں۔ عاملین ان کا فائدہ اٹھائیں۔

جن لوگوں کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہوں ان کو ختم کرنے کے لئے ایک ایسا بینگن لیں جو موٹا بھی ہو اور لمبا بھی اور ایک نئی چھری خرید کر لائیں، اس چھری پر ۳۱۳ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کردیں وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃ اس کے بعد اس چھری سے بینگن کے دو ٹکڑے کردیں، پھر ایک ٹکڑا ایک قبرستان میں اور دوسرا ٹکڑا دوسرے قبرستان میں دفن کردیں، بینگن کاٹتے وقت یہ نیت کریں کہ جس طرح اس بینگن کے ٹکڑے ہوگئے ہیں، ان دونوں کے درمیان فاصلہ ہوجائے اور فلاں ابن فلاں ایک دوسرے سے جدا ہوجائے گا۔

اس کے بعد چھری کو کسی دریا میں پھینک دیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عمل وہاں کئے جائیں گے جہاں تعلقات ناجائز ہوں اور ان تعلقات کی گندگی سے معاشرے میں برائیاں اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ جائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اس طرح کے اعمال سے پرہیز کریں، ورنہ آخرت برباد ہوگی۔

تسدیس زہرہ و مشتری

یہ وقت سعید تسخیر مجرب اور تسخیر خلائق کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی فرد یا کل مخلوقات کو مسخر کرنا چاہیں وہ اس وقت کا فائدہ اٹھائیں۔ اس سال یہ وقت ۱۵؍ستمبر بروز بدھ ہفتہ کو پڑے گا۔ یہ وقت ۱۵ ستمبر بروز ہفتہ کو رات ایک بج کر ۲۷ منٹ پر شروع ہوگا اور ۱۶ ستمبر بروز اتوار رات ایک بج کر ۱۳ منٹ پر یہ انتہائی عروج پر ہوگا اور ۱۷ ستمبر بروز پیر کو یہ وقت رات ۱۲ بج کر ۵۰ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔

اس وقت یہ نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ زبردست فائدے محسوس کریں گے۔

نقش یہ ہے۔

۲۱	۶۶	۷
۵۹	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۵
۱۷	۲۸	۵۴

تثلیث زہرہ و زحل

اس وقت کی وضاحت کردی گئی ہے، اس وقت اگر دنیا میں یا احباب کے درمیان سرخ رو ہونے کی خواہش ہو تو یہ نقش تیار کرکے ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں سرخ رو اور سربلند رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

یاعزیز	یالطیف	یاسلطان
یالطیف	یاسلطان	یاعزیز
یاسلطان	یاعزیز	یالطیف

بحق محمد و آل محمد فلاں ابن فلاں یا کل مخلوقات مسخر شود

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

تربیع شمس وزحل

اس نحس وقت کی شروعات ۱۳ستمبر بروز جمعرات صبح ۷ بج کر ایک منٹ سے ہوگی۔ ۱۴ستمبر بروز جمعہ کو یہ وقت انتہائی عروج پر صبح ۸ بج کر ۲۸ منٹ پر ہوگا۔ ۱۵ستمبر بروز ہفتہ کو صبح ۹ بج کر ۵۶ منٹ پر یہ وقت ختم ہوگا۔

اس وقت دشمنوں کی اور حاسدوں کی زبان بندی کے لئے دشمنوں اور حاسدوں میں نفاق اور دراڑ ڈالنے کے لئے یہ نقش تیار کریں اور اس کو احاطۂ قبرستان میں دفن کریں۔

اس طرح کے کاموں میں لوگوں کو ناحق تکلیف نہ دیں، ورنہ آخرت خطرے میں پڑ جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۰۷۱۲	۵۶۵۶۵۸	۱۲۱۲۱۳۶
۳۵۳۵۶۰	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۴۹۴۹۸۶
۴۲۴۲۷۴	۲۸۲۸۴۸	۱۴۱۴۲۴

تربیع زہرہ وزحل

یہ وقت نحس ۷ اکتوبر کو شروع ہوگا۔ اس کی ابتداء ۷/اکتوبر بروز اتوار کو رات ۹ بج کر ۵۲ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت ۸/اکتوبر بروز پیر کو شام ۶ بج کر ۲۳ منٹ پر نقطۂ عروج پر ہوگا۔

۹/اکتوبر بروز منگل کو یہ وقت دوپہر ۲ بج کر ۵۵ منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت ناجائز قسم کی محبت اور تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اور بدخواہوں کے درمیان نفاق اور پھوٹ ڈالنے کے لئے عمل کئے جائیں تو نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوتے ہیں۔ اس طرح کے امور میں یہ نقش تیر کی طرح کام کرتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۲۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۴۵	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے کسی پرانی قبر میں دبادیں۔

تربیع زہرہ ومشتری

یہ وقت نحس ۱۶/اگست بروز جمعرات کو دن ۱۲ بج کر ۳۲ منٹ پر شروع ہوگا، ۱۷/اگست بروز جمعہ کو دن ۱۲ بج کر ۹ منٹ پر یہ عروج ہوگا اور ۱۸/اگست بروز ہفتہ دن ۱۱ بج کر ۴۶ منٹ پر یہ وقت ختم ہوگا۔ کسی بھی فاسق فاجر اور ظالم دشمن کے لئے یہ نقش لکھ کر پرانی قبر میں دبادیں اور ناحق کسی کو ستا کر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار

نام والد-والدہ کا نام

اس مبارک وقت کی ابتداء ۲۶/اگست بروز اتوار دن ایک بج کر ۲۲ منٹ پر ہوگی، ۲۷/اگست بروز پیر دوپہر ۳ بج کر ۵ منٹ پر یہ وقت ختم ہوگا۔

برائے حصول تعلیم اور برائے کامیابی امتحان یہ نقش تیار کر کے ہرے کپڑے میں پیک کر کے طالب علم کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم
یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم
یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم

☆☆☆

اسرار غیبی

ادائے قرض کے لئے

یا قاضی الدیون من خزائنک المکنون التی ھی بین الکاف والنون واقضِ دینی ودین کل مدیون . ۱۴؍مرتبہ بعد نماز یہ دعا موثر ترین ہے۔

عمل نمبر۲:یامن یکفی من کل شئی ولا یکفی منہ اکفنی ما اھمنی ۔امام جواد علیہ السلام سے دعا نقل شدہ ہے ہر نماز کے بعد ۱۰۸؍بار پڑھیں۔قرض کی واپسی کے اسباب جلد پیدا ہو جائیں گے۔

ہر مصیبت سے نجات

کوئی بھی سخت ترین پریشانی ہو تو گوسفند (دنبہ یا بکرا) ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کریں۔دن منگل کا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

ہر حاجت پوری ہو

یا حیّ یا قیوم. بسم اللہ الرحمن الرحیم　کہ یہ دو اسم اسم اعظم ہیں اور ذکر یونسیہ میں وارد ہے۔

یا مفتح الابواب یا مقلب القلوب والابصار یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیثین توکلت علیک یا رب واقض حاجتی واکف مھمی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی محمد و آلہٖ اجمعین ۱۰۰؍مرتبہ پڑھیں۔

یا حی یا قیوم ہر روز ۴۰،۰۰۰؍بار پڑھیں بے حد موثر ہے۔یہ ایسا ورد ہے کہ صرف ایک یہ ہی ورد کو اپنائے تو دیگر عملیات واذکار کی ضرورت نہیں۔اسی طرح یا حی یا قیوم ۸۸۷؍مرتبہ پھر آیت کریمہ :لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یا من لا الہ الا انت.

نورانیت دل

۱۰۰؍صلوٰۃ نذر موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ تین مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنے سے دل میں نورانیت بڑھ جائے گی۔

عمل نمبر۲:سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر　ہر نماز کے بعد ۳۰؍مرتبہ برائے نورانیت قلب کے لئے نہایت موثر ترین ہے۔

عمل نمبر۳:یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ۱۳۵؍بار ہر نماز کے بعد ورد کرے۔

صحت یابی مریض

ھوا اللہ الذی لا الہ الاھو الحی القیوم القدیر المرید السمیع البصیر ۲۰۲؍مرتبہ پڑھے۔برائے امراض بہت موثر ہے۔

تسخیر ہمزاد

۳؍دن کا عمل ہے ۳۱۸؍ عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والا رواح بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام یا قوم ہمزاد حاضر شد بحق یا حی یا قیوم برحمتک یا ارحم الرحمین.

عمل کامیابی کے بعد ہمزاد سے کوئی کام کرانا ہو تو صرف ۵؍مرتبہ پڑھیں ہمزاد حاضر ہوگا۔یا قوم ہمزاد حاضر ہوگی جگہ کسی موکل جن کو بھی مسخر کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:اجازت لازمی ہے۔

نجات غم والم

لا حول ولا قوۃ الاباللہ ہر روز ۱۰۰؍مرتبہ پڑھے۔

ادائیگی قرض

استغفار ۱۰؍مرتبہ برائے بخشش، ۳۰،۰۰۰؍مرتبہ پڑھے۔

وسعت رزق کے لئے

یا طاطائیل یا کریم الوھاب ذوالطول یا ریائیل ۲۰۲؍بار پڑھنے سے رزق میں بے انتہا اضافہ ہو جاتا ہے۔

عمل نمبر۲: یا منعم ۱۲،۰۰۰؍مرتبہ پڑھے۔

تحفہ حضر سیدہ فاطمہ

شب نوچندی جمعرات غسل کریں رات ۱۱؍بجے پاک وپاکیزہ لباس پہن کر دو رکعت نماز ہدیہ حضرت سیدہ علیہا السلام پڑھیں پھر ۱۰۰۲؍مرتبہ ذیل کی دعا پڑھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اللّٰهُ الصَّمَد ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَد ٥ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد ٥ يا فاطمة زهراء نجني من الكرب والافلاس بحق الحسن والحسين والعباس پھر ۷۰ر مرتبہ يا فاطمة الزهرا امدا كن في سبيل الله پھر ۱۰۰ر يا محمد ادركني ، ۱۰۰ر يا علي ادركني ، ۱۰۰ يا فاطمه ادركني يا حسن ادركني ياحسين ادركني اول وآخر ۱۱ر مرتبہ صلوٰۃ ۱۱ر دن کے بعد تخت ملکوتی ظاہر ہو گا اور مدد حاصل ہوگی۔

حصول رزق کے لئے

نصف شب نماز تہجد سے پہلے دو رکعت نماز حاجت ذیل کی ہدایت کے مطابق ادا کریں۔

نیت : دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں در نیابت جناب فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا سنت قرب الی اللہ مثل نماز فجر دو رکعت پڑھیں پھر سلام کے بعد تسبیح فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پھر ۱۴۱ر مرتبہ یا فتاح الابواب پھر سر برہنہ جائے نماز پر کھڑے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے صرف ایک حاجت طلب کرے۔ حاجت طلب کے بعد ذیل کی دعا پڑھیں۔

اے رب الارباب بحق ائمہ معصومین علیہ السلام خصوصاً بحق فاطمہ بنت اسد سلام الله علیھا میں رزق کے مقفل دروازے کھول دیں. غیب سے خزانے، رزق عمومی وخصوصی عطا فرما. اے مالک دو جہاں رحم فرما.

عمل عجیب

ہر شب ج معہ ذیل کا ورد کریں ان شاء اللہ ۳ یا ۱۵ر دن کے اندر رزق بے حساب عطا ہوگا۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد.

جمعرات کے دن روزہ رکھے پھر افطار میٹھی شے سے کرے۔ اب شب جمعرات ۱۲ر بجے اپنے گرد شنگرف رومی کا حصار کھینچ کر مندرجہ ذیل اشیاء سامنے رکھے۔

سرخ لباس، شرخ فرش لازم ہے۔ مندرجہ ذیل اشیاء سامنے رکھے۔ لونگ ۸ر عدد، الائچی ۴ر عدد، سپاری ۴ر عدد پھر یہ لفظ لا آم شیپ پانچ ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے تسخیر حاجت کے لئے موثر ہے۔

بلڈ پریشر، نروس بریک ڈاؤن اور دماغی امراض

مندرجہ ذیل نقش کاغذ پر لکھ کر فتیلہ (بتی) بنائیں اور اس کو روئی میں لپیٹ کر مریض کی چارپائی کے قریب جلائیں۔ جب تک مرض سے نجات نہ مل جائے۔ یہ علاج جاری رکھیں۔

۷۸۶

۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹

ہائی بلڈ پریشر کے لئے یہ تعویذ سبز رنگ سے لکھیں۔ نروس بریک ڈاؤن کے لئے یہ تعویذ زرد رنگ سے لکھیں۔ دوسرے دماغی امراض میں یہ تعویذ نیلے رنگ سے لکھا جائے۔

نوٹ : اگر سبز سرخ یا نیلا رنگ دستیاب نہ ہو تو زرد رنگ سے لکھنا کافی ہے، صرف شرط یہ ہے کہ رنگ کھانے میں استعمال ہونے والے ہوں۔ علاج کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس روز ہے۔ فلیتہ چاہئے ہر روز ایک بنائیں یا ایک سے زیادہ بنا کر رکھ لیں۔ فلیتہ جلانے کے لئے مٹی کے دیئے میں گھی استعمال کریں۔

شادی کے لئے

(۱) جس مرد کی شادی نہ ہوتی ہو وہ تین روز متواتر روزے رکھے اور ہر شب کو سونے سے پہلے اکیس مرتبہ یہ آیت تلاوت کرلیا کرے۔

اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا٥ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا٥

(الفرقان آیت ۷۵،۷۶)

ہر ماہ میں تین روز تک یہی عمل ضرور کریں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک جمیلہ وحسینہ وصالحہ بیوی عطا فرمادے گا۔

(۲) یہ عمل گیارہ روز کا ہے اس کو بدھ کی رات سے شروع کیا جائے اور اتوار کی رات ختم کیا جائے، جس لڑکی کا رشتہ نہ آرہا ہو، وہ بعد نماز عشاء گیارہ ہزار مرتبہ یا معطی پڑھے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف کی تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا رشتہ بھی ملے گا اور شادی کے اخراجات جو بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کا بھی سبب پیدا کریگا۔

قسط نمبر: ۱۶۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب کچھ دیر سوچتا رہا، اس دوران یوناف کی نگاہیں اس کی بیٹی اشبیل اور اس کی بیوی ایزبل کی طرف اٹھ گئی تھیں، اس نے دیکھا کہ اس گفتگو کے بعد اشبیل خوش اور اطمینان میں رقصاں تبسم کی صنو، قربت کی خوشبو اور طلوع صبح کی امید جیسی مطمئن دکھائی دے رہی تھی پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنی نورس آواز، مدھم جھنکار اور مترنم خواب انگیز لہجے مگر بلند آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔

''اے محترم اور مہربان اجنبی تیری گفتگو نے ہمارے حوصلے بلند کر دیئے ہیں، تیری اس گفتگو کے بعد میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ ہم دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کے حملوں کو ناکارہ بناتے ہوئے اسے اور اس کے لشکریوں کو فاصلوں کے سمندر اور فنا کے خاکوں میں ڈبو کے رکھ دیں گے، اے اجنبی تیرا شکریہ کہ تو نے محل میں داخل ہو کر ہمارے لئے دلجمعی اور جواں عمر کا اہتمام کیا ہے۔''

اس قدر کہنے کے بعد حسین اشبیل اپنی جگہ پر بیٹھ گئی، اس کے قریب بیٹھی اس کی ماں بھی خوش اور مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔ اس موقع پر یوناف نے اخیاب کے اراکین سلطنت پر بھی ایک نگاہ ڈالی، اس نے اندازہ لگایا کہ ان کے چہروں پر ذلت کے تلخ حقائق کی جگہ جوان عزم، سلگتی تنہائیوں کی جگہ چڑھتے طوفان کی یورش اور سلگتے سکوت کی بجائے تاروں کے گیت تھے، لہٰذا اس نے یہ اندازہ لگایا کہ اس کی گفتگو کو سب نے پسند کیا ہے۔ سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اپنی جھکی ہوئی گردن سیدھی کی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو یوناف! تمہارے ساحرانہ انداز گفتگو سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ تم ایک نکتہ رس اور فطرت شناس انسان ہو، میں ایک سالار کی حیثیت سے تمہیں اپنے لشکر میں شامل کرتا ہوں اور تمہاری وجہ سے ہم دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کو ذلت نفس پر آمادہ کرتے ہوئے اسے سرما کی آندھیوں کی طرح اڑا دیں گے۔

اخیاب نے اس بار دمشق کے حکمراں کے قاصدوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ ''اے ابن ہدد کے قاصدو! تم لوگوں نے ہمارا فیصلہ اور جواب سن لیا تھا، لہٰذا اٹھو اور اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ اور اسے کہو کہ تم نے ہمارے لئے مرکزی شہر سامریہ کا محاصرہ کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود ہم تمہاری کوئی شرط، تمہارا کوئی مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہماری خاموشی اور شرافت نے شاید اسے غلط فہمی اور دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے کہ اب ہمارے اور اس کے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اور سن رکھو کہ تمہارے بادشاہ کی حالت اور لشکر کی کیفیت ہم کچھ اس طرح کریں گے جس طرح ایک گڈریا ریوڑ ہنکار کر بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد اخیاب خاموش ہو گیا جبکہ ابن ہدد کے وہ دونوں قاصد وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ ان قاصدوں کے جانے کے بعد اخیاب نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اے میرے مہربان، اے میرے محسن! تمہارے کہنے کے مطابق میں نے ابن ہدد کے دونوں قاصدوں کو تحکمانہ انداز میں لوٹ جانے پر مجبور کر دیا ہے، میں نے ان کو یہ بھی فیصلہ دے دیا ہے کہ ہمارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی لیکن ان سارے اراکین سلطنت کی موجودگی میں تم بتاؤ کہ تم ابن ہدد کے لشکر کا کیسے اور کس طرح مقابلہ کرو گے؟'' اخیاب کا یہ سوال سن کر یوناف کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! ابن ہدد پر ہمارے حملہ آور ہونے کا یہ طریقہ ہوگا کہ تمہارا جس قدر لشکر ہے، اسے دو حصوں میں تقسیم کر لیں، ایک حصہ میرے حوالے کر دیں اور میری ساتھی لڑکی اس لشکر کی کمان داری کریں گے اور اس لشکر کے ساتھ ہم شہر کے مشرقی دروازے سے رات کی

گہری تاریکی میں نکل کر ابن ہدد پر شب خون ماریں گے اور جب آپ دیکھیں گے کہ رات کی تاریکی میں ہمارا شب خون اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے تو آپ اپنے لشکر کے حصہ کے ساتھ شمالی دروازے سے نکل کر ابن ہدد کے پیچھے حملہ آور ہو جائیں، اس لئے کہ جب میں مشرقی دروازے سے نکل کر ابن ہدد کے لشکر پر شب خون ماروں گا تو اس کا سارا لشکر مجھ پر حملہ آور ہونے کو بڑھے گا تو ایسی صورت میں ان کی پشت شہر کے شمالی دروازے کی طرف ہو جائے گی اور اس موقع پر جب آپ بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر دشمن پر حملہ آور ہوں گے تو یقیناً دشمن شکست کا سامنا کرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوگا، وہ اس لئے کہ رات کی تاریکی میں وہ اس حملے کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرے گا اور اس کے لشکری ضرور اپنی جانیں بچانے کی خاطر بھاگ کھڑے ہوں گے، ایسی صورت میں سامریہ شہر کے باہر ابن ہدد کو ذلت آمیز شکست اٹھاتے ہوئے دمشق کی طرف بھاگنا پڑے گا اور یہ ہماری اس کے خلاف بہترین اور بہت بڑی کامیابی ہوگی۔“

یوناف جب خاموش ہوا تو اخیاب مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔”میں یوناف کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس طریقہ کار سے ہم دشمن کو ضرور مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“ یوناف کی اس تجویز پر اخیاب کی بیٹی اشبیل اور اس کی بیوی ایزبل کے چہروں پر بھی اطمینان تھا جب کہ اراکین سلطنت بھی مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس تجویز کو سراہ رہے تھے، یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اخیاب پھر کہنے لگا۔”اب یہ دربار ختم کیا جاتا ہے، اس لئے کہ دشمن پر شب خون مارنے کے لئے ہمیں اپنے لشکر کی تقسیم اور اس کی تیاری کا کام بھی سرانجام دینا ہوگا۔“ اس کے ساتھ ہی سارے اراکین سلطنت اٹھ کر باہر چلے گئے تھے، اس موقع پر اخیاب نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔”تم بھی اپنے کمرے کی طرف جاؤ، آرام کرنے کے علاوہ اپنی تیاریاں بھی مکمل کر لو تا کہ تم بہتر حالت میں دشمن پر حملہ آور ہو سکو، اس کے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا بھی وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔

☆☆☆

گہری ہوتی رات نے ہر شئے کے سارے رنج وملال بھگا کر ہر چیز کو بے بس کر دینے والے اپنے پنجوں میں جکڑ دیا تھا، پھیلتی بکھرتی رات کے دوش پر ہر طرف خواب آلود گونجیں اور کیف خمار میں اور طلسم رنگ و بو رقص کرنے لگے تھے، گہری ہوتی رات کے اس سناٹے اور خاموشی کے اندر یوناف اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اجل کے ہم نفس اور زندگی کے رازداں کی طرح نکلا تھا، وہ اپنے لشکر کے آگے آگے بیوسا کے ساتھ جا رہا تھا اور اس کے اندا[ز]وں اور اس کی حرکات سے پتہ چلتا تھا جیسے وہ تدبیریں الٹ دینے اور تقدیریں پلٹ دینے کا عزم اور ارادہ کر چکا ہو۔

سامریہ شہر کے مشرقی دروازے سے نکلنے کے بعد یوناف اپنے لشکر کے ساتھ رات کی خاموشیوں، گھنگرو بجاتی ہواؤں، نیند کے کھیتوں سے آتی خوشبوؤں اور جھینگروں کی چھائیں چھائیں میں آگے بڑھا پھر وہ ابن ہدد کے گہری نیند سوئے ہوئے لشکروں پر موجوں کے تھپیڑوں، کرنوں کے ہجوم اور وقت کے تیر کی طرح حملہ آور ہوا تھا۔ اپنے تیز اور جان لیوا حملوں اور خونخوار ارادوں سے ابن ہدد کے لشکریوں کے سینوں میں انگارے، دل میں اضطراب جاوداں، نفس میں تھرتھراہٹ، ذہن میں کدورت اور سوچوں میں زہر بھر کر رکھ دیا تھا۔ وہ کسی سخت آزما انسان کی طرح آگے بڑھا تھا اور رات کے سناٹوں میں ابن ہدد کے لشکر کو لہو لہان کرنا شروع کر دیا تھا۔

جس وقت یوناف کا یہ شب خون اپنے عروج پر تھا اور وہ دشمن کے لشکریوں کو بری طرح مار اور کاٹ رہا تھا اس وقت سامریہ کا بادشاہ اخیاب بھی اپنے حصے کے لشکریوں کے ساتھ سامریہ شہر سے شمالی دروازے سے نکلا۔ ابن ہدد کے لشکریوں پر وہ فضاؤں کے دکھ غبار، ماہ وانجم اور کروٹیں لیتی ہوئی ترنگ کی طرح حملہ آور ہوا تھا۔ رات کی گہری تاریکی میں اس دو طرفہ حملے نے ابن ہدد کے لشکریوں کی ساری نظارگی ساری تابندگی اور ساری آسودگی ختم کر کے رکھ دی تھی اور وہ بے کل روحوں کے گہرے گھاؤ کی طرح سسکتے اور تڑپنے لگے تھے ان کے ہاتھ سے صبر واستقلال کا دامن جاتا رہا تھا اور وہ زندہ رہنے کی تگ ودو میں اِدھر اُدھر بھاگنے لگے تھے۔ یوناف اور اخیاب کے ان دو طرفہ حملوں کے سامنے ابن ہدد کے لشکریوں کے دلوں کا سلسلہ کچھ اس طرح ٹوٹ گیا تھا جیسے روشنی اور تیرگی کا رشتہ آپس میں ختم ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر تک جب یوناف اور اخیاب

نے اپنے جان لیوا حملوں کا سلسلہ جاری رکھا تو ابن ہدد کے لشکری اپنی جانیں بچانے کے لئے اِدھر اُدھر بھاگنے لگے تھے۔

دوسری طرف ابن ہدد نے بھی اندازہ لگالیا تھا کہ لحہ بہ لحہ اس پر دشمن کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور یہ کہ اس کی صفیں درہم برہم ہونے کے بعد اس کے لشکری اپنی جانوں کی خاطر کچھ اس طرح بھاگنے لگے تھے کہ جس طرح اونٹ اندھے بے کراں صحراؤں کے اندر اِدھر اُدھر بھاگنے لگتا ہے ایسے میں ابن ہدد نے فیصلہ کیا کہ مزید ایسی ہی صورت رہی تو دشمن اس کے لشکریوں کو مکمل طور پر کاٹ کر رکھ دے گا لہٰذا اس نے فوراً اپنے ہرکارے بھجوا کر اپنے باقی لشکریوں کو ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دیا، پھر منظم طریقے سے اس نے پسپائی اختیار کرلی تھی، اس طرح رات کے پچھلے حصے میں ابن ہدد اپنے لشکریوں کو لے کر دمشق کی طرف بھاگ گیا تھا اور یہ اس کے خلاف سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی بہترین کامیابی تھی۔

دمشق کا بادشاہ ابن ہدد جب شکست اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا تو اخیاب نے اپنے لشکر کے دونوں حصوں کو شہر سے باہر جمع ہونے کا حکم دیا پھر وہ اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا اس جگہ آیا جہاں یوناف اور یوسا اپنے گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھے ایک جگہ کھڑے تھے، ان کے قریب آکر اخیاب نے بڑے پیار سے یوناف کا شانہ تھپتھپایا اور کہنے لگا۔ ''اے میرے عزیز، اے میرے محسن، رات کی تاریکی میں تم جس طرح دشمن پر حملہ آور ہوئے ہو اور جس طرح تم نے شب خون مار کر اس کے کس بل نکال کر رکھ دیئے ہیں، ایسا عزم، ایسا ولولہ اور شب خون میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا، میں تیرا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تو نے اپنی فراست اور اپنی دانشمندی سے میرے بدترین دشمن کو بھاگ جانے پر مجبور کردیا، اب اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوجانے پر مجبور کردیا۔ اب اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوں تاکہ ہم اور لشکری بھی آرام کریں، اس لئے کہ ہم اپنا کام احسن طریقے سے انجام دے چکے ہیں، ان کے ساتھ ہی وہ حرکت میں آئے اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ فتح کے گیت گاتے ہوئے سامریہ شہر میں داخل ہوگئے۔

☆☆☆

ایک روز اخیاب کے پاس اس کا بیٹا اخزیاہ اور بیٹی اشبیل بیٹھے گفتگو کررہے تھے کہ اس وقت اخیاب کی بیوی اور سامریہ شہر کی ملکہ ایزبل کمرے میں داخل ہوئی وہ اپنی بیٹی اور بیٹے کے ساتھ بیٹھ گئی تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی پھر ایزبل نے اپنے شوہر اخیاب کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

''سنو اخیاب! میں آج تم سے ایسی بات کہنے والی ہوں جس میں تمہارا فائدہ اور تمہاری بہتری ہے اور مجھے امید ہے کسی نہ کسی طرح بلکہ ہر صورت تم اس کام کو کرگزرو گے۔'' ایزبل کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب اور ان کے بیٹے اور بیٹی نے بڑے تجسس کے انداز میں ایزبل کی طرف دیکھا، اس کے بعد اخیاب نے اپنی ملکہ ایزبل کو مخاطب کرکے پوچھا۔

''وہ کونسی اہم بات ہے جو تو مجھ سے کہنے والی ہے اور جس میں ہماری بہتری ہی بہتری اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔'' اس پر ایزبل دوبارہ بولی۔

''اے اخیاب! تو جانتا ہے کہ ہمارے محل کے ساتھ جو باغ اور تاکستان ہے اس کے قریب نبوت نام کے شخص کا بھی باغ اور تاکستان ہے اور نبوت کا ہر باغ نہ صرف ہمارے باغ سے بڑا اور زیادہ زرخیز ہے بلکہ اس کا باغ ہمارے محل کی دیواروں سے بھی آکر ٹکراتا ہے، میں نے ارادہ کیا ہے کہ تو نبوت نام کے اس شخص کو اپنے پاس بلائے جو سامریہ کی ایک نواحی بستی یزرعیل کا رہنے والا ہے، پس تو نبوت کو اپنے پاس بلا اور اس کو لالچ دو گے کہ وہ اپنے باغ کو ہمارے ہاتھ فروخت کردے اگر یہ باغ ہمیں مل جائے تو ایک تو ہمارے محل کے اطراف میں سارے ہی باغ ہمارے ہوجائیں گے۔ دوسرے اس نبوت کا باغ چونکہ بہت بڑا اور زیادہ زرخیز ہے اس لئے اس سے ہمیں زیادہ فوائد حاصل ہوں گے، اس کے علاوہ محل کے ہر طرف زمین کے مالک بھی ہم خود ہوں گے، اس پر اخیاب نے ایزبل کو مخاطب کرکے پوچھا۔

''اگر وہ نبوت نام کا یزرعیل اپنا باغ نہ فروخت کرنا چاہے تب میں کیا کروں؟''

اس پر ایزبل کہنے لگی۔ ''اگر وہ اپنا باغ فروخت نہ کرنا چاہے تو تم کسی نہ کسی طرح اس باغ کو حاصل کرنے کی کوشش کرو میرے خیال تم اس مقصد میں کامیاب ہوجاؤ گے۔'' اس پر اخیاب خطرہ ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر ہم نے اس کے باغ پر زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کی تو ہن

رکھو، لوگ ہمارے خلاف ہوجائیں گے اور اگر ایک دفعہ لوگ ہمارے خلاف ہوگئے تو یہ بادشاہت اور تخت ہم سے چھن جائے گا۔" اس پر ایزبل کہنے لگی۔

"میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ باغ تم اس سے زبردستی چھین لو، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تم وہ باغ کسی نہ کسی طرح حاصل کرلو اور مجھے امید ہے کہ تم کل تک نیوت نام کے اس شخص سے ضرور اس سلسلہ میں بات کروگے۔" اس کے ساتھ ہی ایزبل اپنی جگہ سے اٹھی اور وہاں سے چلی گئی تھی اور اس کے پیچھے پیچھے اس کا بیٹا اخزیاہ اور اس کی بیٹی اشبیل بھی اس کے پیچھے چلی گئی تھی۔

دوسرے روز اخیاب نے اپنے ایک ملازم کو بھیج کر نیوت نام کے اس شخص کو طلب کیا جو سامریہ کی ایک نواحی بستی کا رہنے والا تھا اور جس کا باغ اخیاب کے باغ سے متصل تھا، نیوت نام کے اس یزرعیل کو جب اخیاب کے پاس لایا گیا تو اخیاب اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"اے نیوت! تم جانتے ہو کہ تمہارا باغ نہ صرف ہمارے باغ بلکہ ہمارے محل سے بھی متصل ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کردو اور اس کے بدلے میں تجھے اس سے بہتر اور بڑا باغ دیدونگا اور میں سمجھتا ہوں کہ تو ایسا کرنے سے انکار نہیں کرے گا، مجھے تیرے باغ خریدنے میں یہ آسانی ہوگی کہ یہ میرے محل سے متصل ہے اور میرے کارندے اس کی بہتر طور پر نگرانی کرسکیں گے اور اگر اس کے بدلے میں تو کوئی دوسرا باغ نہ لینا چاہے تو مجھ سے اس کی قیمت جو تو بہتر سمجھتا ہے لے لے، پر تو کسی نہ کسی صورت وہ باغ میرے حوالے کردے۔" اخیاب کی یہ گفتگو سننے کے بعد نیوت نام کا وہ شخص کہنے لگا۔

"سنو بادشاہ! خداوند بھی ایسا وقت نہ لائے کہ میں یہ باغ تیرے حوالے کردوں، اس لئے کہ یہ باغ میرے باپ دادا کی میراث ہی نہیں بلکہ میرے پاس ان کی نشانی بھی ہے، میں اپنے آباؤ اجداد کی اس نشانی کو کیسے فروخت کرسکتا ہوں، اس لئے اے بادشاہ میرے اس تاکستان کی بجائے تو اس سے دوگنا بہتر اور اس سے کہیں زیادہ زرخیز باغ دیدے تب بھی میں اسے تیرے ہاتھ فروخت نہ کروں گا اور جس قدر قیمت اس کی موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے بنتی ہے اگر تو مجھے اس سے دس گنا زیادہ قیمت دے تب بھی میں اسے فروخت نہ کروں گا۔" یہ بات کہہ کر نیوت نام کا وہ شخص اٹھ کر چلا گیا تھا جب کہ اخیاب اپنی جگہ مغموم ہوکر بیٹھ گیا تھا، اسی وقت سامریہ کی ملکہ ایزبل کمرے میں داخل ہوئی اس نے دیکھا کہ اخیاب، نیوت نام کے اس شخص کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد اپنی جگہ پر مغموم اور افسردہ بیٹھا ہے تب وہ اس کے قریب آئی اور بڑی محبت اور شفقت سے اسے مخاطب کرکے پوچھا۔

"کیا نیوت نام کے اس شخص نے اپنا باغ تمہارے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کردیا؟ جو تمہاری یہ حالت بنی ہوئی ہے، تمہارے چہرے پر پھیلی ہوئی یہ افسردگی، تمہاری آنکھوں میں دور دور تک اڑتی ہوئی لحوں کی دھول اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نیوت نام کے شخص نے اپنا باغ تمہارے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کردیا ہے۔" اخیاب بڑی بے بسی اور لاچارگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"اے ایزبل! تمہارا کہنا درست ہے، نیوت نام کے اس شخص نے اپنا باغ میرے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کردیا ہے، وہ کہتا ہے کہ یہ باغ نہ صرف یہ کہ اس کے آباؤ اجداد کی میراث ہے بلکہ یہ ان کی نشانی ہے لہٰذا وہ اپنے باپ دادا کی نشانی فروخت نہیں کرسکتا۔" یہ سن کر ایزبل کے چہرے پر نفرت اور ناگواری کے تاثرات پھیل گئے تھے، وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور غصے میں اخیاب کو مخاطب کرکے کہنے لگی۔

(باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

تین طلاق بل معاملہ میں

سیکڑوں خواتین کا مظاہرہ واحتجاج

ضلع بھر سے خواتین جانسٹھ کے گاؤں گھڑی فیروز آباد میں واقع میدان میں جمع ہوئیں

مظفر نگر: ضلع کے جانسٹھ کے گاؤں گھڑی فیروز آباد، مسجد بلال میں تین طلاق بل کے خلاف سیکڑوں خواتین نے زوردار مظاہر کرتے ہوئے احتجاج درج کرایا۔ احتجاج میں ضلع بھر سے نمائندہ خواتین نے شرکت کی۔

اس موقع پر عالمہ ذکیہ پروین نے کہا کہ ملک کی برسر اقتدار جماعت کے لیڈر اور وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے صدر امت شاہ نے تین طلاق کے حوالہ سے مسلم خواتین کو لے کر اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے کہ تاریخ کے سیاہ اوراق میں لکھے جانے کے لائق ہے۔ یہ دونوں کہتے تھے کہ اس معاملہ میں ملک کی مسلم خواتین ان کے ساتھ ہیں، انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ چند سر پھری خواتین کے علاوہ کوئی ان کے ساتھ نہیں اور آج اس مظاہرہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ مسلم خواتین پوری طرح مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں۔ عائشہ پروین نے کہا کہ طلاق وحلالہ اور تعدد ازدواج [illegible] بی جے پی اور آر ایس ایس کا نشانہ اسلامی قوانین اور مسلمان ہیں اور حقیقی معنوں میں یہ سب ۲۰۱۹ء کی تیاری ہے۔ رقیہ خاتون نے کہا کہ مسلم سماج کی اپنی تہذیب ہے، اپنا تمدن ہے اور اپنی شریعت ہے۔ ہم لوگ شریعت محمدی پر عمل پیرا ہیں جو قرآن وحدیث کی شکل میں ہمارے سینوں میں محفوظ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ضلع کی تمام مسلم خواتین مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں۔ احتجاج سے قبل فاطمہ خاتون نے تلاوت کی اور پھر یہ میدان نعروں سے گونج اٹھا۔ خواتین نے بی جے پی مخالف اور بورڈ کی حمایت میں نعرے لگائے۔

آسنسول میں ایک امام کی لخت جگر کھو کر بھی امن کو قائم رکھنے کی اپیل

کولکاتہ: ایک ایسے وقت میں جب بہار اور مغربی بنگال میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک رہی ہے اور سیاسی مقاصد کے لئے انسانوں کو انسان کا خون کرنے پر اکسایا جا رہا ہے، مغربی بنگال آسنسول میں فسادیوں کے ہاتھوں اپنے لخت جگر کی ہلاکت کے باوجود ایک مسجد کے امام نے امن کی اپیل کر کے ایک زبردست مثال قائم کی۔ اطلاع کے مطابق آسنسول نورانی مسجد کے امام مولانا امداد اللہ کے نوعمر بیٹے صبغۃ اللہ رشدی کو فسادیوں کی بھیڑ نے اغوا کر کے پیٹ پیٹ کر مار ڈالا۔ صبغۃ اللہ رشدی نے چند دنوں قبل دسویں بورڈ کا امتحان دیا تھا۔ وہ منگل کے دن سے لاپتہ ہوگیا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ فسادیوں کی بھیڑ نے اسے اغوا کر لیا تھا۔ بدھ کی رات اس کی لاش برآمد ہوئی۔ جمعرات کو لاش کی شناخت ہوئی کہ یہ مسجد کے امام مولانا امداد اللہ کے بیٹے صبغۃ اللہ کی لاش ہے۔ اس کے بعد سے ہی آسنسول کے مسلم محلوں میں زبردست کشیدگی تھی۔ مسلمان اس قتل کا انتقام لینے پر آمادہ تھے۔ یہ ناراضگی بڑے فساد میں تبدیل ہوسکتی تھی۔ لیکن موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے امام صاحب نے بروقت مداخلت کی اور آگے بڑھ کر عوام سے امن کی اپیل کر کے ان کے غصہ کو ٹھنڈا کیا اور نئی مثال پیش کی۔ عید گاہ میں جب صبغۃ اللہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی تو اس میں مسلمانوں کا جم غفیر موجود تھا۔ مولانا امداد اللہ نے مشتعل بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر میرے بیٹے کی ہلاکت کا انتقام یا فساد برپا کرنے کی کوشش کی گئی تو میں امامت چھوڑ کر شہر سے باہر چلا جاؤں گا۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE May 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنی کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکول عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعۂ آیات قرآنی 20/-	اعمال ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذان بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراض جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمال شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786